بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے اللہ! تُو جانتا ہے کہ میری اس کاوش کا مقصد خالصتاً ناموسِ رسالت
کا دفاع ہے، لہٰذا میری راہنمائی فرما۔ آمین (مؤلف)

قرآن اور سنن ابو دائود

(قرآن کا موازنہ حدیث کے ساتھ)

مؤلف

ابوالحارث

برائے قرآن ریسرچ اکیڈمی ریاست ہائے متحدہ امریکہ

فہرست قرآن اور سنن ابو دائود

باب نمبر۔1

قرآن

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر مسواک کی فضیلت میں وحی فرمائی گئی۔

حدیث: ''عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپ کی خدمت میں دو آدمی موجود تھے جن میں ایک آدمی دوسرے سے بڑا تھا، پس آپ پر مسواک کی فضیلت میں وحی فرمائی گئی اور بڑے آدمی کو مسواک عطا فرمانے کا حکم ہوا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 50 صفحہ نمبر 77﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر صرف قرآن وحی کیا جاتا تھا اور وحی تمام کی تمام قرآن کے اندر موجود ہے۔ اگر مسواک کے متعلق وحی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر نازل ہوئی ہوتی تو قرآن میں موجود ہوتی۔

قرآن کی ترتیب حضرت عثمانؓ نے دی تھی۔

حدیث: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ کو اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا کہ سورۂ برات جو مئین میں سے ہے آپ نے اسے سورۂ انفال سے پیچھے کر دیا جو مثانی میں سے ہے اور اسے سات لمبی سورتوں میں شامل کر دیا اور ان دونوں کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن

الرحیم کی سطر نہیں لکھی، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر آیتیں نازل ہوتیں تو اپنے کسی کاتب کو بلا کر اس سے فرماتے کہ اسے صلی اللہ علیہ والہ وسلمفلاں سورۃ کی فلاں جگہ لکھ دو اور آپ پر ایک یا دو آیتیں نازل ہوتیں تو اسی طرح فرماتے، سورۂ انفال پہلے نازل ہوئی مدینہ منورہ میں اور سورۂ برات آخر میں نازل ہونے والے قرآن سے ہے اور دونوں کے مضامین میں مشابہت ہے، پس میں نے گمان کیا کہ یہ اسی سے ہے، بایں وجہ میں نے اسے سات لمبی سورتوں میں رکھا اور ان کے درمیان بسم اللہ الرحم الرحیم کی سطر نہ لکھی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 777 صفحہ نمبر 315﴾

حالانکہ اسی حدیث میں ہے کہ:

حدیث: ''حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر آیتیں نازل ہوتیں تو اپنے کسی کاتب کو بلا کر اس سے فرماتے کہ اسے فلاں سوت کی فلاں جگہ لکھ دو''

اس سے ایک بات یہ بھی ثابت ہوتی ہے کہ قرآن نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں ہی کتابی صورت میں موجود تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قرآن الگ تھا۔

حدیث: ''ابو یونس مولیٰ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ان کیلئے قرآن مجید لکھ دوں اور انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ جب آیت **حافظو علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ** پر پہنچو تو مجھے بتا

دینا، جب میں وہاں پہنچا تو انہیں بتا دیا، تو انہوں نے مجھے لکھوایا
حافظو علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ و صلوٰۃ العصر وقومو للہ قانتین۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 40 صفحہ نمبر 199﴾

قرآن کتنے دنوں میں ختم کیا جائے؟

حدیث: "وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دریافت کیا کہ قرآن کتنے دنوں میں پڑھنا چاہیے؟
فرمایا چالیس روز میں،
پھر فرمایا ایک مہینے میں،
پھر فرمایا بیس روز میں،
پھر فرمایا پندرہ روز میں،
پھر فرمایا دس روز میں،
پھر فرمایا سات روز میں،
سات روز سے کمی نہ فرمائی۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب شہر رمضان حدیث نمبر 1381 صفحہ نمبر 520﴾

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

حدیث: ''یزید بن عبداللہ بن شخیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تین دن سے کم میں قرآن مجید ختم کیا اس نے سمجھا کچھ نہیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب شہر رمضان حدیث نمبر 1380 صفحہ نمبر 520﴾

سات قرائتوں والا قرآن

حدیث: ''عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الفرقان اور ہی طریقے سے پڑھ رہے تھے اس کے علاوہ جیسے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پڑھائی تھی قریب تھا کہ میں ان پر ٹوٹ پڑتا لیکن میں نے انہیں مہلت دی یہاں تک کہ وہ فارغ ہوگئے، پھر میں نے اپنی چادر ان کے گلے میں ڈالی اور لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا، میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں نے انہیں سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا اور اس طریقے کے علاوہ جیسے مجھے پڑھائی گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ پڑھو۔ پس انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح نازل فرمائی گئی پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو، میں نے پڑھی تو فرمایا کہ اسی طرح نازل فرمائی گئی۔ پھر فرمایا کہ اس قرآن کو سات

قرأتوں میں نازل کیا گیا ہے، پس اسے پڑھو جس طرح کسی کیلئے آسان ہو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب الوتر حدیث نمبر 1461 صفحہ نمبر 545﴾

حدیث: ''ابن ابی لیلیٰ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم بنی غفار کے گڑھے کے پاس تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی امت کو ایک قرأت میں قرآن مجید پڑھایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت طلب کرتا ہوں، میری امت میں یہ طاقت نہیں ہے۔ پھر دوبارہ حاضر ہوئے اور اسی طرح کہا سنا۔ یہاں تک کہ سات قرأتوں تک بات پہنچی۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی امت کو سات قرأتوں میں پڑھاؤ۔ جس قرأت میں کوئی پڑھے گا وہی درست ہوگی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب الوتر حدیث نمبر 1464 صفحہ نمبر 546﴾

قرآنی آیات غلط پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

حدیث: ''سلیمان بن صرد نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے ابی! مجھے قرآن مجید پڑھایا گیا تو مجھ سے کہا گیا کہ ایک قرأت میں یا دو میں؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے کہا کہ دو فرما دیجئے، میں نے دو کہہ دیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ دو قرأتوں میں یا تین میں؟ میرے ساتھ

والے فرشتے نے کہا کہ تین فرما دیجئے۔ میں نے تین کہہ دیا۔ یہاں تک کہ بات سات قرأتوں تک پہنچی۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ ان میں سے ہر ایک مکمل اور کفایت کرنے والی ہے اگر **سمیعا علیما** کی بجائے **عزیزا حکیما** کہہ دیا تو کوئی مضائقہ نہیں جب تک عذاب کی آیت کو رحمت کی آیت سے اور رحمت کی آیت کو عذاب کی آیت سے بدلا نہ جائے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب الوتر حدیث نمبر 1463 صفحہ نمبر 546﴾

قرآن نامکمل

حدیث: ''عبید بن عمیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگ حج کے دوران پہلے تجارت کیا کرتے منیٰ، عرفات، ذی مجاز بازار اور حج کے موسموں میں۔ پھر احرام کی حالت میں تجارت سے ڈرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: **لیس علیکم جناح ان تبتغو فضلا من ربکم فی مواسم الحج** (تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں ہے کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو حج کے موسموں میں۔) عطا کا بیان ہے کہ عبید بن عمیر اسے قرآن مجید میں پڑھا کرتے تھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب المناسک حدیث نمبر 1721 صفحہ نمبر 635﴾

اگر عبید بن عمیر اسے قرآن مجید میں پڑھا کرتے تھے تو اب یہ قرآن میں شامل کیوں نہیں؟

پانچ دفعہ دودھ پلانے والی آیت قرآن میں موجود تھی۔

حدیث: ''عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم فرمایا کہ دس دفعہ دودھ پلانے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے، پھر یہ حکم پانچ دفعہ پلانے کے ساتھ منسوخ ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وفات پائی اور یہ قرآن مجید میں پڑھا جاتا تھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 294 صفحہ نمبر 116﴾

آیت منسوخ

حدیث: ''یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ (**2/228**) اور طلاق والی عورتیں روکے رکھیں اپنی جانوں کو تین حیض تک۔ فرمایا کہ: وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ لا (65/4) ''جو عورتیں حیض سے مایوس ہو جائیں یا جنہیں شک پڑ جائے تو ان کی عدت تین ماہ ہے''۔ پس یہ اس سے منسوخ کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر تم انہیں طلاق دو ہاتھ لگانے سے پہلے تو ان پر کوئی عدت نہیں جو تم شمار کرتے ہو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الطلاق حدیث نمبر 512 صفحہ نمبر 200﴾

آیت منسوخ

حدیث: ''عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ: وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ صلے وَّصِیَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَیْرَ اِخْرَاجٍ ۚ (2/240) ''جو تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو بیویوں کیلئے وصیت کرنا ہے فائدہ پہنچانا ایک سال تک بغیر نکالے۔'' کے متعلق روایت کی کہ یہ حکم آیت میراث سے منسوخ ہو گیا جس میں ان کا چوتھا اور آٹھواں حصہ مقرر فرمایا گیا اور ایک سال کی مدت منسوخ ہوگئی کہ وہ چار ماہ اور دس دن مقرر کر دیئے گئے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الطلاق حدیث نمبر 528 صفحہ نمبر 206﴾

حدیث: ''عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت (2/240) اپنے گھر والوں کے پاس عدت گزارنے کی منسوخ ہوگئی ہے۔ پس وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے اور اس وقت اللہ نے فرمایا تھا ''بغیر نکالے''۔ عطاء کا بیان ہے کہ اب چاہے تو اپنے گھر والوں کے پاس عدت گزارے اور اس گھر میں رہے جس کے لئے وصیت کی ہو اور چاہے تو نکل جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اگر وہ نکل جائیں تو جو انہوں نے کیا اس کا تم پر کوئی گناہ نہیں ہے (2/240)۔ عطاء نے کہا کہ پھر میراث کا حکم آ گیا تو رہائش منسوخ ہوگئی لہٰذا جہاں وہ چاہے عدت گزار سکتی ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الطلاق حدیث نمبر 531 صفحہ نمبر 208﴾

آیت منسوخ

حدیث: ''یزید مولیٰ سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت: وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ط ﴿2/184﴾ ''اور جو طاقت رکھتے ہیں فدیہ کی یعنی ایک مسکین کا کھانا'' نازل ہوئی تو ہم میں سے جو روزہ نہ رکھتا وہ فدیہ دے دیا کرتا یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی اور اسے منسوخ کر دیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 545 صفحہ نمبر 215﴾

آیت منسوخ

حدیث: ''عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد خداوندی: اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۵ ﴿9/39﴾ ''اگر راہِ خدا میں نہ نکلو گے تو تمہیں عذاب دیا جائے گا، سخت عذاب۔'' اور: مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ﴿9/120﴾ ''مدینہ والوں کو کیا ہو گیا ہے کہ'' کے بارے میں فرمایا کہ یہ ساتھ والی آیت سے منسوخ ہے کہ: وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ط ﴿9/122﴾ ''ایمان والوں پر یہ ضروری نہیں کہ سارے ہی نکل کھڑے ہوں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 733 صفحہ نمبر 278﴾

آیت منسوخ

حدیث: یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لَایَسْتَاْذِنُکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ (9/44) ''اے محبوب! تم سے اجازت نہیں مانگیں گے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔'' یہ سورۃ النور کی آیت اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَاِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْھَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ ط اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَکَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ج فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْکَ لِبَعْضِ شَاْنِھِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْھُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَھُمُ اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿24/62﴾ سے منسوخ ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 998 صفحہ نمبر 381﴾

آیت منسوخ

حدیث: ''عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ : اِنْ تَرَکَ خَیْرَا ج نِالْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ ﴿2/180﴾ ''اگر مال چھوڑے تو وصیت کرنا ہے والدین اور قریبی رشتہ داروں کیلئے۔'' کے تحت اسی طرح وصیت ہوتی تھی، یہاں تک کہ اسے آیت میراث نے منسوخ کر دیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الوصایا حدیث نمبر 1095 صفحہ نمبر 416﴾

آیت منسوخ

حدیث: ''یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت: **وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ** ط ﴿4/33﴾ ''اور جن لوگوں سے تم نے قسموں کے ساتھ عہد باندھا ہے انہیں ان کا حصہ دو۔'' کے متعلق فرمایا کہ پچھلے دور میں آدمی قسم کھاتا کہ ان دونوں کے درمیان نسبی تعلق نہیں ہے۔ پس ان میں سے ایک دوسرے کی میراث پاتا۔ یہ حکم سورۃ الانفال کی اس آیت سے منسوخ ہوگیا: **وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ** ﴿8/75﴾ ''رشتے والے آپس میں ایک دوسرے کے مال کے زیادہ حقدار ہیں۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب الفرائض حدیث نمبر 1147 صفحہ نمبر 435﴾

حدیث: سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد باری: **وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ** ط ﴿4/33﴾ ''اور جن لوگوں سے تم نے قسموں کے ساتھ عہد باندھا ہے انہیں ان کا حصہ دو۔'' کے بارے میں روایت کی ہے کہ مہاجرین جب مدینہ منورہ میں آئے تو ذی رحم کے علاوہ وہ انصار کی میراث پاتے تھے، اس رشتہ اخوت کے باعث جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کے درمیان قائم فرما دیا تھا، جب یہ آیت نازل ہوئی: **وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ** ﴿4/33﴾ ''ہر ایک کیلئے ہم نے وارث مقرر کر دیئے ہیں جو مال وہ چھوڑے۔'' ﴿4/33﴾ تو

سابقہ حکم: وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ط ''اور وہ جن سے تم نے قسموں کے ساتھ عہد باندھا انہیں ان کا حق دو۔'' ﴿4/33﴾ منسوخ ہو گیا جو نصرت و نصیحت اور رفاقت و وصیت کے باعث تھا، ان کی میراث جاتی رہی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الفرائض حدیث نمبر 1148 صفحہ نمبر 435﴾

حدیث: ''عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت: ''وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت نہ کی (ابتدائی اصول) کے بارے میں روایت کی ہے کہ اعرابی کسی مہاجر کی میراث نہ پاتا اور نہ مہاجر کسی اعرابی کی۔ پس اسے منسوخ کرتے ہوئے فرمایا: وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ ﴿8/75﴾ ''اور رحم کے رشتے والے ایک دوسرے کے وارث ہیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الفرائض حدیث نمبر 1150 صفحہ نمبر 436﴾

آیت منسوخ

حدیث: ''محمد بن ابومحمد نے سعید بن جبیر اور عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے غزوہ بدر میں قریش کو نقصان پہنچا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہود کو بنی قینقاع کے بازار میں اکٹھا کر کے فرمایا: اے یہودیو! اسلام قبول کر لو اس سے پہلے کہ تمہیں بھی وہی نقصان پہنچے جو قریش کو پہنچ چکا ہے۔ انہوں نے

کہا اے محمد! اس بات پر مغرور نہ ہو جانا کہ آپ نے قریش کے چند آدمیوں کو قتل کر دیا، وہ نا تجربہ کار اور حرب وضرب سے نا واقف تھے۔ اگر آپ نے ہم سے دو دو ہاتھ کئے تو پتہ لگ جائے گا کہ کن سے پالا پڑا ہے اور ہمارے جیسے آپ کو ملے نہیں ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: **قل للذین کفرو ستغلبون قرامصرف الی قوله فئة تقاتل فی سبیل الله ببدر و اخریٰ کافرة** ۔"اے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کافروں سے فرما دو کہ عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے۔"مصرف نے اسے یہاں تک پڑھا۔ایک گروہ اللہ کی راہ میں لڑتا ہے یعنی بدر میں اور دوسرا گروہ کافر ہے۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج حدیث نمبر 1227 صفحہ نمبر 472﴾

کیا مندرجہ بالا آیت قرآن مجید میں موجود ہے؟

آیت منسوخ

حدیث: "احمد بن محمد مروزی، علی بن حسین، ان کے والد ماجد، یزید نحوی، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حکم خداوندی: فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ج ﴿5/42﴾ "اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے درمیان فیصلہ کرو یا ان سے منہ پھیر لو۔" دوسرے حکم: فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿5/48﴾ "پس ان کے درمیان فیصلہ کرو اللہ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق" سے منسوخ کر دیا گیا ہے۔

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب القضاء حدیث نمبر 194 صفحہ نمبر 77﴾

آیت منسوخ

حدیث: ''یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حکم: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی ﴿4/43﴾۔ ''اے ایمان والو! نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشے کی حالت میں ہو۔'' اور یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ط قُلْ فِیْهِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ز ﴿2/219﴾۔ ''اے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم! تم سے شراب اور جوئے سے متعلق پوچھتے ہیں، تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کیلئے نفع ہے۔'' یہ دونوں آیتیں سورۃ المائدہ کی اس آیت سے منسوخ ہوگئی ہیں: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿5/90﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث نمبر 274 صفحہ نمبر 110﴾

آیت منسوخ

حدیث: ''یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت: وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ ''اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیں کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھا کریں۔'' یہ منسوخ ہوگئی اور استثناء اس سے ہوا: وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا ..

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 710 صفحہ نمبر 245﴾

آیت منسوخ

حدیث: ''یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ج فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ''وہ عورتیں جو بے حیائی کا کام کریں تمہاری عورتوں میں سے تو ان پر اپنوں میں سے چار گواہ لو، اگر وہ گواہی دے دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں روکے رکھو یہاں تک کہ انہیں موت آجائے یا اللہ ان کیلئے کوئی راستہ پیدا فرما دے۔'' اور مرد کا ذکر عورت کے بعد کیا، پھر دونوں کو جمع کر کے فرمایا: وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ج فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ط ''جو تم میں سے ایسا کام کریں تو انہیں اذیت پہنچاؤ، اگر وہ دونوں توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لیں تو ان دونوں کو سزا دینے سے منہ پھیر لو۔'' اس حکم کو آیت جلد سے منسوخ کرتے ہوئے فرمایا: اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص ''زنا کرنے والی عورت اور زانی مرد، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1007 صفحہ نمبر 357﴾

آیت منسوخ

حدیث: ''یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ آیت: وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿26/224﴾ ''شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں۔'' ﴿26/224﴾ یہ منسوخ و مستثنیٰ ہے چنانچہ فرمایا ہے: اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿26/227﴾ ''مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے اور اللہ کا کثرت سے ذکر کیا۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1581 صفحہ نمبر 571﴾

آیت منسوخ

حدیث: ''یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ قف (4/29) اپنے مال آپس میں ناحق نہ کھاؤ مگر جو تجارت کرو آپس کی رضامندی سے (4/29) چنانچہ ایک آدمی دوسرے کے پاس کھانا کھانے کو گناہ سمجھتا تھا، اس آیت کے نازل ہو جانے کے بعد پھر مذکورہ آیت سورۃ النور کی آیت: لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ط ''تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں کہ مل کر کھاؤ یا اکیلے اکیلے۔'' سے منسوخ ہو گئی۔

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 354 صفحہ نمبر 133﴾

آیت منسوخ۔

حدیث: ''عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ سورۂ المزمل میں فرمایا گیا: رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے۔ (73/1-3) اسے معلوم ہے اے مسلمانو! تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا تو اس نے اپنے کرم سے تم پر رجوع فرمائی، اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو (73/20) سے منسوخ فرما دیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1290 صفحہ نمبر 485﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حکم کہ بنی اسرائیل سے روایت کیا کرو۔

حدیث: ''ابوبکر بن ابوشیبہ، علی بن مسہر، محمد بن عمرو، ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے روایت کرو کیونکہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب العلم حدیث نمبر 264 صفحہ نمبر 106﴾

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خود بھی اس پر عمل پیرا۔

حدیث: ''ابوحسان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے سامنے بنی اسرائیل کی باتیں بیان فرمایا کرتے کہ صبح ہو جاتی اور نماز کے ڈر سے اٹھتے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب العلم حدیث نمبر 265 صفحہ نمبر 106﴾

مندرجہ بالا دو حدیثوں کے اسرائیلیات ہونے میں کیا شک رہ جاتا ہے؟

قرآن کا نزول۔ حضرت عمرؓ کی خواہش پر۔

حدیث: ''ابو اسحاق نے عمرو سے روایت کی ہے کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دُعا گو ہوئے: اے اللہ! شراب کے متعلق ہمارے لئے واضح حکم بیان فرما۔ پس سورہ البقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی: يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ط قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ز﴿2/219﴾ ''اے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم! تم سے شراب اور جوئے سے متعلق پوچھتے ہیں، تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے۔'' پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر یہ آیت پڑھی گئی تو انہوں نے کہا: اے اللہ! شراب کے متعلق ہمارے لئے واضح حکم بیان فرما۔ پس سورۃ النساء کی یہ آیت نازل ہوئی: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى ﴿4/43﴾ ''اے ایمان والو! نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب کہ تم نشے میں ہو۔'' پس جب نماز کھڑی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم منادی کرواتے کہ نشے والا کوئی نماز میں شامل نہ ہو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی تو انہوں نے دعا کی: اے اللہ! شراب کے متعلق ہمارے لئے واضح حکم بیان فرما۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ

الشَّيۡطٰنُ اَنۡ يُّوۡقِعَ بَيۡنَكُمُ الۡعَدَاوَةَ وَ الۡبَغۡضَآءَ فِى
الۡخَمۡرِ وَالۡمَيۡسِرِ وَيَصُدَّكُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ
فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّنۡتَهُوۡنَ ﴿5/90-91﴾ ''پس کیا تم رکنے والے
ہو۔'' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ''ہم رک گئے۔''
﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث نمبر 272 صفحہ نمبر 109﴾

کیا اللہ اتنا ہی لاعلم ہے کہ اسے پتا ہی نہیں کہ جو آیات میں نازل کررہا ہوں وہ شراب کی حرمت کیلئے کافی نہیں، بالآخر حضرت عمر کو بار بار دعا کرنا پڑی۔

صاحبِ قرآن، آیات بھول گئے

حفاظتِ قرآن کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن: اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ (15/9)

ترجمہ: ''بے شک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔'' ﴿سورۃ الحجر سورہ نمبر 15 آیت نمبر 9﴾

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قرآنِ کریم یاد کرانے، اس کے جمع کرنے، پڑھنے اور اس کے بیان کرنے کا ذمّہ بھی لے لیا۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن: لَاتُحَرِّكۡ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعۡجَلَ بِهٖ ☆ اِنَّ عَلَيۡنَا جَمۡعَهٗ وَقُرۡاٰنَهٗ (75/16-17)

ترجمہ: ''آپ قرآن کو جلدی (یاد کرنے) کیلئے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔ اس کا جمع کرنا اور (آپ کی زبان سے) پڑھنا ہمارے ذمّہ ہے۔'' ﴿سورۃ القیامۃ سورہ نمبر 75 آیت نمبر 16 تا 17﴾

قرآن: ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا بَيَانَهٗ (75/19)

ترجمہ: ''پھر بے شک اس کا بیان کرنا بھی ہمارے ذمّہ ہے۔''

﴿سورۃ القیامۃ سورہ نمبر 75 آیت نمبر 19﴾

قرآن: وَلَا تَعۡجَلۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یُّقۡضٰۤی اِلَیۡکَ وَحۡیُهٗ ۫ (20/114)

ترجمہ: ''قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کریں اس سے پہلے کہ آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے وہ پوری کی جائے۔''

﴿سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 114﴾

ان آیات میں آپ نے پڑھا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قرآن یاد کروانے کی ذمّہ داری خود اللہ تعالیٰ نے لے لی تھی۔ کیا کوئی مسلمان یہ سوچ بھی سکتا ہے کہ (نعوذ باللہ) اللہ نے اپنی ذمّہ داری پوری نہیں کی اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم قرآن کی آیات بھول جایا کرتے تھے۔ ملاحظہ کیجیے سنن ابوداوٗد کی حدیث:

حدیث: ''عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رات کو قیام کیا اور قرأت پڑھنے لگا تو قرآن مجید پڑھتے ہوئے اس نے آواز بلند رکھی، صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فلاں پر رحم کرے کہ رات اس نے مجھے کئی آیتیں یاد کروادیں جو میرے ذہن سے نکلنے لگیں تھیں۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب الحروف والقرأت حدیث نمبر 572 صفحہ نمبر 203﴾

حدیث: ''عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رات کے وقت قیام کیا اور قرأت قرآن کے وقت آواز کو بلند رکھا، جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں شخص پر رحم فرمائے کہ رات اس نے کاین من ایة (3/146) والی آیت مجھے یاد کروادی جسے میں بھولنے لگا تھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1317 صفحہ نمبر 495﴾

قرآن میں تبدیلی۔

حدیث: ''عاصم بن لقیط بن صبرہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں بنی منتفق کا وفد لے کر آیا یا بنی منتفق کے وفد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ''لا تحسِبن ''پڑھا اور ''لا تحسَبن ''نہ پڑھا، یعنی اس کے زیر سے پڑھا۔

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحروف والقرأت حدیث نمبر 575 صفحہ نمبر 204﴾

حدیث: ''عطیہ بن سعد عوفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ''اللہ الذی خلقکم من ضَعف'' پڑھا تو انہوں نے فرمایا کہ ''من ضُعف'' ہے کیونکہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حضور اسی طرح پڑھا تھا جیسے تم نے میرے سامنے پڑھا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ پر اسی طرح گرفت فرمائی تھی جیسے میں نے تم پر کی ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحروف والقرأت حدیث نمبر 580 صفحہ نمبر 205﴾

حدیث: ''محمد بن یحییٰ قطعی، عبید بن عقیل، ہارون، عبداللہ بن جابر، عطیہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ''من ضُعف'' پڑھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحروف والقرأت حدیث نمبر 581 صفحہ نمبر 205﴾

حدیث: ''محمد بن کثیر، سفیان، اسلم منقری، عبداللہ، ان کے والد ماجد عبد الرحمٰن ابن ابزی سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ''بفضل الله و برحمته فبذالک فلتفرحوا '' کہا۔''

﴿جلد سوم کتاب الحروف والقرأت حدیث نمبر 582 صفحہ نمبر 205﴾

حدیث: ''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بفضل الله وبرحمته فبذالک فلتفرحو هو خيرمما تجمعون۔ پڑھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحروف والقرأت حدیث نمبر 583 صفحہ نمبر 205﴾

حدیث: ''حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اِنَّهٗ عَمِلَ غَيرَ صَالِحٍ۔ پڑھتے ہوئے سنا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحروف والقرأت حدیث نمبر 584 صفحہ نمبر 205﴾

حدیث: ''شہر بن حوشب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس آیت: انــــه عـمـل غير صالح ۔کو کیسے پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے۔انه عَمِلَ غَيرَ صَالِحٍ پڑھا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحروف والقرأت حدیث نمبر 585 صفحہ نمبر 205﴾

حدیث: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قـد بلغت من لدنی کے''ن'' کو ثقالت یعنی تشدید کے ساتھ پڑھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحروف والقرأت حدیث نمبر 587 صفحہ نمبر 206﴾

حدیث: ''مصدع ابو یحیٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی طرح پڑھایا جیسے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پڑھایا تھا کہ'' فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ''تخفیف کے ساتھ۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحروف والقرأت حدیث نمبر 588 صفحہ نمبر 207﴾

حدیث: ''عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اسمٰعیل نے روایت ابو ہریرہ سے حدیث وحی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ارشاد باری تعالیٰ ہے: حَتّٰی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب الحروف والقرأت حدیث نمبر 591 صفحہ نمبر 208﴾

حدیث: ''ربیع بن انس سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قرأت یہ ہے: بَلٰی قَدْ جَآءَتْکَ اٰیَاتِیْ فَکَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَکْبَرْتَ وَکُنْتَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب الحروف والقرأت حدیث نمبر 592 صفحہ نمبر 208﴾

حدیث: ''عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے: اِنِّی اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنِ (58/51) پڑھایا تھا۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب الحروف والقرأت حدیث نمبر 594 صفحہ نمبر 208﴾

حدیث: ''ابوقلابہ نے ان سے روایت کی ہے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یوں پڑھایا: فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذَّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ (89/26)۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب الحروف والقرأت حدیث نمبر 598 صفحہ نمبر 209﴾

حدیث: ''ابوقلابہ کا بیان ہے کہ مجھے ان صاحب نے بتایا یا مجھے انہوں نے پڑھایا جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے: **فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ** پڑھایا تھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحروف والقرأت حدیث نمبر 599 صفحہ نمبر 209﴾

حدیث: ''عوفی کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک حدیث بیان فرمائی اور اس میں حضرت جبرائیل وحضرت میکائیل کا ذکر فرمایا تو آپ نے پڑھا: **جِبْرِيلُ وَ مِيكَائِيلُ** ۔(2/98)۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحروف والقرأت حدیث نمبر 600 صفحہ نمبر 209﴾

حدیث: ''شقیق کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے: **هَيْتَ لَكَ** پڑھا تو شقیق نے کہا کہ ہم تو اسے **هِيْتُ لَكَ** پڑھتے ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسے اس طرح پڑھا ہے جیسے مجھے انہوں نے پڑھایا جو مجھے سب سے محبوب تھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحروف والقرأت حدیث نمبر 606 صفحہ نمبر 211﴾

حدیث: ''شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ثالث سے عرض کی گئی کہ اس آیت میں لوگ پڑھتے ہیں: هَيْتَ لَكَ ۔انہوں نے فرمایا کہ میں اس طرح پڑھتا ہوں جیسا مجھے انہوں نے سکھایا جو مجھے سب سے محبوب تھے کہ هِيْتُ لَكَ۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحروف والقرأت حدیث نمبر 607 صفحہ نمبر 211﴾

حدیث: امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت میں ''يَسْئَلُوْنَكَ النَّفْلَ '' ہے

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 967 صفحہ نمبر 367﴾

لوگوں تک قرآن مت پہنچاؤ

قرآن صرف مسلمانوں کیلئے ہی نہیں بلکہ سارے جہان کے لوگوں کی ہدایت کیلئے نازل کیا گیا۔ملاحظہ کیجیے :

قرآن: اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ (12/104)

ترجمہ: ''یہ اور (کچھ نہیں) مگر سارے جہانوں کیلئے نصیحت ہے۔''

﴿سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 104﴾

قرآن: اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ (38/87)

ترجمہ: ''یہ (قرآن) نہیں ہے مگر تمام جہانوں کیلئے نصیحت۔''

﴿سورۃ ص سورہ نمبر 38 آیت نمبر 87﴾

قرآن: وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ (68/52)

ترجمہ: ''یہ (قرآن) نہیں ہے مگر تمام جہانوں کیلئے نصیحت۔''

﴿سورۃ قلم سورہ نمبر 68 آیت نمبر 52﴾

قرآن: اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ (81/27)

ترجمہ: ''یہ (قرآن) نہیں ہے مگر تمام جہانوں کیلئے نصیحت۔''

﴿سورۃ تکویر سورہ نمبر 81 آیت نمبر 27﴾

قرآن: الٓرٰ قف كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ۵ بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ (14/1)

ترجمہ: ''الرٰ۔ یہ ایک کتاب ہے، ہم نے تمہاری طرف اتاری، تا کہ تم لوگوں کو نکالو ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے نور کی طرف، غالب، خوبیوں والے اللہ کے راستے کی طرف۔''

﴿سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 1﴾

قرآن: شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰى وَالۡفُرۡقَانِ ج (2/185)

ترجمہ: ''رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، قرآن لوگوں کیلئے ہدایت ہے، اور ہدایت کی روشن دلیلیں اور فرقان (حق کو باطل سے جدا کرنے والا)۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 185﴾

قرآن: هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوۡعِظَةٌ لِّلۡمُتَّقِيۡنَ (3/138)

ترجمہ: ''یہ بیان ہے لوگوں کیلئے اور ہدایت اور نصیحت پرہیزگاروں کیلئے۔''

﴿سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 138﴾

قرآن: وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ط (30/58)

ترجمہ: ''اور تحقیق ہم نے بیان کیں لوگوں کیلئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں۔''

﴿سورۃ روم سورہ نمبر 30 آیت نمبر 58﴾

قرآن: اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ج فَمَنِ اهْتَدٰی فَلِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ج وَمَآ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ (39/41)

ترجمہ: ''بیشک ہم نے آپ پر لوگوں کی ہدایت کیلئے کتاب نازل کی حق کے ساتھ، پس جس نے ہدایت پائی تو اپنی ذات کیلئے، اور جو گمراہ ہوا تو اس کے سوا نہیں کہ وہ اپنے لئے گمراہ ہوتا ہے اور آپ نہیں ان پر نگہبان (ذمہ دار)۔''

﴿سورۃ الزمر سورہ نمبر 39 آیت نمبر 41۔﴾

قرآن: یَا أَیُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَیْکَ مِن رَّبِّکَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ (5/67)

ترجمہ: ''اے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! پہنچا دو جو آپؐ کے ربّ کی طرف سے آپؐ پر نازل کیا گیا ہے اور اگر یہ نہ کیا تو گویا اُس کا پیغام نہیں پہنچایا۔''

﴿سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 67﴾

آج مسلمان اور غیر مسلم دانشور سب جانتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ سوال یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ

تعالیٰ کا پیغام کن لوگوں تک پہنچایا......؟ صرف مسلمانوں تک یا سارے جہان کے لوگوں تک۔ جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ کے حکم (درج بالا آیات) کے مطابق تمام لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچایا۔ اب مسلمانوں کی ذمّہ داری ہے کہ قرآن کی آواز کو غیر مسلموں تک پہنچائیں، لیکن مندرجہ ذیل حدیث پڑھ کر ہر عقل رکھنے والا مسلمان سمجھ سکتا ہے کہ یہ حدیث کسی غیر مسلم کی وضع کی ہوئی ہے جس میں قرآن کی آواز کو محدود کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ملاحظہ کیجیے :

حدیث: ''نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قرآن مجید لے کر دشمن کی سرزمین میں سفر کرنے سے منع فرمایا ہے مبادا کہ کسی دشمن (کافر) کے ہاتھ لگے''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 838 صفحہ نمبر 312﴾

مغرب میں اِسلام کے متعلق پیدا ہونے والی غلط فہمیاں، ماضی میں اِس حدیث پر عمل کرنے کا نتیجہ معلوم ہوتی ہیں۔

اللہ کی کتاب میں نانی یا دادی کا کوئی حصہ ہے یا نہیں؟

حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما لاعلم

حدیث: ''قبیصہ بن ذویب کا بیان ہے کہ کسی کی نانی یا دادی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے اپنی میراث کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب میں تمہارے لئے کچھ نہیں ہے اور میرے علم میں نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت میں تمہارے لئے کچھ ہو، تم واپس جاؤ یہاں

تک کہ میں لوگوں سے دریافت کروں، پس انہوں نے لوگوں سے پوچھا، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں موجود تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے (دادی کو) چھٹا حصہ دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا آپ کے ساتھ کوئی دوسرا تھا؟ پس حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے اور وہی کہا جو حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تھا۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی فیصلہ نافذ فرمایا۔ پھر دوسری دادی یا نانی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور اپنی میراث مانگنے آئی، فرمایا کہ اللہ کی کتاب میں تمہارے لئے کچھ نہیں ہے اور فیصلہ وہی ہے جو تمہارے سوا دوسری ایک عورت کے متعلق ہوا تھا اور میں ترکہ کے حصوں کو بڑھا کر دے سکتا جبکہ یہ حصہ چھٹا ہے۔ اگر تم دونوں (یعنی دادی اور نانی) جمع ہو جاؤ تو چھٹا حصہ ہی دونوں کا ہے اگر ایک ہو تو یہ حصہ اسی اکیلی کا ہوگا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الفرائض حدیث نمبر 1120 صفحہ نمبر 427﴾

قرآن کی تفسیر۔ اپنی رائے سے یا خود قرآن سے۔

حدیث: ''عبداللہ بن محمد بن یحیٰی، یعقوب بن اسحاق مقری، سہیل بن مہران، ابوعمران نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی کتاب میں اپنی رائے سے کچھ کہا، خواہ وہ ٹھیک ہو، پھر بھی اس نے غلطی کی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب العلم حدیث نمبر 253 صفحہ نمبر 102﴾

متعدد مفسرینِ قرآن نے اپنی تفاسیر میں سائنسی اکتشافات کی قرآن سے تائید کو فخریہ انداز میں پیش کر کے قرآن کی حقانیت کو ثابت کیا ہے جو کہ قابل تحسین اور تفسیر بالرائے کی بہترین مثال ہے۔ تفسیر بالرائے کو ''موضوع'' روایات سے قابل مذمت ثابت کرنے کا مقصد اس کے علاوہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ اہل اسلام کو ذہنی وفکری جمود کا شکار کر کے عصر حاضر میں عضوِ بیکار بنادیا جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم توریت کے مطابق فیصلے کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

قرآن: فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ (50/45)

ترجمہ: ''پس آپ قرآن سے نصیحت کریں جو میری وعید (وعدہ عذاب) سے ڈرتا ہے۔''

﴿سورۃ ق 50 آیت 45﴾

قرآن: وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

ترجمہ: ''اور ہم نے تم پر کتاب نہیں اتاری مگر صرف اس لئے کہ ان کیلئے تم واضح کر دو جس میں انہوں نے اختلاف کیا، اور ہدایت و رحمت ان کیلئے جو ایمان لائے۔''

﴿سورۃ النحل 16 آیت 64﴾

قرآن: وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ اِلَى اللّٰهِ ط ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ق وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ

ترجمہ: ''اور جس بات میں تم اختلاف کرتے ہو تو اس کا فیصلہ اللہ کے پاس ہے، وہی ہے اللہ میرا رب اس پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔''

قرآن: اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ط وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا(4/105)

ترجمہ: ''بے شک ہم نے آپ کی طرف کتاب نازل کی سچی تا کہ آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیں جو آپ کو اللہ دکھا دے (سوجھا دے) اور آپ نہ ہوں دغابازوں کے طرفدار۔''

﴿سورۃ النساء 4 آیت 105﴾

قرآن: وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ

ترجمہ: ''جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے سو یہی لوگ کافر ہیں۔''

﴿سورۃ المائدہ 5 آیت 44﴾

قرآن: وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

ترجمہ: ''جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے سو یہی لوگ ظالم ہیں۔''

﴿سورۃ المائدہ 5 آیت 45﴾

قرآن: وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

ترجمہ: ''جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے سو یہی لوگ فاسق ہیں۔''

﴿سورۃ المائدہ 5 آیت 47﴾

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بار بار حکم دے رہا ہے کہ قرآن کے مطابق فیصلے کرنا اور جو قرآن کے مطابق فیصلے نہ کرے وہ کافر ہے، وہ ظالم ہے، وہ فاسق ہے لیکن درج ذیل حدیث میں بتایا جا رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم توریت کے مطابق فیصلے کیا کرتے تھے۔ العیاذ باللہ۔ حدیث ملاحظہ فرمائیں:

حدیث: ''زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہود کی ایک جماعت آئی اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قف میں بلایا۔ آپ ان کے پاس بیت المدراس میں تشریف لے گئے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ اے ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! ہم میں سے ایک آدمی نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے، پس ان کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے تکیہ لگا دیا۔ آپ اس پر جلوہ افروز ہوئے

پھر فرمایا کہ میرے پاس توریت لاؤ چنانچہ آپ نے اپنے نیچے سے سرہانہ نکالا اور اس پر توریت کو رکھا اور کہا میں تجھ پر ایمان رکھتا ہوں اور اس پر جس نے تجھے نازل فرمایا ہے، پھر فرمایا کہ اپنے سب سے بڑے عالم کو میرے پاس بلاؤ، چنانچہ ایک نوجوان کو لایا گیا پھر رجم کا واقعہ بیان کیا جیسے اس حدیث میں ہے جو امام مالک نے نافع سے روایت کی ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1038 صفحہ نمبر 371﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1039 صفحہ نمبر 371﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1041 صفحہ نمبر 373﴾

قرآن کے مطابق عمل نہ کرنا بلکہ حدیث کے مطابق عمل کرنا

قرآن میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم خود قرآن کے مطابق عمل کرتے تھے:

قرآن: اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ ط (6/50)

ترجمہ: ''میں پیروی نہیں کرتا مگر اس کی جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔''

﴿سورۃ الانعام 6 آیت 50﴾

قرآن: اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ج

﴿سورۃ الانعام 6 آیت 106﴾

ترجمہ: ''اس پر چلو جو وحی آئے تمہارے رب سے تمہاری طرف۔''

قرآن: قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ ج

ترجمہ: ''کہہ دیں میں تو اس کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف

سے وحی کی جاتی ہے۔''

مزید حوالہ جات: سورۃ یونس 10 آیت 15۔ سورۃ یونس 10 آیت 109۔ سورۃ النمل 27 آیت 92۔ سورۃ الاحزاب 33 آیت 3۔ سورۃ الزخرف 43 آیت 43۔ سورۃ الجاثیہ 45 آیت 18۔ سورۃ الاحقاف 46 آیت 9۔ سورۃ القیامہ 75 آیت 18۔ سورۃ الدھر 76 آیت 24۔

کیا ان لوگوں کیلئے قرآن کافی نہیں:

قرآن: اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ (29/51)۔

ترجمہ: ''کیا ان لوگوں کیلئے کتاب (قرآن) کافی نہیں جو ہم نے آپ پر نازل کی جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔''

﴿سورۃ العنکبوت 29 آیت 51﴾

قرآن متعدد مقامات پر اس بات کی شہادت دے رہا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم قرآن کے مطابق عمل کرتے تھے لیکن درج ذیل حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عمل کو قرآن سے الگ کوئی طریقہ ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرمارہا ہے کہ تمہارے لئے قرآن کافی ہے لیکن درج ذیل حدیث میں قرآن کو کافی سمجھنے والے کو دشمن اسلام ثابت کیا گیا ہے:

حدیث: ''احمد بن محمد بن حنبل اور عبداللہ بن محمد نفیلی، سفیان ابوالنصر، عبیداللہ بن ابورافع نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ اپنی مسند پر ٹیک لگائے ہوئے ہو اور میرے احکام میں سے اس کے پاس کوئی حکم آئے جس کا میں نے حکم دیا ہو یا اس سے منع کیا ہو تو وہ کہے: ہم

نہیں جانتے، ہم تو جو اللہ کی کتاب میں پاتے ہیں اس کی پیروی کریں گے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1197 صفحہ نمبر 439﴾

یہ اللہ اور رسول کا حکم ہے۔

حدیث: ''ازہر بن عبداللہ حراری سے روایت ہے کہ کلاع کے چند لوگوں کا مال چرایا گیا تو انہوں نے چند جلاہوں پر الزام لگایا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے آئے۔ انہوں نے وہ چند روز قید رکھے اور پھر آزاد کر دیئے۔ مدعی حضرات حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ نے تو انہیں پٹائی اور آزمائش کے بغیر چھوڑ دیا۔ حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تم چاہتے کیا ہو؟ اگر تم چاہتے ہو کہ میں ان کی پٹائی کروں اس سے تمہارا مال ان کے پاس سے نکل آیا تو فبہا ورنہ جتنی مار انہیں پڑے گی اسی قدر تمہاری پٹائی کی جائے گی، کہنے لگے کہ یہ آپ کا حکم ہے؟، فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حکم ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 977 صفحہ نمبر 345﴾

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب تو اچھا دیا کہ ''پٹائی کرنے سے تمہارا مال ان کے پاس سے نکل آیا تو فبہا ورنہ جتنی مار انہیں پڑے گی اسی قدر تمہاری پٹائی کی جائے گی۔''، لیکن سوال یہ ہے کہ جتنے دن ان کو بے گناہ قید میں رکھا گیا اس کا ذمہ دار کون ہے؟ کیا اتنے دن الزام لگانے والوں کو بھی قید نہیں کر دینا چاہیے تھا؟

....

اکثر صحابہؓ قرآن پر ایمان نہیں لائے۔ ابن عباسؓ

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں فرمایا کہ وہ اللہ سے راضی اور اللہ ان سے راضی ہوا:

قرآن: **وَالسَّابِقُونَ الأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّهُ عَنْهُمْ وَرَضُواْ عَنْهُ** (9/100)

ترجمہ: ''اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے۔'' ﴿سورۃ توبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 100﴾

قرآن: **لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ** (48/18)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے۔'' ﴿سورۃ الفتح سورہ نمبر 48 آیت نمبر 18﴾

قرآن: **وَالَّذِيْنَ آمَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ وَالَّذِيْنَ آوَواْ وَّنَصَرُواْ أُولَـئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقّاً لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيْمٌ** (8/74)

ترجمہ: ''جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی (یعنی مہاجرین) اور جہاد کیا (مجاہدین) اللہ کے راستے میں اور جن لوگوں نے ٹھکانہ دیا اور مدد کی، وہی لوگ (صحابہ کرامؓ) سچے مومن ہیں، ان کیلئے مغفرت اور رزقِ کریم ہے۔'' ﴿سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 74﴾

اللہ فرماتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سچے مومن ہیں اور سچا

مومن وہی ہوتا ہے جو قرآنی احکامات کو مانتا بھی ہے اور اس کے مطابق عمل بھی کرتا ہے لیکن درج ذیل حدیث میں بتایا جا رہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قرآن کے احکامات پر عمل نہیں کرتے تھے:

حدیث: ''ابن السرح، ابن الصباح بن سفیان اور ابن عبدہ، سفیان، عبداللہ بن ابو یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اکثر لوگ آیت اذن پر عملاً ایمان نہیں لائے جبکہ میں نے اپنی لونڈی کو بھی حکم دے رکھا ہے کہ مجھ سے اجازت لیا کرے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ اس کا حکم دیا کرتے تھے۔

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب النوم حدیث نمبر 1750 صفحہ نمبر 630﴾

حدیث: ''ابوعمرو نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ چند عراق کے رہنے والے عرض گزار ہوئے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ! اس آیت کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جس میں ہمیں اجازت لینے کا حکم فرمایا گیا ہے کہ اجازت لیا کریں اور اس پر کوئی ایک بھی عمل نہیں کرتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ط مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ م بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ قف ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ط لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ م بَعْدَهُنَّ ط طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ

ط کَـذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ ط وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ ''اے ایمان والو! چاہیے کہ تم سے اجازت لیا کریں تمہارے غلام لونڈی اور وہ جو بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچے تین وقتوں میں، نماز فجر سے پہلے اور دوپہر کے وقت جب تم کپڑے اُتار دیتے ہو اور نماز عشاء کے بعد، یہ تین تمہارے لئے پردے کے وقت ہیں، تم پر اور ان پر کوئی گناہ نہیں اس کے بعد جو تمہارے ملازم تمہارے پاس گھومتے پھرتے ہیں۔۔۔۔''، قعنبی نے اسے علیم حکیم تک پڑھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حلم والا اور مسلمانوں پر رحم فرمانے والا ہے، پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے اور لوگوں کے گھروں پر ان دنوں پردے اور چکیں نہ تھیں، بعض اوقات خادم یا بیٹا یا زیر پرورش یتیم لڑکی آدمی کے پاس آجاتی اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ مشغول ہوتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان وقتوں میں اجازت لے کر آنے کا حکم فرمایا، جب اللہ تعالیٰ نے پردے اور اچھے حالات میسر فرما دیئے تو بعد میں اس پر عمل کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا گیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب النوم حدیث نمبر 1751 صفحہ نمبر 630﴾



باب نمبر۔2

حیض کے کپڑے، کتوں کے گوشت اور انسانوں کا فضلہ ملے پانی کو پینا اور وضو کرنا درست ہے

اِسلام اور پاکیزگی دونوں لازم وملزوم ہیں۔ پاکیزگی خواہ جسمانی ہو یا قلبی، اِسلام دونوں کی تاکید کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ، قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

قرآن: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيۡنَ وَيُحِبُّ الۡمُتَطَهِّرِيۡنَ ﴿2/222﴾

ترجمہ: ''بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور مطہرین کو دوست رکھتا ہے۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 222﴾

قرآن: وَثِيَابَكَ فَطَهِّرۡ ﴿74/4﴾

ترجمہ: ''اپنے کپڑے پاک رکھو۔''

﴿سورۃ المدثر سورہ نمبر 74 آیت نمبر 4﴾

قرآن: وَ عَهِدۡنَاۤ اِلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ اَنۡ طَهِّرَا بَيۡتِىَ ﴿2/125﴾

ترجمہ: ''ہم نے حکم دیا اِبراہیم اور اِسمٰعیل کو کہ وہ میرا گھر پاک رکھیں۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 125﴾

قرآن: يٰمَرۡيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰٮكِ وَطَهَّرَكِ ﴿3/42﴾

ترجمہ: ''اے مریم! بے شک اللہ نے تجھ کو چُن لیا اور تجھ کو پاک کیا۔''

﴿سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 42﴾

قرآن: خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ وَتُزَكِّيۡهِمۡ

﴿9/103﴾

ترجمہ: ''آپؐ اِن کے مالوں سے زکوٰۃ لے لیں، آپ اِنہیں پاک اور صاف کردیں اس سے۔''

﴿سورۃ التوبہ سورہ نمبر9 آیت نمبر103﴾

قرآن: وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿9/108﴾

ترجمہ: ''اللہ پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

﴿سورۃ التوبہ سورہ نمبر9 آیت نمبر108﴾

قرآن: ''اے اہلِ بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے رِجس دُور کرکے تمہیں پاک وصاف کرے۔'' ﴿سورۃ الاحزاب سورہ نمبر33 آیت نمبر33﴾

قرآن: ''رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پرائیویٹ مشورہ کرنے سے پہلے صدقہ دینا اَطہر بنادیتا ہے۔''

﴿سورۃ المجادلہ سورہ نمبر58 آیت نمبر12﴾

یہ اور اِن جیسی بہت سی دوسری آیات جن کا یہاں ذکر نہ ہوسکا، اِس بات پر دَلالت کرتی ہیں کہ اِسلام میں پاکیزگی کی بڑی اہمیت ہے۔ اِن آیات کے متعلق، اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حکم دیا کہ آپؐ اِن کی پیروی کریں چنانچہ قرآن میں ہے :اتَّبِعْ مَا أُوحِىَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ﴿6/106﴾ ''اِس وحی کی پیروی کریں جو آپؐ کے ربّ کی طرف سے آپؐ کی طرف آئے۔'' حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اعلان فرمادیا کہ:

قرآن: إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَى إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ(10/15)

ترجمہ: ''میں پیروی نہیں کرتا مگر اس کی جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے، اگر میں اپنے ربّ کی نافرمانی کروں تو میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' ﴿سورۃ یونس 10 آیت 15﴾

خلاصہ یہ کہ اللہ نے قرآنِ کریم میں پاکیز گی اِختیار کرنے کا حکم دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے فرمایا کہ میرے اس حکم کی پیروی کرو ﴿6/106﴾ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے کہ میں وحی کے سوا کسی کی پیروی نہیں کرتا ﴿10/15﴾ ہمارا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پاکیز گی کے پیکر تھے اور قیامت تک کیلئے آپؐ کی سیرت ہمارے لیے نمونہ ہے ﴿33/21﴾ لیکن اس کے برعکس سنن ابوداوٗد میں لکھا ہے کہ:

حدیث: ''حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں گزارش پیش کی گئی کہ ہم بضاعہ کنویں کے پانی سے وضو کرتے ہیں حالانکہ اس میں حیض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور گندی چیزیں پھینکی جاتی ہیں، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پانی پاک ہوتا ہے اسے کوئی چیز نجس (ناپاک) نہیں کرتی۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 66 صفحہ نمبر 82﴾

حدیث: ''حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا جبکہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں یہ گزارش کی گئی کہ آپ کو بضاعہ کنویں سے پانی لا کر پلایا جاتا ہے اور

وہ ایسا کنواں ہے کہ اس میں کتوں کا گوشت، حیض کے کپڑے اور لوگوں کا فضلہ وغیرہ ڈالے جاتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہوتا ہے، اسے کوئی چیز نجس (ناپاک) نہیں کرتی۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 67 صفحہ نمبر 82﴾



باب نمبر۔3

کتے

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن: اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ وَالۡفُلۡکِ الَّتِیۡ تَجۡرِیۡ فِی الۡبَحۡرِ بِمَا یَنۡفَعُ النَّاسَ وَمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡیَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَبَثَّ فِیۡهَا مِنۡ کُلِّ دَآبَّةٍ ص وَّ تَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَیۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ (2/164)

ترجمہ: ''آسمانوں اور زمین کی پیدائش، رات دن کا ہیر پھیر، کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزوں کو لیے ہوئے سمندروں میں چلنا، آسمان سے پانی اُتار کر مُردہ زمین کو زندہ کر دینا، اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا، ہواؤں کے رُخ بدلنا، اور بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں، ان میں عقلمندوں کیلئے قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 164﴾

قرآن: اَلَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ وَیَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ج (3/191)

ترجمہ: ''جو لوگ اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر یاد کرتے اور غور کرتے ہیں آسمانوں کی اور زمین کی پیدائش میں (وہ) کہتے ہیں

اے ہمارے ربّ! تُو نے یہ بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔''

﴿سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 191﴾

قرآن: وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ☆ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (16/49-50)

ترجمہ: ''اور اللہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہے جو بھی آسمانوں میں اور جو بھی جانداروں میں سے زمین میں ہے اور فرشتے بھی اور وہ تکبّر نہیں کرتے اور وہ اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں جو ان کے اوپر ہے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔''

﴿سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 49 تا 50﴾

ان آیات کو ذہن میں رکھیے اور سنن ابوداوٗد کی درج ذیل احادیث ملاحظہ کیجیے :

تمام کتوں کو قتل کر دو سوائے شکار اور رکھوالی کرنے والے کتوں کے۔

حدیث: ''حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتوں کو مار دینے کا حکم فرمایا پھر ارشاد ہوا کہ تمہارا وہ کیا بگاڑتے ہیں؟ چنانچہ شکاری کتے اور ریوڑ کی رکھوالی کرنے والے کتے کی اجازت دی اور فرمایا کہ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھویا کرو اور آٹھویں دفعہ مٹی سے مانجھ لیا کرو۔ امام ابوداوٗد کا بیان ہے کہ ابن مغفل نے اسی طرح فرمایا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 74 صفحہ نمبر 85﴾

سیاہ کتوں کو قتل کردو۔

حدیث: ''حسن نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ کتوں کی بھی ایک پوری جماعت ہے تو میں ان کو قتل کر دینے کا حکم دیتا لہٰذا اب ان کتوں کو مار دیا کرو جو بالکل سیاہ ہوں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصید حدیث نمبر 1072 صفحہ نمبر 409﴾

حدیث: ''ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ جب عورت جنگل سے کتا لے کر آتی تو ہم اسے قتل کر دیتے، پھر انہیں قتل کرنے سے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں منع فرما دیا اور فرمایا کہ صرف سیاہ کتے کو مار دیا کرو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصید حدیث نمبر 1073 صفحہ نمبر 409﴾

سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

حدیث: ''حفص بن عمر، شعبہ، عبدالسلام بن مطہر اور ابن کثیر سلیمان بن مغیرہ ،حمید بن ہلال ،عبداللہ بن صامت نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ،حضرت حفص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو توڑ دیتی ہے۔ دونوں نے سلیمان سے روایت کی کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کچھ

چیزیں آدمی کی نماز کو توڑ دیتی ہیں جبکہ اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی چیز نہ ہو وہ گدھا، سیاہ کتا اور عورت ہیں، میں عرض گزار ہوا کہ کالے، زرد اور سفید کتے میں کیا فرق ہے؟ فرمایا کہ بھتیجے! جیسے تم نے پوچھا میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 697 صفحہ نمبر 287﴾

تین سوال :

(1) تسخیرِ کائنات کی ترغیب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر قسم کے جانوروں میں صاحبانِ عقل و بصیرت کیلئے نشانیاں ہیں (2/164)۔ کیا کتا جانوروں میں شامل نہیں؟

(2) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مومن یہ کہتے ہیں (یا مومن کو یہ کہنا چاہیے) کہ اے اللہ! تُو نے یہ کائنات باطل (بے فائدہ) پیدا نہیں کی (3/191)۔ کیا کتا باطل (بے فائدہ) پیدا کیا گیا ہے کہ اسے مار دینے کا حکم دیا گیا؟

(3) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ زمین کے تمام جاندار اللہ کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں۔ کیا کتا زمین کے جانداروں میں شامل نہیں؟

کتے مسجد میں پیشاب کر جائیں تو اس جگہ کو صاف نہیں کرنا چاہیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيۡنَ وَيُحِبُّ الۡمُتَطَهِّرِيۡنَ ﴿2/222﴾

ترجمہ: ''بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور مطہرین کو دوست رکھتا ہے۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 222﴾

قرآن: وَ عَهِدۡنَآ اِلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ اَنۡ طَهِّرَا بَيۡتِىَ ﴿2/125﴾

ترجمہ: ''ہم نے حکم دیا ابراہیم اور اسمٰعیل کو کہ وہ میرا گھر پاک رکھیں۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 125﴾

قرآن: وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُطَّهِّرِيۡنَ ﴿9/108﴾

ترجمہ: ''اللہ پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

﴿سورۃ التوبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 108﴾

اللہ تعالیٰ پاکیزگی اختیار کرنے کا حکم دے رہا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس پر عمل نہ کرتے ہوں گے لیکن درج ذیل حدیث سے ان مقدس ہستیوں کا دامن داغدار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے:

حدیث: ''حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانہ اقدس کے اندر میں مسجد میں رات گزارتا اور میں غیر شادی شدہ نوجوان تھا، چنانچہ کتے مسجد میں

آتے جاتے اور پیشاب کر جاتے تو کوئی ان کے پیشاب پر پانی نہیں بہاتا تھا۔''

﴿سنن ابوداوَد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 381 صفحہ نمبر 187﴾



باب نمبر۔4

رضاعت

جوان مرد دودھ پیے تو یہ جائز ہے۔

حدیث: ''مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، حفص کا بیان ہے کہ یہ بات آپ کو ناگوار گزری اور پرنور چہرے کا رنگ بدل گیا۔عرض گزار ہوئیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! وہ میرا رضاعی بھائی ہے۔فرمایا غور تو کرو کہ تمہارے بھائی کون ہیں؟ رضاعت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب دودھ مدار زندگی ہو۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 290 صفحہ نمبر 114﴾

حدیث: ''عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے سالم کو اپنا متبنیٰ بنا لیا تھا اور اس کا نکاح اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کر دیا تھا وہ ایک انصاری عورت کے مولیٰ تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو متبنیٰ بنایا تھا اور جو کسی کو متبنیٰ بناتا تو لوگ اسے اسی کی طرف دور جاہلیت میں منسوب کیا کرتے تھے۔اور وہ اس کی میراث پاتا تھا،

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ج فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَ هُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ط (33/5) وحی نازل فرمائی تو وہ اپنے باپوں کی طرف منسوب ہونے لگے اور جس کے باپ کا پتہ نہ ہوتا تو اسے مولیٰ یا دینی بھائی کہتے، پس سہلہ بنت سہیل ابن عمرو قرشی عامری نے جو حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی تھیں حاضر بارگاہ ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے، وہ میرے اور حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک مکان میں رہتا، اس نے مجھے ہر حالت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں حکم نازل فرما دیا جو حضور کو بخوبی معلوم ہے لہٰذا اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے دودھ پلا دو۔ پس انہوں نے پانچ دفعہ دودھ پلا دیا تو وہ رضاعت کے باعث ان کیلئے بمنزلہ بیٹا ہو گیا۔ بایں وجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی بھتیجیوں اور بھانجیوں کو دودھ پلانے کا حکم فرماتیں پانچ دفعہ جس کیلئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چاہتیں کہ اسے دیکھیں اور اپنے پاس حاضر ہونے دیں، خواہ وہ بڑا ہوتا۔ پھر وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جاتا۔ لیکن حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دیگر تمام ازواج مطہراتؓ اس سے انکار کرتیں اور ایسی رضاعت کے باعث کسی شخص کو بھی اپنے پاس آنے نہ دیتی تھیں۔ جب تک پنگوڑے میں دودھ نہ پیا ہو وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا سے فرماتیں کہ شاید نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دوسرے لوگوں کے سوا یہ صرف سالم ہی کے متعلق اجازت مرحمت فرمائی ہو۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 293 صفحہ نمبر 114﴾

دس دفعہ اور پانچ دفعہ دودھ پلانا قرآن میں لکھا ہوا ہے۔

حفاظتِ قرآن کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن: اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ (15/9)

ترجمہ: ''بے شک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔'' ﴿سورۃ الحجر سورہ نمبر 15 آیت نمبر 9﴾

اللہ کا فرمان ہے کہ قرآن محفوظ ہے، سنن ابوداوٗد کی درج ذیل روایت کے مطابق قرآن میں رضاعت کی آیت بھی موجود تھی (جو کہ اب موجود نہیں) اب قرآن کی بات مانیں تو بندہ منکر حدیث اور حدیث کی بات مانیں دین سے فارغ:

حدیث: ''عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ دس دفعہ دودھ پلانے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے پھر یہ حکم پانچ دفعہ پلانے کے ساتھ منسوخ ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وفات پائی اور یہ قرآن مجید میں پڑھا جاتا تھا۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 294 صفحہ نمبر 116﴾

ایک دو دفعہ پستان چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

حدیث: ''حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک دو مرتبہ پستان چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 295 صفحہ نمبر 116﴾



باب نمبر۔5

بیویوں کا منصوبہ۔

مذہبی پیشوائیت کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام قرار دے دیتے تھے جس پر اللہ تعالیٰ آپ کو سرزنش کرتا تھا (نعوذ باللہ)۔ سورہ تحریم کی پہلی آیت کے شانِ نزول میں یہی کچھ کہا گیا ہے۔ ملاحظہ کیجیے سنن ابوداوٗد کی تائید:

حدیث: ''عطاء نے عبید بن عمیر سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ٹھہرتے اوران کے پاس سے شہد پیا کرتے۔ پس میں نے اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے باہم مشورہ کرلیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائیں تو وہی کہے کہ مجھے آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہے۔ پس ان میں سے ایک کے پاس آپ تشریف لائے تو اس نے آپ سے ایسا ہی کہا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تو زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سے شہد پیا ہے اور اب کبھی نہیں پیوں گا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: (يَـٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِىْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ) ''اے نبی! جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے تم اسے کیوں حرام ٹھہراتے ہو؟ اپنی بیبیوں کی خوشنودی چاہتے ہوئے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (سورۃ التحریم 66 آیت 1) یہاں تک کہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو توبہ کرنے کا حکم ہوا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی بعض ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے شہد پیا ہے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث نمبر 315 صفحہ نمبر 122﴾

کہ درج بالا حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے شہد پیا کرتے تھے اور جھوٹ گھڑنے کا الزام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ بنتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر ہے جبکہ صحیح بخاری کی دو اور حدیثوں میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، حضرت حفصہ بنتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر سے شہد پیتے تھے اور جھوٹی کہانی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت سودہ بنتِ زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گھڑی، ان دو حدیثوں کے حوالہ جات درج ذیل ہیں:

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الطلاق حدیث نمبر 249 صفحہ نمبر 130)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الحیل حدیث نمبر 1860 صفحہ نمبر 728)

تیسرا شانِ نزول:

اس آیتِ کریمہ کا ایک شانِ نزول سنن نسائی میں بھی بیان کیا گیا ہے جو کہ صحاحِ ستہ کی معتبر کتاب تسلیم کی جاتی ہے، جہاں یہ کہا گیا ہے کہ یہ ایک لونڈی تھی جس کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے اوپر حرام کرلیا تھا، شیخ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، نسائی میں اس کا حوالہ نوٹ فرمالیں:

(سنن نسائی جلد نمبر 3 حدیث نمبر 83)

اس کی تفصیل اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ یہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا تھیں، جن سے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیمؑ تولّد ہوئے تھے، یہ ایک مرتبہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آ گئی تھیں جبکہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا موجود نہیں تھیں۔ آپؐ نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں اس بے گھر بیوی کا حقِ زوجیت ادا کیا، اتفاق سے انہی کی موجودگی میں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آ گئیں، انہیں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ اپنے گھر میں خلوت میں دیکھنا ناگوار گزرا، جسے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھی محسوس فرمایا، جس پر آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو راضی کرنے کیلئے قسم کھالی کہ اب ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنسی حقوق کبھی ادا نہیں کروں گا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تاکید کی کہ وہ یہ بات کسی کو نہ بتلائے۔ اس پر یہ آیت اُتری۔ **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ** (66/1) ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ اسے کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کیلئے حلال کیا ہے۔ (سورۃ التحریم سورہ نمبر 66 آیت نمبر 1)۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ شانِ نزول کے ان واقعات والی احادیث میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سیرتِ مطہرہ کو داغدار کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے ایک جھوٹ گھڑا، دوسری زوجہ نے اس جھوٹ پر پہلی سے تعاون کیا، پھر دونوں نے جھوٹ بولا، اس پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بلا تحقیق شہد کو اپنے اوپر حرام قرار دے لیا۔ اسی طرح دوسرے واقعے میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک بیوی کو خوش کرنے کیلئے دوسری بیوی کو اپنے اوپر حرام قرار دے دیا حالانکہ اس بے چاری کا کوئی قصور بھی نہ تھا سوائے اس کے کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حکم مانا تھا۔ قرآن میں عورت کے جنسی حقوق کو روک دینا ایک سزا کے طور پر آیا ہے، اللہ نے فرمایا: **وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ** (4/34) ترجمہ: ''اور جن عورتوں کی بدخوئی کا تمہیں ڈر ہو

،پس انہیں سمجھاؤ اور خواب گاہوں میں ان کو تنہا چھوڑ دو۔'' ﴿سورۃ النساء 4 آیت 34﴾

قرآن کی جس آیت کیلئے اتنی حدیثیں گھڑی گئیں، اس کا اصل مفہوم اس آیت کے اندر ہی موجود ہے لیکن جسے انسانوں کے تراشے ہوئے واقعات نے اندھا کر رکھا ہو، اس کو خدا کی آخری کتاب جیسے سورج سے بھی روشنی نہیں مل سکتی، فرمانِ خداوندی ہے:

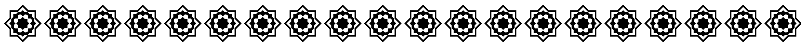
قرآن: **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَکَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِکَ** (66/1)

ا اس آیت میں لفظ ''**تحرم**''، فعل مضارع ہے جو کہ حال کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے اور مستقبل کیلئے بھی۔ اس آیت میں یہ مستقبل کیلئے آیا ہے، اس لحاظ سے آیت کا ترجمہ یہ ہوگا:

ترجمہ: ''اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ ایسی چیز کو کیوں حرام کریں گے جو اللہ نے آپ کیلئے حلال ٹھہرائی ہے (یعنی آپ اللہ کے حلال کو کبھی حرام نہیں ٹھہرائیں گے، اس سلسلے میں) آپ بیویوں کی خوشنودی کیوں چاہیں گے (یعنی آپ بیویوں کی خوشنودی کیلئے بھی اللہ کے کسی حلال کو حرام نہیں ٹھہرائیں گے)۔

اس آیت میں ''**لم تحرم**'' استفہام انکاری ہے، عربی زبان کا عام طور پر قاعدہ ہے کہ استفہامیہ فقروں میں انکار سے اقرار اور اقرار سے انکار مراد ہوتا ہے، یہی صورت اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ آپؐ اسے کیوں حرام کریں گے جسے اللہ نے حلال کیا ہے، اس کا مفہوم یہ ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ اللہ کے حلال کو کبھی بھی حرام نہیں ٹھہرائیں گے۔

(مزید تفصیل کیلئے دیکھیے ''قرآن فہمی کے قرآنی اصول'' از علامہ خواجہ ازہر عباس)



باب نمبر ۔6

مجامعت فی الدبر جائز ہے۔

صحیح بخاری کے دو نسخے میرے سامنے ہیں ایک وہ جسے ''نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی'' نے شائع کیا جبکہ دوسرا ''فرید بکسٹال ۔38 اُردو بازار لاہور'' نے شائع کیا ہے۔ترجمہ کرنے والے دونوں حضرات کی دیانت ملاحظہ فرمایئے کہ صحیح بخاری کے عربی متن میں '' **قال یا تیها فی......** '' کے الفاظ موجود ہیں اور '' **فی** '' کے بعد خالی جگہ ہے اور ''الدبر'' کا لفظ ہی غائب ہے۔اِس کے ساتھ ساتھ ترجمہ میں بھی اِس فقرے کو حذف کر دیا گیا ہے۔

اِس پر شارح بخاری قسطلانی وغیرہ نے فرمایا کہ بخاری نے ''**فی**'' کا لفظ ذِکر کر کے ''**الدبر**'' کا لفظ بوجہ کراہیت کے ذِکر نہیں کیا ورنہ صحیح بخاری کے تمام نسخوں میں '' **فی الدبر** '' ہے ، ''**من الدبر** '' نہیں ہے تا کہ یہ سمجھا جا تا کہ عورت کو پچھلی طرف سے ''**حرث** '' کی جگہ میں اِستعمال کرے بلکہ '**فی الدبر** '' ہے جس کا مطلب ہے کہ خاص دُبر میں لواطت کرے۔

علامہ بدرالدین عینی نے صحیح بخاری کی شرح لکھی ہے جو کہ بڑی مستند اور معتبر سمجھی جاتی ہے ، مذکورہ حدیث کے بارے میں آپ لکھتے ہیں :

> '' یہاں اصل کتاب (صحیح بخاری) میں خالی جگہ چھوٹی ہوئی ہے یعنی لفظ ''**فی**'' کے بعد۔حمیدی نے ''**الجمع بین الصحیحین** '' میں کہا ہے ''**فی قبلها**' یعنی اپنی بیوی کی شرمگاہ میں ۔مگر یہ صحیح نہیں ہے۔اِس روایت کو ابنِ جریر نے اپنی تفسیر میں ابوقلابۃ الرقاشی سے، اُنہوں نے عبد الصمد بن عبد الوارث سے نقل کیا ہے کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا اور وہاں اُنہوں نے '**یا تیها فی**

الـدبـر ''(اپنی بیوی سے دُبُر میں جماع)لفظ بیان کیا ہے۔''(عمدۃ القاری)۔

علامہ عینی اِس مسئلے میں حضرت اِمام مالک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک اِس طرح بیان کرتے ہیں :

''محمد بن سعد نے ابوسلیمان جوز جانی سے نقل کیا ہے کہ حضرت اِمام مالک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا، اُن سے ''**مـجـامعت فی الدبر**'' کے بارے میں سوال کیا گیا تو اُنہوں نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر مارا اور فرمایا، ابھی ابھی تو میں اس سے غسل کر کے آ رہا ہوں۔ ایسے ہی ابن القاسم نے ان سے نقل کیا ہے کہ حضرت امام مالک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے کسی ایسے آدمی کو نہیں پایا جس کی میں دِین کے بارے میں پیروی اور اقتداء کر سکوں اور وہ اِس کے حلال ہونے میں شک کرتا ہو۔ یعنی عورت کے اس کے دُبُر میں جماع کرنے کے بارے میں۔ اِس کے بعد حضرت اِمام مالک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ آیت پڑھی ''**نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ**'' (2/223) حضرت اِمام مالک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اِس سے بڑھ کر اور کون سی چیز واضح ہوگی اور میں اِس میں ذرا بھی شک نہیں کرتا۔ رہا حضرت اِمام شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب، اِس کے بارے میں تو اِمام طحاوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ہم سے محمد بن الحکم نے بیان کیا کہ اُنہوں نے حضرت اِمام شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہتے سُنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم سے اس کے حلال یا حرام ہونے کے بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے اور قیاس یہ ہے کہ وہ حلال ہے۔" (عینی بحوالہ مطالب الفرقان جلد سوم صفحہ نمبر 380)

اِمام شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے اس مئوقف پر امام محمدؒ سے ایک مناظرہ بھی جیتا، جس کی تفصیل ذیل میں پیش کی جاتی ہے :

امام محمدؒ : کھیتی تو فرج ہی میں ہوسکتی ہے۔

امام شافعیؒ : اِس کا مطلب یہ ہوا کہ فرج کے علاوہ باقی سب کچھ حرام ہے۔

امام محمدؒ : ہاں فرج کے علاوہ دوسرے مواقع حرام ہیں۔

امام شافعیؒ : مجھے بتاؤ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی پنڈلیوں کے درمیان یا اس کی کُہنیوں کے درمیان مجامعت کرے تو کیا یہاں کھیتی ہو گی......؟

امام محمدؒ : نہیں اِن جگہوں پر کھیتی نہیں ہو گی۔

امام شافعیؒ : کیا یہ حرام ہو گا......؟

امام محمدؒ : نہیں۔

امام شافعیؒ : پھر تم جس بات کے خود قائل نہیں اِس سے کس طرح استدلال کرتے ہو......؟

(فتح الباری بحوالہ مطالب الفرقان جلد سوم صفحہ نمبر 380)

قرآن کی وضاحت : اُوپر آپ نے جو بحث پڑھی ہے وہ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 223 سے متعلق ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 222 میں "**من حیث امر کم اللہ**" فرما کر پہلے ہی فطری طریق کی طرف اِشارہ فرما دیا ہے نیز آیت نمبر 223 میں عورتوں کو "حرث" یعنی کھیتی سے تشبیہ دے کر جنسی اِختلاط کا مقصد واضح کر دیا۔ قرآن اِسی طرح ہر مسئلے کو بڑی آسانی سے حل کر دیتا ہے لیکن درج ذیل حدیث کا کیا کیا

جائے جس میں جماع فی الدبر کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ یہ حرام نہیں:

حدیث: ''عبدالرحمٰن بن حرملہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمایا کرتے: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم دس باتوں کو ناپسند فرمایا کرتے: خلوق کی زردی، سفید بالوں کو بدلنے، ازار گھسیٹنے، سونے کی انگوٹھی پہننے، غیروں کو دکھانے کیلئے عورتوں کا سنگھار کرنا، گوٹوں سے کھیلنا، معوذات کے سوا اور چیزوں سے دم کرنا، گنڈے باندھنا، دوسری جگہ پانی ڈالنا یا غلط جگہ پانی (منی) ڈالنا اور بچے کی صحت بگاڑ دینا لیکن یہ حرام نہیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الخاتم حدیث نمبر 820 صفحہ نمبر 277﴾



باب نمبر۔7

حکم عدولی

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿3/31﴾

ترجمہ: ''آپ کہہ دیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

﴿سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 31﴾

قرآن: مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿4/80﴾

ترجمہ: ''جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی پس تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے رُوگردانی کی تو ہم نے آپ ﷺ کو ان پر نگہبان نہیں بھیجا۔''

﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 80﴾

قرآن: فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (4/65)

مفہوم: ''کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ رسول ﷺ کو اپنا حَکَم تسلیم نہ کر لے۔'' (تلخیص)

﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 65﴾

قرآن: مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا م بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ لا وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا (4/46)

ترجمہ: ''اور یہ جو یہودی ہیں ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ کلمات کو اُن کے مقامات سے بدل دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور نہیں مانا اور سنئے اور نہ سنوائے جاؤ اور زبان کو مروڑ کر اور دین میں طعن کی راہ سے (تم سے گفتگو کے وقت) راعنا کہتے ہیں اور اگر (یوں) کہتے کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا اور (صرف) اِسْمع اور (راعنا کی جگہ) اُنْظُرْنا (کہتے) تو اُن کے حق میں بہتر ہوتا اور بات بھی بہت درست ہوتی لیکن اللہ نے اُن کے کفر کے سبب اُن پر لعنت کر رکھی ہے پس نہیں ایمان لاتے مگر تھوڑے۔''

(4) رسولؐ کی اطاعت بہت ضروری ہے۔

﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 46﴾

(5) رسولؐ کی اطاعت کرو۔

﴿سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 32۔ سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 132۔ سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 172۔ سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 59۔ سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 92۔ سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 1۔ سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 20۔ سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت

نمبر 24۔سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 59۔سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 70۔سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 33۔سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 14۔سورۃ المجادلہ سورہ نمبر 58 آیت نمبر 13۔سورۃ التغابن سورہ نمبر 64 آیت نمبر 12﴾

(6) صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کامل پیروی کرتے تھے۔

﴿سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 100۔سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 64۔سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 117۔سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 108۔سورۃ الشعراء سورہ نمبر 26 آیت نمبر 215۔سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 285۔سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 46۔سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 7۔سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 51﴾

غور کیجیے اللہ تعالیٰ، قرآنِ مجید میں اعلان فرمارہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیروی کیا کرتے تھے لیکن سنن ابوداؤد میں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احکامات کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے۔ملاحظہ کیجیے چند احادیث:

صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔

حدیث: ”عقیل بن جابر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ نکلے یعنی غزوہ ذات الرقاع میں، پس ایک آدمی نے کسی مشرک کی بیوی کو مار دیا تو اس نے قسم کھائی کہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک

محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے ایک ساتھی کا خون نہ بہادوں، پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نقوش قدم دیکھتا ہوا نکلا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک منزل پر اترے تو فرمایا: کون ہمارا پہرہ دے گا؟ ایک مہاجر اور ایک انصار نے یہ ذمہ لے لیا۔ فرمایا کہ گھاٹی کے دہانے پر چلے جاؤ، جب دونوں حضرات گھاٹی کے دہانے پر پہنچ گئے تو مہاجر لیٹ گیا اور انصاری کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ چنانچہ ایک شخص آیا اور دیکھ کر اس نے پہچان لیا کہ یہ قوم کے نگران ہیں۔ پس اس نے ایک تیر مارا جو انہیں آلگا، انہوں نے اسے نکال دیا، یہاں تک کہ اس نے تین تیر مارے، پھر انہوں نے رکوع سجدہ کر کے اپنے ساتھی کو بتایا۔ تیرانداز نے جب دیکھا کہ وہ خبردار ہو گئے تو بھاگ گیا۔ جب مہاجر نے انصاری کا خون دیکھا تو تعجب سے کہا کہ آپ نے مجھے پہلے ہی تیر پر کیوں نہ بتایا؟ کہا کہ میں ایک سورت پڑھ رہا تھا جسے توڑنا میں نے پسند نہ کیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 198 صفحہ نمبر 122﴾

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تو بہت بڑی ہستیاں ہیں مجھے علم ہے کہ ایسی ڈیوٹی اگر پاک آرمی کے کسی جوان کی لگادی جائے تو وہ بھی اپنے فرض سے کوتاہی نہیں کرتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ڈیوٹی لگائی ہو اور وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم پر اپنی نفلی نماز کو ترجیح دے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم پر جان قربان کرنے والے لوگ تھے۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم کی عدولی کی۔ (نعوذ باللہ)

حدیث: ''سعید بن مسیّب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب غزوہ خیبر سے لوٹے تو رات کو سفر کر رہے تھے کہ پچھلی رات نیند نے تنگ کیا لہٰذا اُتر پڑے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ رات کا خیال رکھنا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں پر بھی نیند نے غلبہ کیا کیونکہ انہوں نے سواری کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیدار نہ ہوئے اور نہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نہ آپ کا ایک بھی صحابی، یہاں تک کہ ان پر دھوپ آ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے پہلے بیدار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گھبرا کر فرمایا: اے بلال! حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! جس نے آپ کو پکڑا اسی نے مجھے پکڑے رکھا۔ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، پھر تھوڑی دور سواریوں کو لے کر چلے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وضو کیا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا تو نماز کی اقامت کہی گئی اور انہیں صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جو اپنی نماز بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **اقم الصلوٰۃ لذکری**۔ نماز قائم کرو میری یاد کیلئے۔ یونس نے کہا کہ ابن شہاب اسے اسی طرح پڑھا

کرتے تھے۔احمد،عنبسہ،یونس نے اس حدیث میں لــذکــری روایت کی ہے۔امام احمد نے فرمایا کہ الکری نیند کو کہتے ہیں۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 432 صفحہ نمبر 207﴾

یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا ہے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم رات کو پہرے کا حکم دیں اور کوئی صحابی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم کو کوئی اہمیت نہ دے اور سو جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حکم ماننے سے انکار۔

حدیث: ''مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا رات کے وقت عورتوں کو مسجدوں کی اجازت دے دیا کرو۔اس پر ان کے ایک فرزند نے کہا: خدا کی قسم ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے،اس کے ذریعے وہ دھوکا دیں گی ،خدا کی قسم ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے۔راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے برا بھلا کہا اور ناراض ہوئے۔فرمایا کہ میں تو کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دیا کرو اور تم کہتے ہو کہ ہم اجازت نہیں دیں گے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 565 صفحہ نمبر 252﴾

صحابی کی حکم عدولی

حدیث: ''حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا ہے،فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ،وہ عرض گزار ہوا کہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔دوسری یا تیسری دفعہ آپ نے فرمایا،تم پر افسوس

ہے سوار ہو جاؤ۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب المناسک حدیث نمبر 1747 صفحہ نمبر 642﴾

صحابی کی حکم عدولی

حدیث: ''سلیمانی شیبانی نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اور آپ روزہ دار تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو فرمایا کہ اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اُتر کر ہمارے لئے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! شام تو ہو جانے دیجئے۔ فرمایا، اتر کر ہمارے لئے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ابھی تو دن ہے۔ فرمایا، اتر کر ہمارے لئے ستو گھولو۔ پس میں اترا اور ستو گھولے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نوش کئے اور فرمایا جب تم رات کو دیکھو کہ ادھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار افطار کر لے اور انگشت مبارک کے ساتھ جانب مشرق اشارہ فرمایا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 580 صفحہ نمبر 227﴾

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اشارۂ ابرو پر اپنی جان قربان کرنے والے لوگ تھے، یہ ہو نہیں سکتا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم بار بار ایک کام کرنے کا حکم دے رہے ہوں اور کوئی صحابی تعمیل حکم کی بجائے آگے سے مشورے دے رہا ہو۔

صحابہؓ کی حکم عدولی۔

حدیث: ''ابوجعفر محمد بن علی نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کسی انصاری کے باغ میں ان کے کھجور کے چند درخت تھے اور اس کے اہل وعیال اس کے ساتھ رہتے تھے۔ پس حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے درختوں کے پاس جاتے تو انصاری کو تکلیف ہوتی اور یہ بات اس پر گراں گزرتی۔ پس اس نے ان سے درختوں کو بیچنے کا مطالبہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس نے تبدیل کرنے کیلئے کہا تب بھی انکار کیا۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے اس کا ذکر کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے فروخت کر دینے کا مطالبہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ ان سے تبدیل کر لینے کا مطالبہ کیا تب بھی انہوں نے انکار ہی کیا۔ فرمایا تو اسے ہبہ کر دو اور بار بار اس بات کی ترغیب دی لیکن انہوں نے انکار ہی کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انصاری سے فرمایا کہ جاؤ اور ان کے درختوں کو اکھاڑ کر پھینک دو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب القضاء حدیث نمبر 240 صفحہ نمبر 96﴾

صحابہؓ کی حکم عدولی۔

حدیث: ''عروہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک آدمی نے سنگستان کی نالی کے بارے میں جھگڑا کیا جس سے کھیتوں کو پانی دیا جاتا تھا۔

انصاری نے کہا کہ نالی کا پانی بہنے دو مگر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے زبیر! اپنے کھیت کو سیراب کر کے اپنے ہمسائے کیلئے چھوڑ دو۔ انصاری کو غصہ آیا اور کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اس لئے کہ وہ آپ کی پھوپھی جان کے صاحبزادے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پرنور چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر فرمایا: کھیت کو پانی دو اور روکے رکھو یہاں تک کہ منڈیروں تک بھر جائے۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم، میرے خیال میں یہ آیت اس بارے میں نازل فرمائی گئی: تو اے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم! تمہارے رب کی قسم، وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں۔۔۔۔۔۔(4/65)۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب القضاء حدیث نمبر 241 صفحہ نمبر 96﴾

صحابہ کرامؓ۔ذخیرہ اندوز۔حکم عدولی۔

حدیث: ''سعید بن مسیّب نے حضرت معمر بن ابو معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو بنی عدی بن کعب کے ایک فرد تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ذخیرہ اندوزی نہیں کرے گا مگر خطاکار۔ میں (محمد بن عمر بن عطاء) نے سعید بن مسیّب سے عرض کی کہ آپ بھی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں؟ فرمایا کہ حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ذخیرہ اندوزی کرتے تھے۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد سے دریافت کیا کہ ذخیرہ اندوزی کیا ہے؟ فرمایا کہ جن چیزوں پر لوگوں کی زندگی کا دارومدار ہے۔ امام ابو داؤد کا

بیان ہے کہ امام اوزاعی نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوز وہ ہے جو مال کو بازار میں نہ پہنچنے دے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 52 صفحہ نمبر 34﴾

صحابہؓ کی حکم عدولی۔

حدیث: ''قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانہ مبارک میں خرید وفروخت کیا کرتا تھا جب کہ اس کی عقل میں کمزوری تھی، اس کے گھر والے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! فلاں کوخرید و فروخت سے روک دیجئے کیونکہ ان کی عقل میں کمی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں بلایا اور خرید وفروخت سے منع فرمایا، وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! میں بیع سے رک نہیں سکتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم تجارت کو چھوڑ نہیں سکتے تو سودے کے وقت کہہ دیا کرو کہ ہاہا دھوکہ نہ دینا۔۔۔۔۔ابوثور نے سعید سے بھی روایت کی ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 106 صفحہ نمبر 50﴾

صحابہؓ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے طریقے سے اختلاف رکھتے تھے۔

حدیث: ''جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ لوگ ہر بات

میں آپ کی شکایت کرتے ہیں یہاں تک کہ نماز میں بھی،، انہوں نے کہا کہ میں پہلی دو رکعتوں کو لمبی رکھتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز جیسی پڑھنے میں حتی الامکان کوتاہی نہیں کرتا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ کے ساتھ مجھے بھی یہی حسن ظن ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 794 صفحہ نمبر 320﴾

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم جیسی نماز پڑھا کرتے تھے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ باقی لوگوں کو آپ کی نماز سے اختلاف ہوگا؟ جبکہ اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہلوایا جارہا ہے کہ لوگ آپ کی نماز کی بھی شکایت کرتے ہیں۔

خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حکم ماننے سے انکار۔

حدیث: ''عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں غزوۂ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ کے ساتھ نکلا اور اہل یمن سے مددی نامی ایک شخص میرا رفیق بن گیا جس کے پاس تلوار کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ پس مسلمانوں میں سے ایک نے اونٹ نحر کیا تو مددی نے اس سے کھال کا ایک حصہ مانگا چنانچہ اس نے دے دیا تو اس نے سپر کی طرح اسے بنالیا اور ہم چل دیئے، جب رومیوں کی مجموعی فوجوں سے ہمارا ٹکراؤ ہوا تو ان میں ایک آدمی اشقر گھوڑے پر سوار تھا جس کی

سنہری زین تھی اور ہتھیاروں پر سونا چڑھا ہوا تھا۔ وہ رومی مسلمانوں پر بڑھ چڑھ کر حملے کر رہا تھا۔ مددی اس کیلئے گھات لگا کر ایک پتھر کی اوٹ میں بیٹھ گیا، جب رومی اس کے پاس سے گزرا تو اس نے اس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دیں، وہ گرا تو یہ اس کے اوپر چڑھ بیٹھا اور اسے قتل کر دیا پھر اس کے گھوڑے اور ہتھیاروں پر قبضہ کر لیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغام بھیج کر سامان اس سے لے لیا۔ حضرت عوف کا بیان ہے کہ میں حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گیا اور ان سے کہا اے خالد! کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مقتول کے سامان کا قاتل کیلئے فیصلہ فرمایا ہوا ہے؟ فرمایا ہاں لیکن سامان کو میں نے زیادہ محسوس کیا۔ میں نے کہا کہ آپ یہ سامان اسے دے دیں ورنہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حضور اسے عرض کروں گا۔ انہوں نے واپس دینے سے انکار کر دیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 946 صفحہ نمبر 358﴾

قیدیوں کا ڈسپوزل۔ حکم عدولی

حدیث: ''عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں ہمارے اوپر امیر بنایا تھا۔ پس ہم نے فزارہ قبیلے سے جہاد کیا تو ہم نے انہیں ہر جانب سے لوٹا، پھر میں نے چند انسانوں کا جمگھٹا دیکھا جس میں بچے اور عورتیں بھی تھیں تو میں نے ایک تیر چلایا جوان کے اور پہاڑی کے درمیان گرا تو

وہ کھڑے ہو گئے ، میں انہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لے آیا جن میں فزارہ کی ایک عورت تھی جس نے خشک کھال پہنی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جو عرب کی حسین ترین لڑکی تھی۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی بیٹی مجھے دے دی۔ جب میں مدینہ منورہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے سلمہ! وہ عورت مجھے ہبہ کر دو۔ میں عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم وہ لڑکی مجھے بہت پسند ہے لیکن ابھی میں نے اس کا کپڑا نہیں کھولا ہے۔ آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھے بازار میں ملے تو مجھ سے فرمایا: اے سلمہ! تمہارے باپ کی قسم وہ لڑکی مجھے دے دو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! خدا کی قسم وہ مجھے بہت پسند ہے لیکن ابھی میں نے اس کا کپڑا نہیں ہٹایا اور وہ آپ کیلئے ہے، پس آپ نے وہ اہل مکہ کے پاس بھیج دی اور ان کے قبضے میں مسلمان قیدی تھے جن کا فدیہ اس عورت کے ذریعے دیا گیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 924 صفحہ نمبر 348﴾

حدیث: ''حفص بن عاصم بن عمر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت میں تھا تو انہوں نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر ہماری جانب متوجہ ہوئے تو ہم میں سے کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا فرمایا یہ کیا کرتے ہیں؟ میں

نے کہا نوافل پڑھتے ہیں۔فرمایا اے بھتیجے! اگر میں بھی نوافل پڑھتا تو اپنی نماز کو پوری کر لیتا۔میں دوران سفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صحبت میں رہا لیکن انہیں دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلے گئے۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت میں رہا تو انہیں بھی دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلے گئے،حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت میں رہا تو انہیں بھی دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلے گئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب السفر حدیث نمبر 1210 صفحہ نمبر 453﴾

حالتِ حضر میں چار،سفر میں دو اور خوف میں ایک رکعت پڑھو۔

حدیث: ''بکیر بن اخنس نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبانی نماز فرض فرمائی یعنی حالت حضر میں چار رکعتیں سفر میں دو رکعتیں اور خوف کے وقت ایک رکعات۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب السفر حدیث نمبر 1233 صفحہ نمبر 466﴾



باب نمبر۔8

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیویوں کو پیٹنے کی اجازت دے دی۔

قرآن میں ہے کہ میاں بیوی کے تعلقات مودّت، مرحمت اور سکینت کے ہونے چاہییں۔(30/21) اور باہمی تعلقات اس قسم کے ہونے چاہییں کہ ان سے ہر ایک کی آنکھوں میں ٹھنڈک آجائے۔(25/74) اس کے مقابلے میں درج ذیل احادیث میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر الزام لگایا جارہا ہے کہ آپ نے عورتوں کو پیٹنے کی اجازت بھی دی اور فرمایا کہ اس مار پیٹ پر مردوں سے باز پرس بھی نہیں ہوگی:

حدیث: ''عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت ایاس بن عبداللہ بن ابو ذباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی لونڈیوں کو پیٹا نہ کرو، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے کہ عورتیں اپنے خاوندوں پر دلیر ہوگئی ہیں۔ آپ نے ان کو پیٹنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ کے پاس بہت سی عورتوں نے جمع ہوکر اپنے خاوندوں کی شکایت کی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ کے پاس بہت سی عورتوں نے جمع ہوکر اپنے خاوندوں کی شکایت کی ہے، وہ تمہارے اچھے آدمیوں میں سے نہیں ہیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 379 صفحہ نمبر 145﴾

اپنی عورت کو پیٹنے کے سلسلے میں مرد سے باز پرس نہیں ہوگی۔

حدیث: ''زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوعوانہ، داؤد بن عبداللہ اودی، عبدالرحمٰن مسلی، اشعث بن قیس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اپنی عورت کو پیٹنے کے سلسلے میں مرد سے باز پرس نہیں ہوگی۔''

﴿سنن ابوداوَد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 380 صفحہ نمبر 146﴾



باب نمبر-9

جھاڑ پھونک

جھاڑ پھونک کا معاوضہ لینا سنّت ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قرآن: وَلاَ تَشْتَرُواْ بِآيَاتِيْ ثَمَناً قَلِيْلاً (5/44)

ترجمہ: ''میری آیتوں کو تھوڑے مُول پر نہ بیچو۔''

﴿سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 44﴾

قرآن: وَلاَ تَشْتَرُواْ بِآيَاتِيْ ثَمَناً قَلِيْلاً (2/41)

ترجمہ: ''میری آیتوں کو تھوڑے مُول پر نہ بیچو۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 41﴾

ایک جگہ فرمایا:

قرآن: إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا أَنزَلَ اللّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهِ ثَمَناً قَلِيْلاً أُولَـئِكَ مَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ إِلاَّ النَّارَ وَلاَ يُكَلِّمُهُمُ اللّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلاَ يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ (2/174)

ترجمہ: ''بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اُتاری ہوئی کتاب چھُپاتے ہیں اور اسے تھوڑی سی قیمت پر بیچتے ہیں، یقین مانو کہ یہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا، نہ ان کو پاک کرے گا بلکہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔'' ﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 174﴾

''تھوڑے مُول پر نہ بیچو'' کا یہ مطلب نہیں کہ زیادہ معاوضہ مل جائے تو مہنگے داموں فروخت کردو، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں دنیا کی ہر چیز کو آخرت کے مقابلے میں ''قلیل'' کہا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

قرآن: قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ج (4/77)

ترجمہ: ''آپؐ فرمادیں دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے۔''

قرآن: أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلاَّ قَلِيلٌ (9/38)

ترجمہ: ''کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کرلیا؟ سو (کچھ بھی) نہیں ہے زندگی کا سامان آخرت کے مقابلہ میں مگر قلیل۔'' ﴿سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 38﴾

لہٰذا مطلب یہ ہے کہ دنیاوی مفاد حاصل کرنے کیلئے دین فروشی مت کرو۔ لیکن سنن ابوداوٗد کی درج ذیل حدیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس جرم کا مرتکب ٹھہرایا جارہا ہے۔ (نقلِ کفر کفر نہ باشد)۔

یہودیوں سے دم کراؤ۔

حدیث: ''محمد بن علاء، ابومعاویہ، اعمش، عمرو بن مرہ، یحیٰی بن جزار، زینب زوجہ عبداللہ کا بھتیجا، زینب زوجہ عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک جادُو، گنڈا اور ٹوٹکا شرک ہے۔ حضرت زینب کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ یہ کس طرح فرماتے ہیں جبکہ خدا کی قسم میری آنکھ میں شدت کا درد ہے تو میں فلاں یہودی کے پاس دم کروانے جاتی جب وہ دم کرتا تو مجھے آرام و

سکون ہو جاتا۔حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ یہ تو شیطان کی کرتوت ہے کیونکہ جب جھاڑ پھونک کی جاتی تو شیطان اسے اپنے ہاتھ سے تھام لیا کرتا،تمہارے لئے وہی کہنا کافی تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہا کرتے :اے لوگوں کے ربّ! بیماری کو دور فرما،شفا دینے والا تو ہے ، شفا نہیں ہے مگر تیری ایسی شفا جو بیماری کو باقی نہیں چھوڑتی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الطب حدیث نمبر 486 صفحہ نمبر 173﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم جھاڑ پھونک کرتے تھے۔

حدیث: ''محمد بن یوسف بن ثابت بن قیس بن شماس،ان کے والد ماجد،ان کے جدامجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت ثابت بن قیس کے پاس تشریف لائے۔احمد بن صالح نے کہا: جبکہ وہ بیمار تھے اور کہا اے لوگوں کے ربّ! ثابت بن قیس بن شماس کی بیماری کو دور فرما۔پھر بطحان کی مٹی لے کر اسے ایک پیالے میں ڈالا، پھر دم کر کے اس پر پانی ڈالا اور ان کے اوپر چھڑکا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الطب حدیث نمبر 488 صفحہ نمبر 174﴾

حدیث: ''حضرت انس نے ثابت سے فرمایا: کیا میں تم پر وہ دم نہ کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیا کرتے تھے؟ کہا کیوں نہیں۔ حضرت انس نے کہا: اے اللہ! لوگوں کے رب! تکلیف کو ہٹانے والے، شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تو ہے، شفا دینے والا نہیں مگر تو۔اسے ایسی شفا دے جو مرض کو ذرا نہ چھوڑے۔''

﴿سنن ابوداوَد جلد سوم کتاب الطب حدیث نمبر 493 صفحہ نمبر 176﴾

حدیث: ''یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پنڈلی میں زخم کا نشان دیکھا تو پوچھا یہ کیسا ہے؟ فرمایا کہ مجھے خیبر کے روز پہنچا تھا۔ پس لوگوں نے کہا کہ سلمہ کا کام تمام ہوا۔ پس مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا تو آپ نے اس پر تین دفعہ پھونک ماری تو مجھے اب تک کوئی شکایت نہیں ہوئی۔''

﴿سنن ابوداوَد جلد سوم کتاب الطب حدیث نمبر 497 صفحہ نمبر 177﴾

حدیث: ''عروہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جب کوئی تکلیف ہوتی تو معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے۔ جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں بھی آپ پر پڑھتی اور اپنا ہاتھ آپ پر پھیرا کرتی برکت کی امید رکھتی۔''

﴿سنن ابوداوَد جلد سوم کتاب الطب حدیث نمبر 505 صفحہ نمبر 180﴾

﴿سنن ابوداوَد جلد سوم ابواب النوم حدیث نمبر 1621 صفحہ نمبر 583﴾

دَم کرنا جائز ہے۔

حدیث: ''عبدالرحمٰن بن جبیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم دور جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے، لہٰذا عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ

علیہ والہ وسلم ! اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ جو کچھ پڑھ کر دم کرتے تھے وہ میرے سامنے بیان کرو کیونکہ اس دم کا کوئی مضائقہ نہیں جس میں شرک نہ ہو۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب الطب حدیث نمبر 489 صفحہ نمبر 174﴾

دم اور میرا حصہ۔

حدیث: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کچھ اصحاب ایک سفر میں تھے کہ وہ عرب کے ایک قبیلے کے پاس اترے اوران سے ضیافت کیلئے کہا تو انہوں نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ پس اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے کاٹ کھایا، انہوں نے ہر ایک چیز سے اس کا علاج کر کے دیکھ لیا لیکن کسی چیز نے اسے فائدہ نہ دیا۔ ان میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ تم ان لوگوں کے پاس کیوں نہیں جاتے جو تمہارے پاس اترے ہوئے ہیں شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جو تمہارے سردار کو فائدہ دے۔ ان میں سے بعض لوگوں نے (آ کر) کہا کہ ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے ہم نے ہر چیز سے ان کا علاج کر کے دیکھ لیا لیکن فائدہ نہیں ہوا کیا آپ حضرات میں سے کسی کو دم کرنا آتا ہے؟ ان میں سے ایک صاحب نے فرمایا میں دم کروں گا لیکن ہم نے تم لوگوں سے ضیافت کیلئے کہا تھا تو تم نے انکار کر دیا لہٰذا میں دم نہیں کروں گا یہاں تک کہ میرے لئے کوئی انعام مقرر کر دو۔ پس انہوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ مقرر کر دیا۔ پس وہ صاحب اس کے پاس تشریف لے گئے اور سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرتے رہے یہاں

تک کہ وہ شفایاب ہو گیا جیسے قید سے آزاد ہوا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے جو انعام مقرر کیا تھا وہ پیش کر دیا۔ ساتھیوں نے کہا کہ انہیں تقسیم کر لیں۔ دم کرنے والے صاحب نے کہا کہ ایسا نہ کیجئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کا حکم دریافت کر لیں۔ اگلے روز وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ دم کیا جا سکتا ہے؟ تم نے اچھا کیا اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالنا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 24 صفحہ نمبر 26﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الطب حدیث نمبر 502 صفحہ نمبر 179﴾

جھاڑ پھونک جائز ہے۔

حدیث: ''خارجہ بن صلت نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ وہ ایک قوم کے پاس سے گزرے تو وہ لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ آپ بھلائی والے شخص (رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے پاس سے تشریف لا رہے ہیں لہٰذا ہمارے اس آدمی پر دم کر دیجئے، پس وہ ایک دیوانے کو لے کر آئے جسے رسیوں سے باندھا ہوا تھا، پس انہوں نے صبح و شام تین روز تک سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا جب ختم کرتے تو منہ میں تھوک جمع کر کے تھوک دیتے۔ پس وہ ایسا ہو گیا جیسے قید سے آزاد ہو گیا ہے پس انہوں نے انعام کے طور پر کوئی چیز دی یہ اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور آپ سے ذکر کیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے فرمایا کھالو مجھے اپنی عمر کی قسم لوگ جھوٹی جھاڑ پھونک سے کھاتے ہیں اور تم نے سچے جھاڑ پھونک سے کھایا ہے۔''

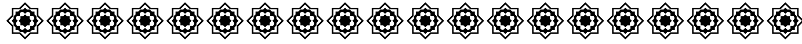
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 26 صفحہ نمبر 27﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 456 صفحہ نمبر 164﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 499 صفحہ نمبر 177﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 503 صفحہ نمبر 179﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 504 صفحہ نمبر 180﴾



باب نمبر۔10

دوزخ سے جنت میں تبادلہ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا کہ جنّت ایسا مقام ہے کہ جس میں :

قرآن: **لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْواً وَلَا كِذَّاباً** (78/35)

ترجمہ: ''وہ (جنّتی لوگ) اس میں نہ سنیں گے کوئی بے ہودہ بات اور نہ جھوٹ (خرافات)۔'' ﴿سورۃ النبا سورہ نمبر 78 آیت نمبر 35﴾

قرآن: **لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً** (88/11)

ترجمہ: ''اس میں نہ سنیں گے بے ہودہ بکواس۔''

﴿سورۃ الغاشیہ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 11﴾

قرآن: **لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْواً إِلَّا سَلَاماً وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيّاً**(19/62)

ترجمہ: ''اور اس میں سلام کے سوا کوئی بے ہودہ بات نہ سنیں گے اور ان کیلئے اس میں صبح وشام ان کا رزق ہے۔'' ﴿سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 62﴾

قرآن: **لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْواً وَلَا تَأْثِيماً☆إِلَّا قِيلاً سَلَاماً سَلَاماً** (56/25-26)

ترجمہ: ''وہ اس میں نہ بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ گناہ کی بات۔ مگر وہاں کلام سلام سلام ہوگا۔''

﴿سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 25 تا 26﴾

قرآن: ادْخُلُوهَا بِسَلاَمٍ آمِنِينَ☆وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَاناً عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْن☆لاَ يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ(15/46-48)

ترجمہ: ''تم ان میں سلامتی کے ساتھ بےخوف وخطر داخل ہو۔ اور ہم نے ان کے سینوں سے کھینچ لیے کینے، بھائی بھائی بن کر تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوئے۔ اس میں انہیں کوئی تکلیف نہ چھوئے گی اور نہ وہ اس سے نکالے جائیں گے۔'' ﴿سورۃ الحجر سورہ نمبر 15 آیت نمبر 46 تا48﴾

قرآن: دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلاَمٌ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (10/10)

ترجمہ: ''اس (جنّت) میں ان کی دُعا ہو گی اے اللہ تُو پاک ہے اور اس میں ان کی وقتِ ملاقات کی دُعا ''سلام'' ہے اور ان کی دُعا کا خاتمہ ہے تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو سارے جہانوں کا ربّ ہے۔''
﴿سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 10﴾

کسی جنتی کو جہنمی کہنا لغو گفتگو میں شامل ہے، اللہ نے جنتیوں کی شان یہ بیان کی ہے کہ وہ لغو گفتگو نہیں کریں گے جبکہ درج ذیل حدیث میں کہا جا رہا ہے کہ جنتی اپنے ساتھی جنتیوں کو جہنمی کہہ کر پکاریں گے:

حدیث: ''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شفاعت کیلئے کچھ لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل

کیا جائے گا تو بعض انہیں جہنمیوں کے نام سے پکاریں گے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1315 صفحہ نمبر 488﴾



باب نمبر۔11

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جھوٹ (نعوذ باللہ)

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں حضرت اِبراہیم علیہ السلام کے بارے میں اِرشاد فرمایا :

قرآن: وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۵ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا (19/41)

ترجمہ: ''اور کتاب میں اِبراہیمؑ کو یاد کرو، بے شک وہ سچّے نبی تھے۔''

﴿سورۃ مریم 19 آیت نمبر 41﴾

اللہ تعالیٰ نے تو حضرت اِبراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچّا ہونے کی گواہی قرآنِ کریم میں دی ہے لیکن سنن ابوداوٗد میں حضرت اِبراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ''کاذب'' قرار دینے کی سرتوڑ کوشش کی جارہی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے :

حدیث: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ و السلام نے کبھی کوئی ایسی بات ہرگز نہیں کہی جو بظاہر خلاف واقعہ نظر آئے مگر تین مواقع پر۔ دو مرتبہ ذات الٰہی کے متعلق ایک جب کہ انہوں نے فرمایا: میں بیمار ہونے والا ہوں۔ دوسری مرتبہ فرمایا بلکہ یہ ان کے بڑے نے کیا ہوگا تیسرے جب وہ ایک ظالم بادشاہ کی مملکت سے گزرتے ہوئے ایک منزل پر ٹھہرے تو کسی نے اس ظالم کو جا بتایا کہ یہاں ایک ایسا آدمی اترا ہے جس کے ساتھ بہت ہی خوبصورت عورت ہے۔ اس نے آپ کو بلایا اور حضرت سارہ کے متعلق پوچھا فرمایا وہ میری بہن ہے کیونکہ اس وقت میرے اور تمہارے سوا اور کوئی مسلمان نہیں

ہے تو اللہ کی کتاب میں تم میری دینی بہن ہو پس اس کے پاس تم مجھے جھوٹا نہ کرنا۔ باقی پھر حدیث بیان کی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الطلاق حدیث نمبر 445 صفحہ نمبر 172﴾



باب نمبر۔12

زینت حرام ہے۔

قرآن میں ہے:

قرآن: قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِىْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ط كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (7/32)

ترجمہ: ''(اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم) آپ فرمادیں کس نے حرام کی ہے اللہ کی (وہ) زینت جو اس نے اپنے بندوں کیلئے نکالی (پیدا کی) ہے، اور پاک رزق، یہ دنیا کی زندگی میں اُن لوگوں کیلئے ہے جو ایمان لائے اور قیامت کے دن تو خاص طور پر انہیں کیلئے ہے، اسی طرح ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں صاحبانِ علم کیلئے۔''

﴿سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 32﴾

یہاں تک کہ مسجد میں بھی زینت اختیار کرکے آنے کا حکم دیا:

قرآن: يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ج اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (7/31)

ترجمہ: ''اے اولادِ آدم! اپنی زینت ہر نماز کے وقت اختیار کرو، اور کھاوَ اور پیو، اور بے جا خرچ نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔''

﴿سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 31﴾

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں زینت اختیار کرنے سے منع نہیں فرمایا، بلکہ عورتوں کیلئے زینت کو ظاہر کرنے کیلئے حدود و قیود مقرر کی ہیں چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن: وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوَاتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ص (24/31)

ترجمہ: ''عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں پر، یا اپنے باپ، یا اپنے خسر، یا اپنے بیٹوں، یا اپنے شوہر کے بیٹوں، یا اپنے بھائیوں پر، اپنے بھتیجوں پر، اپنے بھانجوں یا اپنی مسلمان عورتوں یا اپنی کنیزوں یا وہ خدمت گار مرد جو (عورتوں سے) غرض نہ رکھنے والے ہوں، یا وہ لڑکے جو ابھی واقف نہیں عورتوں کے پردے (کے معاملات) سے۔''

﴿سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 31﴾

اس کے برعکس سنن ابوداؤد میں لکھا ہے:

حدیث: ''علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ محمد بن عیسیٰ نے الواصلات کہا ہے اور عثمان نے المتمصات۔ پھر دونوں متفق ہو گئے اور خوبصورتی بڑھانے کیلئے بالوں کو اُکھاڑ کر اللہ کی پیدائش کو بدلنے والی عورتوں پر۔ راوی کا

بیان ہے کہ یہ بات بنی اسد کی ایک عورت تک پہنچی جسے اُم یعقوب کہا جاتا تھا۔عثمان راوی نے یہ بھی کہا کہ وہ قرآن مجید پڑھتی ، پھر دونوں متفق ہو گئے۔وہ آپ (حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت کرتے ہیں۔محمد بن عیسیٰ نے الواصلات کہا ہے کہ خوبصورتی کیلئے اللہ کی پیدائش کو بدلنے والی پر۔فرمایا کہ میں کیوں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لعنت کی ہو اور یہی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہو۔عورت نے کہا کہ میں نے بھی قرآن مجید پڑھا ہے لیکن اس میں یہ بات نہیں ملی۔فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تم توجہ سے پڑھتیں تو ضرور پالیتیں۔پھر آپ نے پڑھا:(**وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ**)اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رُک جاؤ۔(سورۃ الحشر 59 آیت 7)عورت نے کہا کہ ان میں سے بعض باتیں میں نے آپ کی بیوی میں دیکھی ہیں۔فرمایا کہ اندر جا کر دیکھو۔وہ اندر جا کر باہر آئی۔فرمایا کیا دیکھا؟ عثمان راوی نے کہا کہ عورت بولی میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔فرمایا کہ اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو وہ ہمارے ساتھ نہ رہ سکتیں۔“

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الترجل حدیث نمبر 768 صفحہ نمبر 262﴾

قارئینِ کرام !غور فرمائیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ایک جلیل القدر صحابیؓ کو جھوٹا ثابت کرنے کیلئے کتنی غلط باتیں ان سے منسوب کی جارہی ہیں مثلاً:

(1) یہ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ زینت کو حرام قرار دیتے تھے اور زینت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجتے تھے، جبکہ قرآن نے زینت کو حلال قرار دیا ہے (7/31,7/32) صرف یہ قید لگائی ہے کہ عورتیں اسے غیر محرموں کے سامنے ظاہر نہ کریں (24/31)۔

(2) یہ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قرآن میں لکھا ہوا ہے کہ زینت حرام ہے حالانکہ قرآن میں کہیں نہیں لکھا ہوا بلکہ قرآن میں تو لکھا ہے کہ:

☆ ''(اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم) آپ فرما دیں کس نے حرام کی ہے اللہ کی (وہ) زینت جو اس نے اپنے بندوں کیلئے نکالی (پیدا کی) ہے، اور پاک رزق، یہ دنیا کی زندگی میں اُن لوگوں کیلئے ہے جو ایمان لائے اور قیامت کے دن تو خاص طور پر اِنہیں کیلئے ہے، اسی طرح ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں صاحبانِ علم کیلئے۔''

﴿سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 32﴾

☆ ''اے اولادِ آدم! اپنی زینت ہر نماز کے وقت اختیار کرو، اور کھاؤ اور پیو، اور بے جا خرچ نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔''

﴿سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 31﴾

☆ ''اور گھوڑے اور خچر اور گدھے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور زینت کیلئے (پیدا کیے) اور وہ پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے۔''

﴿سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 8﴾

(3) یہ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن کی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ اللہ کا فرمان ہے کہ ''رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمہیں جو کچھ دیں وہ

لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ'' لہٰذا رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرمان کے مطابق عورتوں کا زینت اختیار کرنا باعثِ لعنت ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے حکم (یعنی زینت حلال ہے) کے خلاف حکم دیتے تھے؟

ہمارا ایمان ہے کہ نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہوئے زینت اختیار کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے اور نہ ہی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ یہ سب جعلی حدیثیں گھڑنے والوں کی کارستانی ہے۔

دیگر احادیث:

حدیث: ''حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جس سال انہوں نے حج کیا کہ وہ منبر پر تھے اور اور اپنے ایک سپاہی کے ہاتھ سے بالوں کا ایک گچھا لے کر فرماتے ہیں: اے مدینہ منورہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا کہ آپ ایسی چیز سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل اسی وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتیں ایسا کام کرنے لگ گئی تھیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الترجل حدیث نمبر 766 صفحہ نمبر 262﴾

حدیث: ''نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بالوں کو جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الترجل حدیث نمبر 767 صفحہ نمبر 262﴾

حدیث: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لعنت کی گئی ہے بالوں کو جوڑنے والی جڑوانے والی، پیشانی کے بال اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں پر جبکہ بغیر کسی مجبوری کے ایسا کریں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الترجل حدیث نمبر 769 صفحہ نمبر 264﴾

سونے کا زیور پہننے سے عذاب ہوگا۔

حدیث: ''ربعی بن حراش کی اہلیہ محترمہ نے حضرت حزیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے عورتوں کے گروہ! تمہیں چاندی کے بارے میں کیا ہوگیا، تم اس کے زیور کیوں نہیں بناتیں؟ تم میں سے کوئی عورت جو زیب وزینت کیلئے سونے کا زیور بنائے مگر اس کی وجہ سے عذاب دی جائے گی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الخاتم حدیث نمبر 835 صفحہ نمبر 281﴾



باب نمبر۔13

جنت، دوزخ، نیک یا بد پہلے سے لکھا ہوتا ہے۔

قرآنِ کریم میں ہے کہ اِنسان جنّت کا حقدار اُسی صورت میں ہوتا ہے جب وہ اپنی زندگی قرآنی اصولوں کی پیروی میں گزارے۔ جنّت، دو رکعات نفل پڑھنے سے، جُمعہ پڑھنے سے یا تسبیح کے دانوں پر چند الفاظ دُہرا لینے سے نہیں ملتی اور نہ ہی اللہ نے انسان کی تقدیر میں پہلے سے ہی لکھ رکھی ہے بلکہ اس کے حصول کیلئے اعمالِ صالحہ بہت ضروری ہیں، اِسی لیے قرآن نے مختلف مقامات پر مختلف کاموں کا ذِکر کر کے بات واضح کر دی ہے کہ یہ وہ کام ہیں جو جنّت میں داخلے کا سبب بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ، قرآن میں فرماتا ہے:

قرآن: لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿2/177﴾

ترجمہ: ''نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تم اللہ، قیامت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاوٗ اور (اِس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں کو دو اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور

گردنوں کے آزاد کرانے میں اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا
کرے اور جب وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں اور صبر کرنے والے
سختی میں اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور
یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177﴾

قرآن: الَّذِيْنَ يُنفِقُونَ فِيْ السَّرَّاء وَالضَّرَّاء وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴿3/134﴾

ترجمہ: ''جو خرچ کرتے ہیں خوشی اور تکلیف میں اور غصّہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔'' ﴿سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 134﴾

قرآن: فَالَّذِيْنَ هَاجَرُواْ وَأُخْرِجُواْ مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُواْ فِيْ سَبِيْلِيْ وَقَاتَلُواْ وَقُتِلُواْ لأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ ثَوَاباً مِّن عِندِ اللّهِ وَاللّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ﴿3/195﴾

ترجمہ: ''سو جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور لڑے اور مارے گئے، میں اُن کی بُرائیاں اُن سے ضرور دُور کردُوں گا، اور اُنہیں باغات میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔''

﴿سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 195﴾

(5) ''جنّت، ایمان اور اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے۔''
﴿سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127۔ سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42۔ سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32۔ سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58۔ سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 19﴾

(6) ''لوگوں کو چاہیے کہ یہ نعمت حاصل کرنے کیلئے عملِ صالح کریں۔''
﴿سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 61﴾

طوالت کے خوف سے صرف حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں:

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 72	سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 14
سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 16	سورۃ الطّور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 19
سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 24	سورۃ الحاقۃ سورہ نمبر 69 آیت نمبر 24
سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 22	سورۃ المرسلٰت سورہ نمبر 77 آیت نمبر 43
سورۃ الغاشیۃ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 8 تا 9	سورۃ لقمٰن سورہ نمبر 31 آیت نمبر 8
سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 30 تا 31	سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 تا 61
سورۃ البینۃ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8	سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23
سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9	سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107
سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56	سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42
سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25	سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82
سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57	سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122
سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42	سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23
سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60	سورۃ الحج سورہ نمبر 14 آیت نمبر 14

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 23 تا 24 سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58
سورۃ یٰسین سورہ نمبر 36 آیت نمبر 26 سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 40
سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 22 سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 69
سورۃ المعارج سورہ نمبر 70 آیت 22 تا 35 سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7 تا 12
سورۃ المومنون سورہ نمبر 23 آیت 1 تا 11 سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت 70 تا 76

یہ تو قرآنی تعلیم تھی کہ جنّت اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے لیکن سنن ابوداؤد کی درج ذیل احادیث میں ہے کہ انسان کی تقدیر میں جنت دوزخ پہلے سے لکھ دی گئی ہے:

جنت، دوزخ، نیک یا بد، پہلے سے لکھا ہوا ہے

حدیث: ''عبداللہ بن حبیب، ابوعبدالرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم بقیع غرقد کے اندر ایک جنازے میں شامل تھے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف فرما ہو کر بیٹھ گئے اور آپ کے پاس ایک چھڑی تھی۔ آپ نے چھڑی زمین پر ماری اور پھر سر مبارک اٹھا کر فرمایا: تم میں سے کوئی ایک فرد یا کوئی ایک سانس لینے والا نہیں مگر اس کا دوزخ یا جنت میں ٹھکانہ لکھ دیا گیا ہے اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ وہ نیک بخت ہوگا۔ لوگوں میں سے ایک عرض گزار ہوا کہ اے نبی اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! دریں حالات کیا ہم لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کریں اور عمل نہ چھوڑ دیں کیونکہ جو نیک بخت ہے وہ نیک بختی کی طرف چلا ہی جائے گا اور جو بد بخت ہے وہ بدبختی کی طرف جا کر رہے گا؟ آپ نے فرمایا کہ عمل کئے جاؤ کیونکہ ہر ایک کو توفیق دی جاتی ہے، جو نیک بخت ہے اس کیلئے نیک بختی کا راستہ آسان کر دیا

جاتا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ آیتیں تلاوت فرمائیں: تو وہ جس نے مال دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی بات کو سچ مانا بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر دیں گے (92/5-10)۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1269 صفحہ نمبر 463﴾

جنت دوزخ پہلے سے لکھی ہوئی ہے۔

حدیث: ''عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید نے مسلم بن یسار جہنی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت: اور اے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم! یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی اولاد نکالی۔ (7/172) کے متعلق پوچھا گیا۔ قعنبی نے آیت پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا کہ آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت پر اپنا دست قدرت پھیرا اور اس سے ان کی اولاد نکالی۔ فرمایا کہ یہ میں نے جنت کیلئے پیدا کئے ہیں اور یہ اہل جنت والے عمل کریں گے۔ پھر ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو اس سے اولاد نکالی اور فرمایا کہ انہیں میں نے جہنم کیلئے پیدا کیا ہے اور یہ جہنمیوں والے عمل کریں گے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! بھلا ہم عمل کس لئے کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس بندے کو جنت کیلئے پیدا کیا ہے تو اس سے اہل جنت والے کام لیتا ہے اور ایسے کام کو کرتا ہوا مرتا ہے جو اہل جنت کے اعمال سے ہو اور جس کو جہنم کیلئے پیدا کرتا ہے اس سے دوزخیوں والے کام لیتا ہے اور وہ ایسے عمل پر مرتا ہے جو اہل جہنم کے اعمال سے ہو لہٰذا اسے دوزخ میں داخل کر دیتا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1278 صفحہ نمبر 470﴾

رزق، عمر، نیک یا بد، جنت یا جہنم پہلے سے لکھا ہوا ہے

حدیث: ''حفص بن عمر نمری، شعبہ، محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم سے بیان فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جو سچے اور تصدیق کئے گئے ہیں کہ بیشک ہر شخص کا مادۂ تخلیق اس کی والدہ کے پیٹ میں چالیس روز رکھا جاتا ہے پھر وہ خون کی پھٹکی بن جاتا ہے پھر وہ گوشت کا لوتھڑا ہو جاتا ہے پھر اس کی طرف ایک فرشتے کو اللہ تعالیٰ چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے تو وہ اس کا رزق، اس کی عمر اور اس کا عمل لکھتا ہے اور لکھ دیتا ہے کہ وہ بد بخت ہے یا نیک بخت۔ پھر اس میں روح پھونکتا ہے۔ پس تم میں سے ایک آدمی اہل جنت والے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس پر لکھا ہوا غالب آتا ہے تو وہ اہل جہنم کے عمل کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے اور تم میں سے کوئی اہل جہنم والے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ نوشتہ تقدیر اس پر غالب آتا ہے تو وہ

اہل جنت والے عمل کر کے اس میں داخل ہو جاتا ہے۔''

﴿سنن ابوداوَد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1283 صفحہ نمبر 471﴾

﴿سنن ابوداوَد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1284 صفحہ نمبر 472﴾



باب نمبر۔14

اونٹوں کا پیشاب پیو۔

قرآن: اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ط ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (5/33)

ترجمہ: ''یہی سزا ہے (ان کی) جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور سعی کرتے ہیں ملک میں فساد بپا کرنے کی کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے جائیں مخالف جانب سے یا ملک بدر کر دیئے جائیں، یہ ان کیلئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کیلئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔'' ﴿سورۃ المائدہ 5 آیت 33﴾

حدیث: ''ابوقلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ قوم عکل یا عرینہ کے کچھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ مدینہ منورہ کی آب وہوا انہیں موافق نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کیلئے چند اونٹنیوں کا حکم فرمایا کہ ان کا پیشاب اور دودھ پیتے رہنا، وہ جنگل میں چلے گئے، تندرست ہونے پر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چرواھے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو ہانک کر لے گئے۔ صبح سویرے

ہی یہ خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پہنچ گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کے تعاقب میں آدمی روانہ فرمائے۔ دن زیادہ نہیں چڑھا تھا کہ وہ انہیں لے کر آ گئے۔ پس ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے، ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں اور دھوپ میں ڈال دیئے گئے۔ وہ پانی مانگتے تو انہیں پانی نہ پلایا گیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 959 صفحہ نمبر 338﴾



باب نمبر۔15

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی موجودگی میں ایک صحابیؓ کی ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بدتمیزی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن: النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ﴿33/6﴾

ترجمہ: ''پیغمبر مومنوں پر، خود اُن سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔''

﴿سورة الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 6﴾

کیا صحابہ کرام رِضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اپنی ماؤں کے ساتھ یہ سلوک کیا کرتے تھے جو سنن ابوداؤد کی درج ذیل حدیث میں بیان کیا جارہا ہے:

حدیث: ''عیز ار بن حریث سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بلند آواز سنی، جب اندر داخل ہوئے تو انہیں طمانچہ مارنے کیلئے پکڑا اور فرمایا: کیا تمہیں نظر نہیں آتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر آواز بلند کر رہی ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہیں روکتے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصے کی حالت میں باہر چلے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

نے فرمایا: دیکھا میں نے تمہیں آدمی سے کیسا بچایا؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کئی روز ٹھہرے رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور دونوں کو گھلے ملے ہوئے پایا، دونوں سے کہا کہ مجھے اپنی صلح میں شامل کیجئے جیسے اپنی لڑائی میں شامل کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہم نے شامل کیا، ہم نے شامل کیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1564 صفحہ نمبر 566﴾

یہ حدیث پڑھنے کے بعد چند سوالات ذہن میں آتے ہیں کہ:

سوال نمبر۔1

کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اُمّتی نہیں تھے؟

سوال نمبر۔2

قرآن کی رُو سے کیا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زوجہ محترمہؓ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی ماں نہیں تھیں؟

سوال نمبر۔3

کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ماں کے ساتھ ایسا سلوک کر سکتے تھے؟

سوال نمبر۔4

کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی موجودگی کا بھی کچھ پاس نہ تھا؟



باب نمبر۔16

ذکر کاٹ دیا۔سزا آزادی

قرآن: وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ لا وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ لا وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ط (5/45)

ترجمہ: ''اور ہم نے اس (کتاب) میں ان پر فرض کر دیا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، اور ناک کے بدلے ناک، اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت ہے اور زخموں کا (بدلہ) ہے۔﴿سورۃ المائدہ 5 آیت 45﴾

مندرجہ بالا آیت کریمہ سے پتا چلتا ہے کہ عضو کا بدلہ عضو ہے لیکن درج ذیل حدیث میں عضو کاٹنے والے کو کوئی سزا نہیں دی جا رہی:

حدیث: ''عمرو بن شعیب کے والد ماجد سے ان کے والد محترم نے فرمایا: ایک آدمی چلّا تا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اس کی لونڈی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ارے تمہیں کیا ہوا؟ لونڈی کے مالک نے دیکھ لیا کہ میں نے اسے بری نگاہ سے دیکھا ہے تو غیرت کھا کر اس نے میرا ذکر کاٹ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہاری مدد کروں گا چنانچہ اسے بلایا گیا لیکن نہ لا سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ تم آزاد ہو۔ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میری مدد کس پر لازم ہے؟ فرمایا ہر مسلمان پر یا فرمایا ہر صاحب ایمان پر۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث نمبر 1101 صفحہ نمبر 398﴾



باب نمبر۔17

نحوست گھر، عورت اور گھوڑے میں ہوتی ہے۔

نحس عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب نامبارک، ناخوشگوار واقعہ، کسی بھی قسم کی مصیبت وغیرہ ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ فلاں دِن، ساعت، مکان، عورت یا کوئی چیز منحوس ہے۔ یہ عقیدہ قرآنی تعلیم کے خلاف اور توہم پرستی ہے۔ دِن اور ساعتیں سب خُدا کی پیدا کردہ ہیں، یہ بذاتِ خود نہ منحوس ہیں اور نہ سعید۔ بلکہ اِن کا منحوس یا سعید ہونا ہمارے اپنے کاموں پر منحصر ہے۔ مثال کے طور پر ایک طالبعلم سارا سال محنت ہی نہیں کرتا لیکن جب نتیجے والے دن فیل ہوجاتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ دن ہی نحس تھا اِس لیے میں فیل ہو گیا، جبکہ وہ طالبعلم دِن کی نحوست کی وجہ سے نہیں بلکہ خود اپنے اَعمال کی وجہ سے فیل ہوا۔ جن طالبعلموں کے اَعمال (اپنے کورس میں محنت) اچھے تھے وہ تو اُس دن پاس ہو گئے۔ قرآن نے اِس عقیدے کی وضاحت کچھ یوں کی ہے:

قرآن: فَاِذَا جَآءَتۡهُمُ الۡحَسَنَةُ قَالُوۡا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوۡا بِمُوۡسٰى وَمَنۡ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰۤـئِرُهُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿7/131﴾

ترجمہ: ’’سو جب اِن پر خوشحالی آجاتی ہے تو کہتے کہ یہ تو ہمارے لیے ہونا ہی چاہیے اور اگر اِن کو کوئی بدحالی پیش آتی تو موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے، یاد رکھو اِن پر نحوست اللہ کے قانون (مکافاتِ عمل) کے مطابق آتی ہے لیکن اِن کے اکثر لوگ نہیں جانتے۔‘‘

﴿سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 131﴾

اصحاب قریہ یعنی ''بستی والوں'' نے رسولوں سے کہا:

قرآن: قَالُوْۤا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿36/18﴾

ترجمہ: ''وہ کہنے لگے ہم نے منحوس پایا تمہیں، اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے اور تمہیں ہم سے دردناک عذاب ضرور پہنچے گا۔''

﴿سورۃ یٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت نمبر 18﴾

اِس پر رسولوں نے جواب دیا:

قرآن: قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿36/19﴾

ترجمہ: ''اُنہوں نے کہا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے کیا تم (اس کو نحوست سمجھتے ہو) کہ تم سمجھائے گئے ہو، بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔''

﴿سورۃ یٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت نمبر 19﴾

سورۃ القمر سورہ نمبر 54 آیت نمبر 19 میں ہے کہ قومِ عاد پر یومِ نحس یعنی ناخوشگوار دِن کو عذاب آیا لیکن اِس سے پچھلی آیت میں اللہ نے واضح فرما دیا کہ یہ عذاب اُس دن کی نحوست کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ کے قوانین کو جھٹلانے کی وجہ سے آیا تھا، چنانچہ فرمایا:

قرآن: كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ (18) إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحاً صَرْصَراً فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿54/18-19﴾

ترجمہ: ''عاد نے جھٹلایا تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا، بے شک ہم نے

نحوست کے دن میں اُن پر تُند و تیز ہوا بھیجی (جو) چلتی ہی گئی۔''

﴿سورۃ القمر سورہ نمبر 54 آیت نمبر 18 تا 19﴾

نیز دیکھیے سورۃ حٰم السجدہ سورہ نمبر 41 آیت نمبر 15 تا 16

قرآن کی اِس وضاحت کے باوجود سنن ابوداوَد میں لکھا ہے کہ:

حدیث: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: نحوست گھر، عورت اور گھوڑے میں ہے۔''

﴿سنن ابوداوَد جلد سوم کتاب الکہانۃ والتطیر حدیث نمبر 524 صفحہ نمبر 186﴾



باب نمبر۔18

چھوت کوئی چیز نہیں۔

بیکٹیریا، وائرس، اور جراثیم وغیرہ کی حیثیت آج کی جدید میڈیکل سائنس میں تسلیم شدہ ہے اور ان کی وجہ سے مختلف بیماریوں کا ایک انسان یا جانور سے دوسرے انسان یا جانور کو لگ جانا ایک حقیقتِ ثابتہ ہے، قرآن میں ہے کہ:

قرآن: وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ (26/80)

ترجمہ: ''مرض سے شفا، خدا کے قانون کے مطابق عمل (علاج) کرنے سے ملتی ہے۔'' ﴿مفہوم سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 26 آیت نمبر 80﴾

اس لحاظ سے چھوت کی کسی بیماری میں مبتلا انسان یا جانور سے الگ رہنا، بیماری سے بچنے کی ایک تدبیر ہے جو کہ قرآن کے منشا کے عین مطابق ہے لیکن سنن ابوداؤد میں لکھا ہے:

حدیث: ''ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ایک سے دوسرے کو بیماری نہیں لگتی، صفر محض وہم ہے اور مردے کی کھوپڑی سے الو کا نکلنا بے اصل بات ہے۔ ایک اعرابی عرض گزار ہوا کہ ریت میں لیٹنے والے اونٹوں کا کیا حال ہے؟ جو ہرن کی طرح ہوتے ہیں لیکن ایک سے دوسرے کو خارش ہو جاتی ہے۔ فرمایا کہ پہلے کو خارش کس نے لگائی؟ معمر، زہری، ایک آدمی سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیمار اونٹ کو تندرست اونٹوں کے پاس پانی نہ پلایا جائے۔ پس وہ

شخص حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لوٹا اور عرض گزار ہوا: کیا آپ نے ہم سے حدیث بیان نہیں کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: نہ چھوت ہے، نہ صفر ہے، اور نہ ہامہ ہے۔ فرمایا کہ میں نے تم سے یہ حدیث بیان کی زہری کا بیان ہے کہ ابوسلمہ نے فرمایا: انہوں نے یہ حدیث بیان کی تھی لیکن میں نے ہرگز نہیں سنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے سوا کوئی حدیث بھولے ہوں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الکہانۃ والتطیر حدیث نمبر 514 صفحہ نمبر 184﴾

حدیث: ''قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: چھوت کوئی چیز نہیں اور نہ شگون کی کوئی اصل ہے۔ اچھی فال لینا مجھے پسند ہے اور اچھی فال سے مراد اچھا لفظ ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الکہانۃ والتطیر حدیث نمبر 517 صفحہ نمبر 185﴾

حدیث: ''سعید بن مسیّب نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمایا کرتے: نہ کھوپڑی سے الو نکلتا ہے اور نہ ایک سے دوسرے کو بیماری لگتی ہے اور نہ بدشگونی ہے۔ اگر بدشگونی کوئی چیز ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الکہانۃ والتطیر حدیث نمبر 523 صفحہ نمبر 186﴾

مکسچر:

صحیح بخاری کی ایک حدیث قابلِ غور ہے جس میں دونوں قسم کے عقائد کا مکسچر پیش کیا گیا ہے:

حدیث: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا فرضی بات ہے، بیمار اُونٹ کو تندرست اُونٹوں کے پاس نہ لے جاؤ، ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا فرضی بات ہے۔''

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الطب حدیث نمبر 722 صفحہ نمبر 303)

شاید آپ یہ سمجھ رہے ہوں کہ اس حدیث میں ایک فقرہ ''ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا فرضی بات ہے'' غلطی سے دو دفعہ لکھا گیا ہے لیکن ایسی بات نہیں بلکہ صحیح بخاری میں اسی ترتیب سے لکھا ہوا ہے (تا کہ بات کو متنازعہ بنایا جا سکے)۔



باب نمبر۔19

آواز یا بدبو نہ آئے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

قرآن کی صرف دو آیات پیشِ خدمت ہیں اِن کے بعد وہ احادیث پیش کی جائیں گی جن میں کہا گیا ہے کہ اگر آواز یا بَد بُو نہ آئے تو وُضو نہیں ٹُوٹتا۔ تعجب ہے کہ ایسی احادیث کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب کرنے سے دِین کی کونسی خدمت کی جا رہی ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن: يَـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُـمْتُـمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُـوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْـمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُ وْسِـكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط وَاِنْ كُـنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ط وَاِنْ كُـنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّـنْـكُـمْ مِّنَ الْغَـآئِـطِ اَوْلٰـمَسْتُـمُ النِّسَآءَ فَـلَمْ تَـجِـدُوْا مَـآءً فَتَيَـمَّـمُوْا صَـعِيْدًا طَيِّبًـا فَـامْسَحُوْا بِـوُجُوْهِكُمْ وَاَيْـدِيْـكُمْ مِّنْهُ ط مَـايُـرِيْـدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَـلَيْـكُمْ مِّنْ حَرَ جٍ وَّلٰكِنْ يُّـرِيْـدُ لِيُـطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿5/6﴾

ترجمہ: ”اے اِیمان والو! جب تم نماز کیلئے اُٹھو تو دھولو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک اور اگر تم ناپاک ہو تو خوب پاک ہو جاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم نے عورتوں سے صحبت کی پھر نہ پاؤ پانی تو پاک مٹی سے تیمّم کرلو۔ اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرلو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ

تمہیں پاک کرے اور یہ کہ اپنی نعمت پوری کرے تم پر، تا کہ تم احسان مانو۔'' ﴿سورۃ المائدہ 5 آیت 6﴾

قرآن: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ط وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا (4/43)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ (اُس وقت جبکہ) غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے، یہاں تک کہ تم غسل کرلو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمّم کرو، مسح کرلو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔''

﴿سورۃ النساء 4 آیت نمبر 43﴾

قرآن کے مقابلے میں سنن ابوداؤد کی احادیث پڑھیے اور جھومیے :

حدیث: ''سعید بن میسّب اور عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے شکایت کی کہ اگر آدمی کو نماز میں ہوا خارج

ہونے کا شک گزرے؟ فرمایا کہ نماز نہ توڑے یہاں تک کہ آواز سنے یا بدبو پائے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 176 صفحہ نمبر 114﴾

حدیث: ''ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے اندر ہو اور وہ اپنی پیٹھ میں حرکت محسوس کرے اور شک میں مبتلا ہو جائے کہ وضو ٹوٹا یا نہ ٹوٹا تو نماز نہ توڑے یہاں تک کہ آواز سنے یا بدبو محسوس کرے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 177 صفحہ نمبر 114﴾

حدیث: ''محمد بن علاء، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام وستوائی، یحییٰ بن ابوکثیر، عیاض، موسیٰ بن اسماعیل، ابان، ہلال بن عیاض، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور یاد نہ رہے کہ زیادہ پڑھی یا کم تو بیٹھا ہوا دو سجدے کر لے۔ جب اس کے پاس شیطان آ کر کہے کہ تیرا وضو ٹوٹ گیا تو کہنا چاہیے کہ تو جھوٹ بولتا ہے مگر جبکہ اس کی بدبو اپنی ناک سے سونگھے یا اپنے کان سے آواز سنے اور یہ لفظ حدیث ابان کے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ معمر اور علی بن مبارک نے عیاض بن ہلال کہا ہے اور اوزاعی کہتے ہیں کہ وہ عیاض بن ابی زہیر ہے۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1016 صفحہ نمبر 393﴾



باب نمبر۔20

شہوت پرستی

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک رات میں اپنی تمام ازواج مطہراتؓ (نو عدد) سے جماع کر لیتے تھے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

قرآن: فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ط (2/222)

ترجمہ: ''پس جب وہ (تمہاری بیویاں) پاک ہو جائیں تو تم اُن کے پاس آؤ، جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔''

﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 222﴾

اِس سے اگلی آیت میں اِرشاد ہوتا ہے کہ:

قرآن: نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ص فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ز (2/223)

ترجمہ: ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس تم اپنی کھیتی میں آؤ جب چاہو''

﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 223﴾

اِس کے بعد سورۃ النساء آیت 24 اور سورۃ المائدہ آیت 5 میں ''**محضین غیر مسافحین**'' کے الفاظ آتے ہیں۔

محضین کے معنی ہیں محفوظ رکھنا اور **مسافحین** کے معنی ہیں بہا دینا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جنسی اِختلاط کا مقصد اولاد حاصل کرنا بتایا ہے نہ کہ ہوس رانی یا لذّت حاصل کرنا۔ عام زندگی میں کوئی آدمی خواہ وہ کتنا ہی تہجد گزار کیوں نہ ہو، اگر اُس کے متعلق یہ

مشہور ہو جائے کہ وہ شہوت پرست اور عورتوں کا بڑا شوقین ہے تو لوگوں کے دِلوں میں اُس کا وقار گر جاتا ہے لیکن یہ کیسے مسلمان ہیں جو اپنے نبی کو شہوت پرست ثابت کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ہم درج ذیل حدیث پیش کر کے آپ کو دعوت فکر دیتے ہیں :

حدیث: ''حمید الطّویل نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی روز ایک غسل سے اپنی تمام ازواج مطہراتؓ کے پاس ہو آتے تھے۔امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ہشام بن زید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اور معمر،قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اور صالح بن ابوالاخضر نے زہری سے،سب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے،انہوں نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کیا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 218 صفحہ نمبر 129﴾

حدیث: ''سلمٰی نے حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی تمام ازواج مطہراتؓ کے پاس گئے (صحبت کی) ایک سے فارغ ہو کر غسل کرتے پھر دوسری سے فارغ ہو کر۔راوی کا بیان ہے : میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! آپ ایک ہی بار غسل کیوں نہیں فرما لیتے ؟ فرمایا کہ قلبی طہارت ، بہتری اور جسمانی طہارت اس میں زیادہ ہے۔امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 219 صفحہ نمبر 130﴾

صحابہؓ اور شہوت پرستی۔

حدیث: ''علاء بن حارث نے حرام بن حکیم سے روایت کی ہے کہ ان کے چچا جان (حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرے لئے اپنی بیوی سے کیا چیز جائز ہے جبکہ وہ حائضہ ہے؟ فرمایا کہ تہبند سے اوپر تمہارے لئے سب کچھ جائز ہے اور حائضہ کے ساتھ کھانے پینے کا ذکر بھی کیا، پھر باقی حدیث آخر تک بیان کی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 212 صفحہ نمبر 128﴾

غور فرمائیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اتنا شہوت پرست ثابت کیا جا رہا ہے کہ جو حیض کے دو چار دن بھی صبر نہیں کر سکتے۔ استغفر اللہ:

حدیث: ''عبد الرحمٰن بن عائذ ازدی نے ہشام یعنی ابن قرط امیر حفص سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دریافت کیا کہ آدمی کیلئے اپنی بیوی سے کیا چیزیں جائز ہیں جبکہ وہ حائضہ ہو؟ فرمایا کہ تہبند سے اوپر سب کچھ جائز ہے اور اس سے بچنا افضل ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ سند قوی نہیں ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 213 صفحہ نمبر 128﴾

صحابہؓ اور شہوت پرستی۔

حدیث: ''عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحابؓ نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے اس روز کسی کے پاس ہدی نہ تھی سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ساتھ یمن سے ہدی لائے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے بھی اسی چیز کا احرام باندھ لیا جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے باندھا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے اصحابؓ کو حکم فرمایا کہ اسے عمرہ بنالو۔ طواف کر کے بال کتروالو اور حلال ہو جاؤ۔ ماسوائے اس کے جس کے پاس ہدی ہو، لوگوں نے کہا کہ ہم منیٰ اس حالت میں جائیں کہ ہماری شرمگاہوں سے منی ٹپک رہی ہو؟ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک پہنچی تو فرمایا اگر اس بات کا مجھے قبل ازیں پتا ہوتا تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 26 صفحہ نمبر 27﴾

صحابہؓ اور شہوت پرستی۔

حدیث: ''سلیمان بن یسار نے سلمہ بن صخر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن العلاء بیاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں عورت سے اتنا وابستہ رہنے والا تھا کہ میرے سوا شاید دوسرا ایسا نہ ہو، جبکہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو مجھے خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں اپنی بیوی سے صحبت نہ کر بیٹھوں جس کا صبح کو نتیجہ سامنے آجائے۔ آخر کار ماہِ رمضان شروع ہو گیا۔ ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ اس کے جسم کا ایک

حصہ کھل گیا، میں اپنے آپ کو قابو نہ رکھ سکا۔صبح ہوئی تو میں اپنی قوم کے پاس پہنچا اورانہیں یہ بات بتائی نیز ان سے کہا کہ میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں چلیے ۔انہوں نے خدا کی قسم کھا کرانکار کر دیا۔پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر یہ بات بتا دی۔فرمایا اے سلمہ!تم نے ایسا کیا ہے؟ دودفعہ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! میں نے ایسا کیا ہے اور میں حکم خدا کے آگے سرتسلیم خم کرتا ہوں۔آپ خدادادا اختیار سے جو چاہیں میرے متعلق حکم فرمائیں۔فرمایا کہ ایک گردن آزاد کر دو۔عرض گزار ہوا کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اپنے سوا کسی کی گردن کا مالک نہیں اور میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مارا۔فرمایا کہ متواتر دو مہینے کے روزے رکھ لو۔عرض گزار ہوا کہ روزوں کے باعث ہی تو یہ حرکت سرزد ہوئی ہے۔فرمایا کہ ایک وسق کھجوریں ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو۔ عرض گزار ہوا کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہم دونوں نے فاقے میں رات گزاری ہے۔ہمارے پاس تو اپنے کھانے کیلئے بھی نہیں ہے۔فرمایا کہ بنی زریق کے فلاں زکوٰۃ دینے والے کے پاس جاؤ، وہ تمہیں کھجوریں دے گا،ایک وسق کھجوریں ساٹھ مسکینوں کو کھلا دینا، باقی خود کھالینا اوراپنے گھر والوں کو کھلا دینا۔پس میں نے اپنی قوم کے پاس آ کران سے کہا: میں نے آپ حضرات کے پاس تنگی اور بدظنی ہی دیکھی جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس وسعت اورحسن ظن ہی دیکھا نیز حضور صلی اللہ

علیہ والہ وسلم نے مجھے آپ کی زکوٰۃ کا حکم فرمایا ہے۔ابن العلاء نے یہ بھی کہا ہے کہ ابن ادریس کا قول ہے کہ: بیاضہ ایک شاخ ہے بنی زریق کی۔''

﴿سنن ابوداوٗ جلد دوم کتاب الطلاق حدیث نمبر 446 صفحہ نمبر 173﴾



باب نمبر۔21

رفع حاجت کے وقت منہ کس جانب ہو:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

قرآن: جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ الْهَدْىَ وَالْقَلَآئِدَ ط

﴿سورۃ المائدہ5 آیت97﴾

ترجمہ: ''اللہ نے بنایا کعبہ کو احترام والا گھر، لوگوں کیلئے قیام کا باعث اور حرمت والے مہینے اور قربانی اور گلے میں پٹہ (قربانی کی علامت) پڑے ہوئے جانور۔''

﴿سورۃ المائدہ5 آیت97﴾

اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو احترام والا گھر بنایا لیکن کیا دوران رفع حاجت کعبہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے سے کعبے کی بے حرمتی ہوتی ہے؟ کوئی بھی مسلمان خانہ کعبہ کی بے حرمتی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا لیکن یہ تو بتایا جائے کہ دوران رفع حاجت کعبے کی طرف منہ کرنا کعبے کی بے حرمتی ہے یا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت ہے؟ درج ذیل دونوں طرح کی احادیث موجود ہیں، اب یہ مذہبی پیشواؤں کی مرضی پر منحصر ہے کہ کس عمل کو صحیح قرار دیں۔ مذکورہ احادیث پیش خدمت ہیں:

رفع حاجت کے وقت قبلہ کی جانب منہ کرنے کی ممانعت

حدیث: ''حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہر چیز آپ لوگوں کو سکھا دی، یہاں تک کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی۔ فرمایا یہی بات ہے

کہ آپ نے منع فرمایا ہے کہ بول و براز کے وقت ہم قبلہ کی طرف منہ رکھیں اور یہ کہ ہم دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کریں اور ہم سے کوئی تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجا نہ کرے یا گوبر اور ہڈی سے استنجا نہ کرے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 7 صفحہ نمبر 64﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 9 صفحہ نمبر 65﴾

رفع حاجت کے وقت قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ کرنے کی ممانعت

حدیث: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے باپ کی طرح ہوں کیونکہ تمہیں تعلیم دیتا ہوں۔ جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کیلئے بیٹھے تو قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ نہ کرے اور دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے اور آپ ١ تین ڈھیلوں کا حکم فرماتے نیز گوبر اور ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرماتے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 8 صفحہ نمبر 65﴾

رفع حاجت کے وقت دونوں قبلوں کی جانب منہ کرنے کی ممانعت

حدیث: ''حضرت معقل بن ابومعقل اسدی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پیشاب یا پاخانے کے وقت دونوں قبلوں (بیت اللہ اور بیت المقدس) کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 10 صفحہ نمبر 66﴾

خود حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا عمل

بیت المقدس کی جانب منہ:

حدیث: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ دو اینٹوں پر بیٹھے بیت المقدس کی جانب منہ کر کے حاجت رفع فرما رہے ہیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 12 صفحہ نمبر 66﴾

قبلہ کی جانب منہ:

حدیث: ''مجاہد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پیشاب کرتے وقت قبلہ کی جانب منہ کرنے سے منع فرمایا ہے پھر وصال سے ایک سال پہلے میں نے آپ کو ادھر منہ کرتے ہوئے دیکھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 13 صفحہ نمبر 66﴾

قضائے حاجت کے بعد بغیر ہاتھ دھوئے کھجوریں کھانا۔

اللہ تعالیٰ خود بھی طیب یعنی پاک ہے اور طیب لوگوں کو پسند کرتا ہے، طیب رہنے کا حکم بھی دیتا ہے، طیب لباس وطیب رزق کے استعمال کی ہدایت فرماتا ہے لیکن یہ کس قسم کے مسلمان ہیں جو ایک طیب وطاہر ہستی کو ایسی شخصیت کے طور پر پیش کر رہے ہیں جس سے ہر کوئی کراہت کرے لیکن جب کوئی ایسی روایات کا انکار کرے تو اسے منکر حدیث

کے لقب سے ملقب کر دیا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت دے۔قرآن کی متعلقہ آیات اور وضع شدہ حدیث پیش خدمت ہے،اس کو پڑھتے جایئے اور مذہبی پیشوائیت کی عقل کا ماتم کرتے جایئے جن کا دعویٰ ہے کہ حدیث قرآن کی تفسیر ہے:

قرآن: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيۡنَ وَيُحِبُّ الۡمُتَطَهِّرِيۡنَ

ترجمہ: ''بے شک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو۔''

﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 222﴾

قرآن: وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُطَّهِّرِيۡنَ

ترجمہ: ''اور اللہ محبوب رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو۔''

﴿سورۃ التوبہ 9 آیت 108﴾

اللہ کے رزق سے حلال وطیب کھاؤ۔

﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 57۔سورۃ البقرہ 2 آیت 172۔سورۃ المائدہ 5 آیت 88۔سورۃ النحل 16 آیت 114۔سورۃ طہٰ 20 آیت 81﴾

''اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔''

﴿سورۃ المدثر 74 آیت 4﴾

حدیث: ''ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہوکر پہاڑ کی ایک گھاٹی سے تشریف لائے اور ہمارے سامنے ڈھال میں کھجوریں رکھی تھیں۔ہم نے آپ سے گزارش کی تو آپ نے ہمارے ساتھ تناول فرمائیں اور پانی کو

ہاتھ بھی نہ لگایا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 363 صفحہ نمبر 136﴾

کھڑے ہوکر پیشاب کرنا سنت:

حدیث: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر تشریف فرما ہوئے تو کھڑے ہوکر پیشاب کیا، پھر پانی منگوا کر اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 23 صفحہ نمبر 69﴾



باب نمبر۔22

حالت حیض میں مباشرت

حالت حیض میں مباشرت سنت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں اِرشاد فرمایا:

قرآن: وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ط قُلْ هُوَ اَذًى لا فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ لا وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ج فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (2/222)

ترجمہ: ''وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے حالتِ حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہہ دیں کہ وہ گندگی ہے، پس تم عورتوں سے الگ رہو حالتِ حیض میں اور اُن کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں، پس جب وہ پاک ہو جائیں تو تم اُن کے پاس آؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔'' ﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 222﴾

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے حیض کے دوران مباشرت سے منع فرمایا ہے لیکن سنن ابوداؤد میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی بیویوں سے حالتِ حیض میں بھی مباشرت کیا کرتے تھے۔ قارئین کرام! اِن احادیث میں ایک اور نقطہ بھی قابلِ غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق قرآنِ کریم میں اِرشاد فرمایا ہے ''

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۔''اے محمد! آپ اخلاق انسانی کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔'' (سورۃ القلم 68 آیت 4)۔۔جبکہ سنن ابوداؤد میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی معطر و مطہر شخصیت کو شہوت پرست کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے جو مہینے میں چند دن بھی صبر نہیں کر سکتے۔۔۔۔ یہ سراسر آپؐ کی ذاتِ اقدس پر افتراء ہے۔احادیث ملاحظہ کیجیے :

احادیث:

حدیث: ''اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسے ازار باندھنے کا حکم فرماتے، پھر اس کے پاس لیٹ جاتے ایک دفعہ فرمایا کہ مباشرت بھی کرتے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 268 صفحہ نمبر 145﴾

حدیث: ''ندبہ مولاۃ میمونہ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی ازواج مطہراتؓ سے مباشرت فرماتے حالانکہ وہ حالت حیض میں ہوتیں جب کہ انہوں نے ازار سے نصف رانوں تک یا گھٹنوں تک پردہ کیا ہوا ہوتا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 267 صفحہ نمبر 144﴾

حدیث: ''عکرمہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب اپنی کسی زوجہ مطہرہؓ سے مباشرت وغیرہ کا ارادہ کرتے اور وہ حائضہ ہوتیں تو ان کی شرمگاہ پر

کپڑا ڈال دیا کرتے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 272 صفحہ نمبر 146﴾

حدیث: ''عبدالرحمٰن بن اسود کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حیض کی شدت کے دوران ہمیں ازار باندھنے کا حکم فرماتے اور پھر ہم سے مباشرت کرتے اور تم میں سے اپنی شہوت پر اتنا اختیار کس کو ہے جتنا اختیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حاصل تھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 273 صفحہ نمبر 146﴾

حالت حیض میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مباشرت۔

حدیث: ''عبداللہ بن شداد نے اپنی خالہ جان حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب اپنی کسی زوجہ مطہرہؓ سے مباشرت کرنا چاہتے اور وہ حائضہ ہوتیں تو انہیں لنگوٹ باندھنے کا حکم دیتے اور پھر ان سے مباشرت فرماتے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 400 صفحہ نمبر 152﴾

حضرت عائشہؓ کا بیان کہ دوران حیض میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قریب بھی نہ جاتی تھی۔

حدیث: ''ام ذرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب مجھے حیض شروع ہو جاتا تو میں بستر سے بوریئے پر آ جاتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس وقت تک قریب نہیں

جایا کرتی تھی جب تک حیض سے پاک نہ ہو جاتی۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 271 صفحہ نمبر 145﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی حائضہ بیوی کی گود میں سر رکھ کر قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔

حدیث: "منصور بن عبدالرحمٰن نے صفیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میری گود میں اپنا سر مبارک رکھ کر تلاوت فرماتے اور میں حائضہ ہوتی۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 260 صفحہ نمبر 143﴾

حیض کے دنوں میں نمازوں کی قضا ہے یا نہیں۔ ام المومنینؓ کی حیات مبارکہ میں اس بات پر اختلاف تھا۔

حدیث: "مسہ کا بیان ہے کہ میں نے حج کیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ اے ام المومنین! سمرہ بن جندب عورتوں کو حیض کے دنوں کی نمازوں کی قضا پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا کہ ان پر قضا نہیں ہے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ میں سے نفاس کے باعث چالیس دن رات بیٹھی رہتیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہیں نفاس کی نمازیں قضا پڑھنے کا حکم نہ فرماتے۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 312 صفحہ نمبر 162﴾



باب نمبر۔23

کپڑا پاک کرنے کا طریقہ

اگر لباس کا کوئی حصہ گندی جگہ لگ کر ناپاک ہو جائے تو اسے دھو کر پاک کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ انتظار کرو، کہیں نہ کہیں پاک پانی میں بھیگ کر خود بخود پاک ہو جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: **وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ** (74/4)

ترجمہ: ''اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔''

﴿سورۃ المدثر 74 آیت 4﴾

حدیث: ''ابراہیم بن عبدالرحمٰن عوف کی ام ولد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے عرض کی کہ میں ایسی عورت ہوں کہ میرا دامن لٹک جاتا ہے جو گندی جگہ بھی گھسٹتا ہے۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اسے دوسری جگہ پاک کر دیتی ہے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 382 صفحہ نمبر 187﴾



باب نمبر۔24

سنن ابو دائود کے مطابق

مسجد میں تھوکنا جائز ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مساجد کو پاک صاف رکھنے کا حکم دیا ہے۔فرمانِ خُداوندی ہے:

قرآن: وَ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿2/125﴾

ترجمہ: ''ہم نے حکم دیا اِبراہیم علیہ السلام اور اِسماعیل علیہ السلام کو کہ وہ میرا گھر پاک رکھیں طواف ، اِعتکاف ، رُکوع اور سجود کرنے والوں کیلئے۔'' ﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 125﴾

حضرت اِبراہیم علیہ السلام کو ایک اور مقام پر حکم ملا کہ:

قرآن: وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿22/26﴾

ترجمہ: ''میرے گھر کو طواف ، قیام ، رُکوع اور سجود کرنے والوں کیلئے پاک صاف رکھنا۔'' ﴿سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 26﴾

وہ گھر جن میں خُدا کا ذِکر ہوتا ہے،''اُنہیں بلند کرنے کا حکم''۔

قرآن: فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿24/36﴾

ترجمہ: ''اُن گھروں میں جن کے بلند کرنے ،اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے

ہیں۔'' ﴿سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 36﴾
ظاہر ہے کہ مسجد میں گندگی پھیلانے سے تو انہیں بلند نہیں کیا جا سکتا۔

قرآن: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ط اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۵ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿2/114﴾

ترجمہ: ''اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کیے جانے سے روکے اور ان کی بربادی کی کوشش کرے، ایسے لوگوں کو خوف کھاتے ہوئے ہی اس میں جانا چاہیے، ان کیلئے دنیا میں بھی رُسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔'' ﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 114﴾

مسجد میں گندگی پھیلانا یا گندگی دیکھ کر اُسے صاف نہ کرنا بھی اللہ کے ذکر سے روکنے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان تو یہ ہے کہ ''ہر نماز کے وقت اپنی زینت اِختیار کرو'' ﴿7/31﴾ اور فرمایا کہ مساجد کو آباد کرنا مومنوں ہی کا کام ہے ﴿9/18﴾ مشرکین انہیں آباد نہیں کیا کرتے ﴿9/17﴾۔

مسجد کی صفائی کے بارے میں قرآنی تعلیم کے مطالعے کے بعد سنن ابوداوٗد کی حدیث ملاحظہ کیجیے:

مسجد میں اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے۔

حدیث: ''حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص نماز پڑھ

رہا ہو یا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے اور دائیں جانب نہ تھوکے ہاں اگر گنجائش ہو تو اپنے بائیں جانب تھوک لے ورنہ اپنے بائیں قدم پر تھوکے پھر اسے مل دینا چاہیے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 475 صفحہ نمبر 220﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 477 صفحہ نمبر 220﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 478 صفحہ نمبر 221﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 480 صفحہ نمبر 222﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 481 صفحہ نمبر 222﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 482 صفحہ نمبر 222﴾

اگر آج کوئی مسلمان، مسجد میں نماز کے دوران اپنے بائیں پاؤں کے نیچے قیمتی قالین پر بلغم تھوک کر یہ دعویٰ کرے کہ اس نے حدیث پر عمل کیا ہے تو کیا اس کو حدیث پر عمل کرنے کی بنا پر شاباش دی جائے گی یا اس کام سے منع کرنے والوں کو منکرِ حدیث کے لقب سے نوازا جائے گا؟



باب نمبر۔25

نکاح

محرم نہ نکاح کرے اور نہ کروائے۔

حدیث: ''عمر بن عبیداللہ نے ابان بن عثمان بن عفان کیلئے یہ پوچھتے ہوئے پیغام بھیجا اور ابان ان دنوں حاجیوں کے امیر تھے اور وہ دونوں احرام باندھے ہوئے تھے کہ میں طلحہ بن عمر کا شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے نکاح کر دینے کا ارادہ رکھتا ہوں۔پس میں چاہتا ہوں کہ آپ اس میں شمولیت فرمائیں۔انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: محرم نہ نکاح کرے اور نہ نکاح کروائے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 77 صفحہ نمبر 43﴾

محرم نکاح کا پیغام بھی نہ دے۔

حدیث: ''حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔پھر اسی طرح ذکر کرتے ہوئے یہ بھی کہا اور پیغام نکاح بھی نہ دے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 78 صفحہ نمبر 44﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا۔

حدیث: ''عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 80 صفحہ نمبر 44﴾

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم حالت احرام میں تھے۔

حدیث: ''سعید بن مسیّب نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کے بارے میں وہم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم احرام باندھے ہوئے تھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 81 صفحہ نمبر 45﴾

کنواری لڑکی سے نکاح کرنے سے طاقت واپس آجاتی ہے

حدیث: ''علقمہ کا بیان ہے کہ میں منیٰ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا تو انہیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے، انہوں نے انہیں تنہائی میں لے جانا چاہا، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ انہیں نکاح کی ضرورت نہیں ہے تو مجھ سے فرمایا: اے علقمہ! آجاؤ۔ پس میں آگیا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا میں تمہارا نکاح ایک

کنواری لڑکی سے نہ کر دوں کہ تمہاری گئی ہوئی طاقت واپس آجائے، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ ایسی بات کہتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو تم میں سے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھے تو نکاح کر لے کیونکہ یہ نظر کو جھکاتا اور شرمگاہ کو محفوظ رکھتا ہے اور جس میں یہ استطاعت نہ ہو وہ روزے رکھے کیونکہ اس کیلئے اس میں بچاؤ ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 278 صفحہ نمبر 111﴾

زانی بیوی سے فائدہ حاصل کرو۔

اللہ تعالیٰ نے زانی مرد و عورت کے متعلق فرمایا: اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص ''زنا کرنے والی عورت اور زانی مرد، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔ (24/2)، ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بیوی کے زانی ہونے کا اعتراف کر رہا ہے روایت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سزا دینے کی بجائے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو، عذر پیش کرنے پر فرمایا کہ تو پھر اس سے فائدہ حاصل کرو۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قرآن کے مطابق فیصلے کرتے تھے یا لوگوں کی خواہشات کے مطابق؟ ملاحظہ فرمائیں:

حدیث: ''عمارہ بن ابو حفصہ نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری بیوی کسی چھونے والے کا ہاتھ نہیں روکتی۔ فرمایا کہ اسے طلاق دے دو۔ عرض کی مجھے ڈر ہے کہ میرا دل اس کا پیچھا کرے۔ فرمایا تو اس سے فائدہ حاصل کرو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 281 صفحہ نمبر 112﴾

بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو۔ میں تمہاری کثرت دیکھنا چاہتا ہوں۔

حدیث: ''معاویہ بن قرہ سے روایت ہے کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا کہ مجھے ایک عورت ملی ہے جو خوبصورت اور خاندانی ہے لیکن اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی، کیا میں اس سے نکاح کرلوں؟ فرمایا نہیں، وہ دوبارہ حاضر ہوا تو آپ نے منع فرمادیا پھر سہ بارہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا نکاح اس سے کرو جو محبت کرنے والی اور اولاد جننے والی ہو کیونکہ میں تمہاری کثرت دیکھنا چاہتا ہوں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 282 صفحہ نمبر 112﴾

غلام مالکوں کی اجازت سے نکاح کرے۔

حدیث: ''عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو غلام اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو وہ نافرمان ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 310 صفحہ نمبر 121﴾

مالکوں کی اجازت کے بغیر غلام کا نکاح باطل ہے۔

حدیث: ''نافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب غلام نے اپنا نکاح اپنے مالک کی اجازت کے بغیر کیا تو وہ نکاح باطل ہے۔امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف اور موقوف ہے اور یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 311 صفحہ نمبر 122﴾

ولی کی اجازت کے بغیر نکاح باطل۔اگر ہوگیا تو جماع کا معاوضہ دے۔

ارشاد خداوندی ہے:

قرآن: يَاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا يَحِلُّ لَـكُمۡ اَنۡ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرۡهًا ؕ ﴿4/19﴾

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تمہارے لئے حلال نہیں کہ تم عورتوں کے زبردستی مالک بن جاؤ۔''

قرآن: فَانۡكِحُوۡا مَا طَابَ لَـكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ ﴿4/3﴾

ترجمہ: ''سو نکاح کرلو جو عورتیں تمہیں بھلی لگیں۔''

مذکورہ بالا آیات کے مطابق نکاح مرد و عورت کی رضامندی سے ہوجاتا ہے، ولی کے اجازت دینے یا نہ دینے کی کوئی حیثیت نہیں، جہاں تک جماع کے معاوضہ کی بات ہے تو یہ سمجھ سے بالاتر ہے ایک عورت جس کا نکاح ہی باطل قرار دے دیا گیا ہو، اس کے ساتھ جماع تو زنا کے زمرے میں آتا ہے جبکہ درج ذیل حدیث میں ہے کہ باطل نکاح کرنے والے مرد نے جتنا جماع کیا ہو وہ اس کا معاوضہ دے۔العیاذ باللہ۔حدیث ملاحظہ

فرمائیں:

حدیث: ''عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے۔ تین مرتبہ فرمایا۔ اگر اس کے ساتھ صحبت کر لی ہے تو جتنا فائدہ حاصل کیا ہے اس کے مطابق مہر ادا کرے۔ اگر اولیاء میں اختلاف ہو جائے تو جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا مسلمان بادشاہ ولی ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 315 صفحہ نمبر 122﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 317 صفحہ نمبر 123﴾

جس عورت کا نکاح دو ولیوں نے الگ الگ آدمیوں سے کر دیا۔

حدیث: ''حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس عورت کا نکاح دو ولیوں نے کیا تو دونوں میں سے وہ اس کی بیوی ہے جس کے ساتھ پہلے نکاح ہوا اور جس نے ایک چیز دو آدمیوں کو بیچی تو ان میں سے وہ پہلے کو ملے گی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 320 صفحہ نمبر 125﴾

....

لڑکی کی شادی کی عمر۔ چھ سال۔

حدیث: ''ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے میرے ساتھ نکاح کیا تو میں سات سال کی تھی۔ سلیمان نے کہا یا چھ سال کی اور میرے ساتھ خلوت فرمائی تو میں نو سال کی تھی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 354 صفحہ نمبر 137﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے میرے ساتھ شب باشی فرمائی تو میری عمر نو سال تھی۔

حدیث: ''عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب ہم مدینہ منورہ میں وارد ہوئے تو میرے پاس عورتیں آئیں اور میں اپنے جھولے میں کھیل رہی تھی اور میرے سر پر گھنے بال تھے۔ وہ مجھے لے گئیں اور میرا بناؤ سنگھار کیا پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں لے آئیں، آپ نے میرے ساتھ شب باشی فرمائی اور اس وقت میری عمر نو سال تھی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1500 صفحہ نمبر 546﴾

ان احادیث کے ''موضوع'' ہونے کے بے شمار دلائل ہیں، ان میں سے چند ایک پیشِ خدمت ہیں:

دلیل نمبر۔1

قرآنِ حکیم کی رُو سے نکاح کی عمر بلوغت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن: بَلَغُوا النِّكَاحَ ج فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ج (4/6)

ترجمہ: ''اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں، پھر اگر اُن میں صلاحیت (عقل کی پختگی) پاؤ تو اُن کے مال اُن کے حوالے کردو۔'' ﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 6﴾

قرآن: وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ج (6/152)

ترجمہ: ''اور یتیم کے مال کے قریب تک نہ جاؤ مگر اِس طرح کہ وہ بہترین ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔''

﴿سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 152﴾

قرآن: وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ص (17/34)

ترجمہ: ''اور یتیم کے مال کے قریب تک نہ جاؤ مگر اِس طرح کہ وہ بہترین ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔''

﴿سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 34﴾

اِن آیات سے ثابت ہوا کہ نکاح کی عمر جوانی ہے، لہٰذا قرآن کی رُو سے نابالغ بچے یا بچی کی شادی درست نہیں ہوسکتی کیونکہ وہ جوانی کی عمر کو پہنچا ہوا نہیں ہوتا۔

دلیل نمبر۔2

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اِرشاد فرمایا کہ نکاح کیلئے مرد اور عورت کا راضی ہونا ضروری ہے چنانچہ فرمایا:

مرد کی رضامندی ضروری ہے

قرآن: فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ ﴿4/3﴾

ترجمہ: ''ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں۔''

﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 3﴾

اور عورت کی رضامندی ضروری ہے

قرآن: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ط ﴿4/19﴾

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم عورتوں کے زبردستی مالک بن جاؤ۔'' ﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 19﴾

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح کیلئے مرد و عورت کا راضی ہونا ضروری ہے۔ کیا چھ (6) سال کی بچی کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ نکاح کیلئے راضی ہے؟

دلیل نمبر۔3

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی بڑی (علاتی) بہن حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دس سال چھوٹی تھیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال 73ھ ہجری میں ہوا تو اس وقت ان کی عمر سو (100) سال تھی، اس طرح ہجرت کے وقت حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر 27 یا 28 سال بنتی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دس (10) سال چھوٹی تھیں لہٰذا آپ کی عمر ہجرت کے وقت 17 یا 18 سال تھی۔ آپ کی رخصتی چونکہ 2ھ ہجری میں ہوئی، اس طرح ہجرت کے وقت کی عمر میں دو (2) جمع کرنے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر بوقتِ رخصتی 19 یا 20 سال تھی۔ ﴿مشکوٰۃ اسماء الرجال + عینی

شرح بخاری جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 96+استعاب جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 744﴾

دلیل نمبر۔4

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پانچ سال چھوٹی تھیں۔حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پینتیس (35) سال کی عمر میں 10ھ نبوی میں انتقال فرمایا (بحوالہ استعاب جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 752 اور اسد الغابہ جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 377) اس طرح ہجرت کے وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر بیس (20) سال بنتی ہے، رخصتی چونکہ ہجرت کے دوسرے سال ہوئی تھی لہٰذا رخصتی کے وقت آپ کی عمر مبارک بائیس (22) سال تھی۔

قرآن اور صحیح احادیث کی روشنی میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی، اس وقت اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر سترہ (17) تا بائیس (22) سال کے درمیان تھی۔اس سلسلے میں مزید دلائل بھی موجود ہیں لیکن یہاں اختصار سے کام لیا جاتا ہے۔ہم نے قرآن کے ساتھ ساتھ صحیح احادیث کو بھی بطور دلائل کے پیش کیا ہے لیکن مذہبی پیشوائیت چُن چُن کر اُن احادیث کو صحیح ثابت کرنے پر بضد ہے جن سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اُمہات المومنین، صحابہ کرامؓ یا انبیاءِ کرامؑ کی توہین ہوتی ہو۔مذکورہ بالا موضوع کے متعلق ایک دلچسپ صورتِ حال آپ کے سامنے پیش کی جارہی ہے، اسے ذرا غور سے پڑھیے گا:

(1) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح سے تین سال پہلے فوت ہو چکی تھیں۔(صحیح بخاری)

(2) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال 10ھ نبوی میں ہوا۔

(3) اس حساب سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح 13ھ

نبوی میں عین ہجرت کے سال کچھ دن پہلے ہو گیا۔ اس وقت آپ کی عمر چھ (6) سال تھی۔

(4) 13 نبوی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر مبارک چھ (6) سال تھی تو آپ کی پیدائش کا سال 7 نبوی بنتا ہے۔

(5) سورۃ القمر 5 نبوی میں نازل ہوئی یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیدائش سے دو (2) سال پہلے۔

(6) سورۃ القمر کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ''بل الساعۃ موعدھم...... نازل ہوئی تو میں چھوٹی سی لڑکی تھی اور کھیلتی کودتی تھی۔''

(صحیح بخاری جلد دوم کتاب التفسیر حدیث نمبر 2101 صفحہ نمبر 1030)

مقامِ غور و فکر ہے...... مگر صرف عقل والوں کیلئے

....

صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم بے خبر۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 25 میں چوری چھپے والے تعلقات سے منع فرمایا ہے۔ ایک صحیح حدیث میں بھی اِرشاد ہوتا ہے کہ نکاح ایسے طریقے سے کرنا چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اُس نکاح کی خبر ہو جائے یعنی نکاح علی الاعلان ہونا چاہیے۔ دوسری طرف سنن ابوداؤد میں بیان کیا جا رہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شادی کرتے تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بھی اُس میں شرکت کی دعوت نہ دیتے تھے، یہ واقعہ اُس وقت کا بیان کیا جاتا ہے جب مسلمان مکّہ سے ہجرت کر کے نئے

نئے مدینہ آئے تھے، مطلب یہ کہ مسلمانوں کی تعداد نہایت قلیل تھی۔ مذکورہ حدیث کے اِلفاظ کچھ یوں ہیں:

حدیث: ''حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو دیکھا زعفران لگائے ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں نے ایک عورت سے نکاح کرلیا ہے۔ فرمایا کہ مہر کیا مقرر کیا؟ عرض کی گھٹلی کے برابر سونا۔ فرمایا کہ ولیمہ بھی کرو خواہ ایک ہی بکری سے ہو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 341 صفحہ نمبر 131﴾

متعہ حلال ہے۔

متعہ! اسے نکاحِ موقت بھی کہتے ہیں، جنسی اشتعال کی تسکین کیلئے کسی عورت سے ہمبستری کرنے کی خاطر، اس کی رضامندی سے کچھ دیر کیلئے عارضی نکاح کر لینا متعہ کہلاتا ہے۔ قرآن نے (4/24) میں ایسے نکاح کی مذمت کی ہے جس کا مقصد محض شہوت رانی ہو۔ متعہ میں چونکہ نکاح کا مقصد ہی جنسی اشتعال کی تسکین ہوتا ہے لہٰذا متعہ اور زنا میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا، اور زنا کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ اللہ نے اسے جرم قرار دے کر اس کی سزا مقرر کی ہے، ملاحظہ کیجیے (24/2)۔ اگر لونڈی یہ جرم کرے تو اس کی سزا نصف مقرر کی گئی ہے (4/25)۔ قرآن کے ان واضح احکامات کے ہوتے ہوئے یہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو زنا (متعہ) کی اجازت دی ہوگی۔ درج ذیل حدیث میں آپ کیلئے دعوتِ فکر ہے:

حدیث: ''ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جومہر عورت کوایک لپ ستو یا کھجوریں بھی ادا کردے تو وہ اس کیلئے حلال ہوگئی۔امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ روایت کیا ہے اسے عبدالرحمٰن بن مہدی، صالح بن رومان ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفا اور روایت کیا اسے ابوعاصم، صالح بن رومان ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانہ میں ہم مٹھی بھرا اناج کے بدلے متعہ کرلیا کرتے تھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 342 صفحہ نمبر 131﴾

عورت کی قیمت۔لوہے کی ایک انگوٹھی۔

قرآنِ حکیم نے نکاح کے سلسلے میں مرد اور عورت دونوں کی پسند کو ملحوظ رکھنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ فرمانِ خداوندی ہے:

مرد کی پسند:

قرآن: فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ ﴿4/3﴾

ترجمہ: ''ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں۔''

﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 3﴾

عورت کی پسند:

قرآن: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ط ﴿4/19﴾

ترجمہ: ''اے ایمان والو تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم عورتوں کے زبردستی مالک بن جاؤ۔''

﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 19﴾

دوسری جانب سنن ابوداؤد میں یہ تاثر دیا گیا ہے کہ عورت ایک کٹی پتنگ ہے یا لُوٹ کا مال ہے، جس کے بھی ہاتھ آجائے، اس کی اپنی کوئی مرضی یا پسند نہیں ہوسکتی، گویا یہ منڈی کا مال ہے جسے پسند آجائے یا جس کو اس کی ضرورت پیش آئے وہ اسے خرید لے اور استعمال کرے۔ مذکورہ حدیث ملاحظہ کیجیے:

حدیث: ''حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک عورت عرض گزار ہوئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں نے اپنی جان آپ کی خدمت میں پیش کردی۔ وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک آدمی کھڑا ہوکر عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اس کا نکاح میرے ساتھ کردیجئے اگر آپ کو اس کی حاجت نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مہر میں دینے کیلئے تمہارے پاس کچھ ہے؟ عرض کی نہیں سوائے اس چادر کے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ چادر تم اسے دو گے تو خود چادر کے بغیر بیٹھ رہو گے۔ جاؤ کوئی اور چیز تلاش کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا تلاش تو کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو، اس نے تلاش کیا مگر کچھ نہ ملا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں کچھ قرآن مجید یاد ہے؟ عرض کی کہ ہاں فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں اور ان کے نام لئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں جو قرآن کریم یاد ہے میں نے اس کے بدلے اس عورت کا تمہارے ساتھ نکاح کردیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 343 صفحہ نمبر 132﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بغیر نکاح کے لونڈی سے شب باشی فرمائی۔

رشتہ ازدواج کے قیام کیلئے اللہ تعالیٰ نے نکاح کا طریقہ بتایا ہے اور یہ ہو نہیں سکتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بغیر نکاح کے ایک عورت سے شب باشی فرمائی ہو۔ دوسری بات یہ کہ ایک عورت جس کا خاوند کچھ دیر پہلے قتل کر دیا گیا ہو وہ کتنے بڑے صدمے سے دوچار ہوگی اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے ساتھ درج ذیل روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم شب باشی فرمائیں یہ تسلیم ہی نہیں کیا جا سکتا، افسوس ہے ان راویوں پر جنہوں نے یہ جھوٹی روایتیں گھڑ گھڑ کر میرے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت کو داغدار کرنے کی کوشش کی اور اس سے زیادہ افسوس ان مذہبی پیشواؤں پر جو ایسی روایتوں کے انکار کرنے والوں کو منکر حدیث کا طعنہ دیتے ہیں:

حدیث: ''عمرو بن ابوعمرو سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم خیبر آئے، جب اللہ تعالیٰ نے قلعے کو فتح کروا دیا تو آپ سے حضرت صفیہ بن حی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جمال کا ذکر ہوا جن کا خاوند قتل کر دیا گیا تھا اور یہ حالت عروسی میں تھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں اپنے لئے چن لیا تھا۔ پس آپ انہیں لے کر نکلے یہاں تک کہ جب ہم سدالصہباء پہنچے تو وہ حلال ہوگئیں، پس آپ نے ان کے ساتھ شب باشی فرمائی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج حدیث نمبر 1221 صفحہ نمبر 470﴾

خوبصورت لونڈی۔ حضرت دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے واپس لے کر خود نکاح کر لیا۔

حدیث: ''ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصے میں ایک خوبصورت لونڈی آئی پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سات غلاموں کے بدلے خرید لیا پھر انہیں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سپرد کر دیا تا کہ ان کا بناؤ سنگھار کریں۔ حماد نے فرمایا کہ میرے خیال میں آپ نے فرمایا کہ صفیہ بنت حی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے گھر میں عدت گزاریں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج حدیث نمبر 1223 صفحہ نمبر 470﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج حدیث نمبر 1224 صفحہ نمبر 470﴾

صبح تک فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔

جب عورت کو انسان کی بجائے جنسی غلام سمجھا جائے گا تو اس قسم کی روایتوں کا وجود میں آنا فطری سی بات ہے۔ عورت ہو یا مرد خوشی وغمی کی کیفیات کسی پر بھی کسی بھی وقت آسکتی ہیں، اگر عورت کسی وقت کسی کام کی انجام دہی میں معذرت اختیار کرتی ہے تو اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ اسے کوئی پریشانی یا مسئلہ ہے، ایسے موقعے پر ہونا تو یہ چاہیے کہ پہلے اس کی پریشانی کو دور کیا جائے نہ کہ اسے دھمکی دی جائے کہ ساری رات تم پر لعنتیں برسیں گی۔ سبحان اللہ:

حدیث: ''ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی عورت کو اپنے

بستر پر بلائے اور وہ اس کے پاس نہ آئے، مرد ناراضگی میں رات گزارے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 374 صفحہ نمبر 144﴾



باب نمبر۔26

روزہ

روزے کی حالت میں بوسے اور مباشرت سنت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حالتِ روزہ میں اپنی بیوی سے وظیفۂ زوجیت کرنے سے منع فرما دیا ہے۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا :

قرآن: اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ط هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ط عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ ج فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ص وَكُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ص ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ج وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ لا فِي الْمَسٰجِدِ ط تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ (2/187)

ترجمہ: ’’تمہارے لئے حلال کر دیا گیا روزہ کی رات میں اپنی عورتوں سے بے پردہ ہونا، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم اُن کیلئے لباس ہو، اللہ نے جان لیا کہ تم اپنے تئیں خیانت کرتے تھے سو اُس نے تمہیں معاف کر دیا اور تم سے درگزر کی، پس اب تمہیں اُن سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے

پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو''۔

﴿سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر 187﴾

لیکن سنن ابوداؤد میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اِلزام لگایا جا رہا ہے کہ آپؐ (نعوذ باللہ) روزے کی حالت میں اپنی بیویوں سے مباشرت کرتے تھے اور بوسے لیا کرتے تھے۔ پوری حدیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث: ''اسود نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ دے دیا کرتے تھے اور روزے کی حالت میں مباشرت فرما لیا کرتے تھے لیکن آپ کے برابر خواہش پر کنٹرول رکھنے والا کون ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 610 صفحہ نمبر 235﴾

روزے کی حالت میں بوس و کنار۔

حدیث: ''ابوتوبۃ الربیع بن نافع، ابوالاحوص، زیاد بن علاقہ، عمرو بن میمون، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم روزوں کے مہینے میں بوسہ دے دیا کرتے تھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 611 صفحہ نمبر 236﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 612 صفحہ نمبر 236﴾

حدیث: ''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں روزے کی حالت میں خوش وخرم ہوا اور بوسہ دیا۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آج میں نے بڑی غلطی کی ہے کہ میں روزے کی حالت میں بوسہ دے بیٹھا۔ فرمایا کہ روزے کی حالت میں اگر تم کلی کرو تو کیا خیال ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔ فرمایا تو یہ بھی اسی طرح ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 613 صفحہ نمبر 236﴾

روزے کی حالت میں بوسے اور زبان چوسنا سنت ہے۔

حدیث: ''ابو یحییٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم روزے کی حالت میں انہیں بوسہ دے دیا کرتے اور ان کی زبان کو چوستے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 614 صفحہ نمبر 236﴾

روزے کی حالت میں مباشرت۔

حدیث: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روزہ دار کے مباشرت کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے اسے اجازت مرحمت فرما دی اور دوسرا آیا تو اسے منع فرما دیا کیونکہ جس کو اجازت دی وہ بوڑھا تھا اور جسے منع کیا وہ جوان تھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 615 صفحہ نمبر 237﴾

مذہبی پیشوائیت کا کہنا ہے کہ مباشرت کے معنی لپٹانے اور بوس وکنار کے ہیں۔اگر اِن معانی کوبھی صحیح فرض کرلیا جائے تو بھی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پاکیزہ و معطر شخصیت کے دامن پر شہوت پرستی کا داغ لگتا ہے جو کہ کسی مسلمان کیلئے نا قابلِ برداشت ہے۔

دورانِ روزہ صحابہؓ کا اپنی بیویوں سے صحبت۔

قرآن: وَكُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ(2/187)

ترجمہ: ''اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ واضح ہو جائے تمہارے لئے فجر کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے، پھر تم رات تک روزہ پورا کرو۔''

﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 187﴾

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر روزے فرض کئے (2/183) تو اس کے ساتھ ہی روزے کے دورانیے کا تعین بھی کر دیا جس کی وضاحت درج بالا آیت (2/187) میں کی گئی ہے لیکن مندرجہ ذیل احادیث میں کہیں کہا جا رہا ہے کہ روزہ نماز عشاء پڑھنے کے بعد سے ہی شروع ہو جاتا تھا اور کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ روزہ رات کو سونے کے بعد شروع ہوتا تھا۔روزے سابقہ امتوں پر بھی فرض کئے گئے تھے (2/183) اور قرآن کی وضاحت سے پتا چلتا ہے کہ سابقہ امتوں پر فرض کئے گئے روزے زیادہ مشقت طلب تھے (جیسے یہودیوں کے ہاں روزے میں بات کرنا بھی منع تھا وغیرہ) اسی لئے فرمایا کہ: ''تمہارے لئے جائز کر دیا گیا روزے کی رات میں اپنی عورتوں سے بے پردہ ہونا۔۔۔اللہ نے جان لیا کہ تم اپنے تئیں خیانت کرتے تھے۔(2/187)۔'' تو یہ سابقہ امتوں کیلئے فرمایا گیا ہے کہ چونکہ روزے سخت اور مشقت طلب تھے جن میں رات کو اپنی عورتوں کے پاس جانا بھی

منع کیا گیا تھا اور اللہ کو معلوم تھا کہ تم اپنے تئیں خیانت کرتے تھے لہٰذا اب تمہیں رات کو اپنی عورتوں کے پاس جانے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اس کے برعکس درج ذیل احادیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر الزام لگایا جا رہا ہے کہ یہ اپنے تئیں خیانت کرتے تھے حالانکہ اسلام میں تو شروع دن سے رات کا روزہ تھا ہی نہیں تو خیانت کس بات کی؟:

حدیث: ''عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حکم ربانی: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے (2/183) کے بارے میں روایت کی ہے کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مبارک زمانے میں جب نماز عشاء پڑھ لیتے تو کھانا پینا اور عورتوں کے پاس جانا ان پر حرام ہو جاتا اور اگلی شام تک روزہ رکھتے۔ چنانچہ ایک شخص سے یہ بات نبھائی نہ گئی اور اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا حالانکہ نماز عشاء پڑھ لی تھی اور روزہ افطار نہیں کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوا کہ اس میں آسانی کر دی جائے تا کہ انہیں اجازت اور فائدہ ہو لہٰذا فرمایا: اللہ نے دیکھ لیا کہ تم اپنی جانوں میں خیانت کرتے ہو (2/187) اور یہ نفع اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اجازت دے کر آسانی فرما دی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 543 صفحہ نمبر 214﴾

روزے کا دورانیہ۔

حدیث: ''ابو اسحٰق سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آدمی روزہ رکھ کر جب سو جاتا تو افطاری کے وقت تک کھا نہیں سکتا۔ چنانچہ حضرت صرمہ بن قیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزے

کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس آئے اور پوچھا کہ تمہارے پاس کھانے کیلئے کچھ ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، اچھا میں جا کر کچھ تلاش کرتی ہوں، وہ گئیں تو یہ سو گئے، انہوں نے آکر کہا کہ آپ تو محروم رہ گئے۔ چنانچہ آدھا دن بھی نہیں گزرا تھا کہ وہ بے ہوش ہو گئے اور اس روز وہ اپنی زمین میں کام کر رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو یہ حکم نازل ہو گیا: حلال کر دیا گیا ہے تمہارے لئے روزوں کی رات میں اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت کرنا (2/187)۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 544 صفحہ نمبر 214﴾

پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا کوئی روزہ نہیں۔

حدیث: ''حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ لیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 595 صفحہ نمبر 232﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 597 صفحہ نمبر 232﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 598 صفحہ نمبر 233﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 599 صفحہ نمبر 233﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے

حدیث: ''عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے

لگوائے۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 600 صفحہ نمبر 233﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 601 صفحہ نمبر 233﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان کہ ہم روزہ دار کو پچھنے لگوانے سے ضعف کے ڈر سے منع کرتے ہیں۔

حدیث: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم روزہ دار کو پچھنے لگوانے سے منع نہیں کرتے مگر ضعف کے ڈر سے۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 603 صفحہ نمبر 234﴾

جو پچھنے لگوائے وہ روزہ نہ توڑے۔

حدیث: "زید بن اسلم نے اپنے ایک ساتھی سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس کو قے آ جائے، احتلام ہو جائے یا پچھنے لگوائے تو روزہ نہ توڑے۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 604 فحہ نمبر 234﴾

(71) یہ حدیث منکر ہے۔

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 605 صفحہ نمبر 234﴾

روزہ دار سوتے وقت سرمہ نہ لگائے۔

حدیث: "عبدالرحمٰن بن نعمان نے نعمان بن معبد سے اور انہوں نے حضرت معبد بن ہوذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ والہ وسلم نے سوتے وقت مشک ملا ہوا سرمہ لگانے کا حکم فرمایا اور ارشاد ہوا کہ روزہ دار اس سے بچے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 605 صفحہ نمبر 234﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوتے وقت سرمہ لگالیا کرتے تھے۔

حدیث: ''عبید اللہ بن ابوبکر بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزے کی حالت میں سرمہ لگا لیا کرتے تھے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 606 صفحہ نمبر 234﴾

روزہ دار کا سرمہ لگانا کوئی برا نہیں سمجھتا تھا۔

حدیث: ''اعمش نے فرمایا کہ میں نے اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو روزہ دار کیلئے سرمہ لگانا برا سمجھتا ہو اور ابراہیم روزہ دار کو مصبر کا سرمہ لگانے کی اجازت دیا کرتے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 607 صفحہ نمبر 235﴾

فوت ہونے والے آدمی کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔

حدیث: ''عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو فوت ہو جائے اور اس کے اوپر روزے ہوں تو ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 628 صفحہ نمبر 242﴾

عرفہ کا روزہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہ دور کر دیتا ہے اور عاشورہ کا روزہ......

حدیث: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مہینے تین روزے رکھنا اور رمضان کے روزے رکھنا یہ گویا ہمیشہ روزے رکھنے جیسا ہے اور عرفہ کا روزہ مجھے اللہ سے امید ہے کہ ایک سال پچھلے اور ایک سال اگلے گناہ دور کر دیتا ہے اور عاشورہ کا روزہ مجھے اللہ سے امید ہے کہ اگلے ایک سال کے گناہ دور کر دیتا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 653 صفحہ نمبر 250﴾



باب نمبر۔27

مردہ جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

قرآن: وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ط (35/22)

ترجمہ: ''اور زندہ اور مردہ برابر نہیں۔'' ﴿سورۃ الفاطر 35 آیت 22﴾

قرآن: اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ (27/80)

ترجمہ: ''بے شک تم مردوں کو نہیں سنا سکتے نہ بہروں کو (اپنی) پکار سنا سکتے ہو (خصوصاً) جب وہ پیٹھ پھیر کر مڑ جائیں۔'' ﴿سورۃ النمل 27 آیت 80﴾

قرآن: وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ط اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ج وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِى الْقُبُوْرِ (35/22)

ترجمہ: ''اور زندہ اور مردہ برابر نہیں، بیشک اللہ جس کو چاہتا ہے سنا دیتا ہے، اور تم (ان کو) سنانے والے نہیں جو قبروں میں ہیں۔'' ﴿سورۃ الفاطر 35 آیت 22﴾

قرآن: فَاِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ (30/52)

ترجمہ: ''پس بیشک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو آواز سنا سکتے

ہیں جب وہ پیٹھ دے کر پھر جائیں۔'' ﴿سورۃ الروم 30 آیت 52﴾

قرآن: وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ (46/5)

ترجمہ: ''اس سے بڑا گمراہ کون ہے جو اللہ کے سوا اس کو پکارتا ہے جو اسے جواب نہ دے گا قیامت کے دن تک اور وہ ان کے پکارنے سے بھی بے خبر ہیں۔'' ﴿سورۃ الاحقاف 46 آیت 5﴾

قرآن: اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ج وَمَا يَشْعُرُوْنَ لا اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (16/21)

ترجمہ: ''مردے ہیں، زندہ نہیں، اور وہ نہیں جانتے وہ کب اٹھائے جائیں گے۔'' ﴿سورۃ النحل 16 آیت 21﴾

قرآن: قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ط وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (27/65)

ترجمہ: ''آپ فرما دیں جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کے سوا غیب (کی باتیں) نہیں جانتا اور وہ نہیں جانتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔'' ﴿سورۃ النمل 27 آیت 65﴾

اللہ تو قرآن میں فرماتا ہے کہ زندہ اور مردہ برابر نہیں اور فرمایا کہ ان مردوں کو تو یہ بھی علم نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے، ان مُردوں کے بارے میں درج ذیل حدیث

میں یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ جوتوں کی آواز بھی سنتے ہیں:

حدیث: ''قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بیشک جب بندے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس لوٹتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا رہتا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجنائز حدیث نمبر 1454 صفحہ نمبر 558﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1325 صفحہ نمبر 492﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1326 صفحہ نمبر 492﴾



باب نمبر۔28

قتل مرتد۔

حدیث: ''مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہے جبکہ وہ گواہی دیتا ہو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میرے متعلق کہ میں اللہ کا رسول ہوں، ماسوائے تین باتوں کے جبکہ ان میں سے کوئی پائی جائے یعنی شادی شدہ زانی، جان کے بدلے جان یا دین کو چھوڑنے والا کہ وہ مسلمانوں کی جماعت کو توڑنے والا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 947 صفحہ نمبر 333﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 946 صفحہ نمبر 333﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 949 صفحہ نمبر 334﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 950 صفحہ نمبر 335﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 951 صفحہ نمبر 335﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 952 صفحہ نمبر 335﴾

حدیث: ''غالب قطان نے ایک آدمی سے روایت کی جس کے والد ماجد سے اس کے جد امجد نے فرمایا: وہ ایک چشمے پر رہتے تھے جب انہیں اسلام کا علم ہوا تو پانی والے نے اپنی قوم سے اس شرط پر سو اونٹوں کا وعدہ کیا کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔اس نے اونٹ ان میں بانٹ دیئے۔ پھر ان سے واپس لینے چاہے تو اپنے بیٹے کو نبی کریم صلی اللہ

علیہ والہ وسلم کی خدمت میں بھیجتے ہوئے اس سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنا کہ میرے والد نے سلام عرض کیا ہے اور انہوں نے اپنی قوم کو سو اونٹ اس شرط پر دیئے کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ وہ مسلمان ہو گئے اور اونٹ ان میں بانٹ دیئے گئے، اب وہ واپس لینا چاہتے ہیں پس یہ زیادہ حقدار ہیں یا وہ لوگ؟ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہاں یا ناں جو کچھ فرمائیں اس کے بعد عرض کرنا کہ میرا والد چشمے کا عریف ہے، وہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے بعد مجھے عریف مقرر فرما دیا جائے۔ وہ حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے والد ماجد نے سلام عرض کیا ہے فرمایا کہ تم پر اور تمہارے باپ پر سلام ہو۔ کہا کہ میرے والد محترم نے اپنی قوم کیلئے سو اونٹ مقرر فرمائے کہ وہ مسلمان ہو جائیں، وہ اچھی طرح مسلمان ہو گئے پھر اونٹ ان سے واپس لینے کا ارادہ ہو گیا پس والد ماجد ان کے زیادہ حقدار ہیں یا وہ لوگ؟ فرمایا کہ اگر وہ دینا چاہیں تو دے دیں اور واپس لینا چاہیں تو ان لوگوں سے زیادہ حقدار ہیں۔ اگر وہ مسلمان ہوئے ہیں تو ان کا اسلام ان کیلئے ہے، اگر مسلمان نہ ہوتے تو اسلام پر قتل کئے جاتے، عرض کی کہ میرے والد محترم بہت بوڑھے اور چشمے کے عریف ہیں انہوں نے آپ سے سوال کیا ہے کہ ان کے بعد عرافت میرے لئے مقرر فرما دیجئے۔ فرمایا کہ عرافت حق ہے اور اس کے بغیر لوگوں کو چارۂ کار نہیں لیکن عریف دوزخ میں جائیں گے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الفرائض حدیث نمبر 1160 صفحہ نمبر 440﴾

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

قرآن: لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قف (2/256)

ترجمہ: ''دِین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 256﴾

قرآن: وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ لا (18/29)

ترجمہ: ''آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو اِیمان لائے اور جو چاہے اِنکار کر دے۔''

﴿سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 29﴾

قرآن: قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ج فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ج وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ (10/108)

ترجمہ: ''آپ کہہ دیں، اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق پہنچ چکا تو جس نے ہدایت پائی، صرف اپنی جان کیلئے ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو صرف اپنے بُرے کو گمراہ ہوا اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔'' ﴿سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 108﴾

جبکہ مذہبی پیشوائیت کا اِصرار ہے کہ جو شخص اِسلام قبول کرنے کے بعد مُرتد ہو جائے، اُس کی سزا قتل ہے۔ اللہ کریم، قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتے ہیں:

قرآن: وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ج وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٨٥ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا

كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ
وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۝٨٦
اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۝٨٧ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ج لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ
الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ۝٨٨ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ
ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا قف فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
(3/85-89)

ترجمہ: ''اور جو کوئی چاہے گا اِسلام کے سوا کوئی اور دِین تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں سے ہوگا ،اللہ ایسے لوگوں کو کیونکر ہدایت دے گا جو کافر ہو گئے اپنے اِیمان کے بعد اور گواہی دے چکے کہ یہ رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سچے ہیں اور ان کے پاس کھلی نشانیاں آ گئیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ایسے لوگوں کی سزا ہے کہ اُن پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی ، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، نہ اُن سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ اُنہیں مہلت دی جائے گی ،مگر جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کی تو بیشک اللہ بخشنے والا ، رحم کرنے والا ہے۔''

﴿سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 85 تا 89﴾

آپ نے غور فرمایا کہ قرآن نے کس طرح بات کو نکھار کر بیان کیا ہے۔قرآن کے اِن الفاظ ''مگر جن لوگوں نے اِس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کی'' نے مذہبی پیشوائیت کے بھاگنے کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں کہ اگر مُرتد کی سزا قتل ہوتی تو توبہ اور اِصلاح کا

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ایک اور مقام پر اللہ نے فرمایا :

قرآن: اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا (4/137)

ترجمہ: ''بے شک جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھتے رہے، اللہ اُنہیں ہرگز نہ بخشے گا اور نہ اُنہیں سیدھی راہ دکھائے گا۔''

﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 137﴾

اگر مُرتد کی سزا قتل ہوتی تو ''ثُمَّ كَفَرُو'' کے بعد ''ثُمَّ آمَنُو'' کے الفاظ ہرگز نہ آتے کیونکہ ایک مسلمان جب کافر ہو جاتا تو اُسے قتل کر دیا جاتا تھا، اِس کے بعد ''ثُمَّ آمَنُو'' اور پھر ''ثُمَّ كَفَرُو'' کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔قرآن اپنی ہر بات کو دلیل و برہان اور بصیرت و فراست کی رُو سے تسلیم کرنے کی دعوت دیتا ہے اِسی لیے اس نے فرمایا :

قرآن: قُلْ هَـٰذِهِ سَبِيْلِيْ أَدْعُو إِلَى اللّٰهِ عَلَى بَصِيْرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (12/108)

ترجمہ: ''آپ کہہ دیں یہ میرا راستہ ہے، میں اور میری اتباع کرنے والے علیٰ وجہ البصیرت خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں۔''

﴿سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 108﴾

اس لیے وہ اُس ایمان کو ایمان ہی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں جو دِلوں میں داخل نہ ہوا ہو۔ چنانچہ فرمایا :

قرآن: قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ فِيْ قُلُوبِكُمْ (49/14)

ترجمہ: ''دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم اِیمان لائے، آپ کہہ دیں کہ تم اِیمان نہیں لائے بلکہ تم یوں کہو کہ ہم اِسلام لائے، اِیمان تو ابھی تمہارے دِلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔''

﴿سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 14﴾

یعنی جب تک اِیمان دِلوں میں داخل نہ ہو، بندہ مومن نہیں ہوسکتا۔ ایک آدمی دل سے اِسلام کو قبول نہیں کرتا، ظاہر ہے وہ مومن نہیں ہوسکتا لیکن مذہبی پیشوائیت کا اصرار ہے کہ تمہیں زبردستی مومن ہی بن کر رہنا ہوگا ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ فرض کریں ایک آدمی مولویوں کے ڈر سے دینِ اسلام سے مُرتد ہونے کا اعلان نہیں کرتا تو کیا اِس طرح وہ مومن رہے گا؟ قرآن نے بتایا ہے کہ یہ عقیدہ فرعون کا تھا :

قرآن: قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِی الْمَدِیْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَاۤ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ☆ لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿7/123-124﴾

ترجمہ: ''فرعون کہنے لگا کہ تم موسیٰ پر ایمان لائے ہو بغیر اس کے کہ میں تم کو اِجازت دوں بے شک یہ سازش تھی جس پر تمہارا عمل درآمد ہوا ہے اس شہر میں تاکہ تم سب اس شہر سے یہاں کے رہنے والوں کو باہر نکال دو۔ سو اب تم کو حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے۔ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا۔ پھر تم سب کو سُولی پر لٹکا دوں گا۔''

﴿سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 123 تا 124﴾

قرآن: قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ج اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ج فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۵ لَاُ قَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُ وصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ (26/49)

ترجمہ: ’’فرعون نے کہا کہ میری اِجازت سے پہلے تم اِس پر اِیمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا (سردار) ہے جس نے تم سب کو جادُو سکھایا ہے، سوتمہیں ابھی ابھی معلوم ہو جائے گا، قسم ہے میں ابھی تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے طور پر کاٹ دوں گا اور تم سب کو سُولی پر لٹکا دوں گا۔‘‘

﴿سورۃ الشعراء سورہ نمبر 26 آیت نمبر 49﴾

قرآن: قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ط اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ج فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ز وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى (20/71)

ترجمہ: ’’فرعون کہنے لگا کہ کیا میری اجازت سے پہلے ہی تم اِس پر اِیمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا بزرگ ہے جس نے تم سب کو جادُو سکھایا ہے، (سُن لو) میں تمہارے ہاتھ پاؤں اُلٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر لٹکوا دوں گا اور تمہیں پوری طرح معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کی مار زیادہ سخت اور دیرپا ہے۔‘‘

﴿سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 71﴾

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم نے بھی یہی کہا تھا :

قرآن: قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ لَنُخْرِجَنَّکَ یٰشُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَکَ مِنْ قَرْیَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ط قَالَ اَوَلَوْ کُنَّا کٰرِھِیْنَ (7/88)

ترجمہ: ''ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! ہم آپ کو اور جو آپ کے ہمراہ ایمان والے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال دیں گے اِلّا یہ کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آ جاؤ۔ شعیب علیہ السلام نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں آ جائیں گو ہم اِس کو مکروہ ہی سمجھتے ہوں۔''

﴿سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 88﴾

یہی بات دیگر رُسل کو کہی گئی :

قرآن: وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِرُسُلِھِمْ لَنُخْرِجَنَّکُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ط فَاَوْحٰٓی اِلَیْھِمْ رَبُّھُمْ لَنُھْلِکَنَّ الظّٰلِمِیْنَ (14/13)

ترجمہ: ''کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں ملک بدر کر دیں گے یا تم پھر سے ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ۔ تو اُن کے پروردگار نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ ہم اِن ظالموں کو ہی غارت کر دیں گے۔''

﴿سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 13﴾

مذہبی پیشوائیت کا مغالطہ :

قرآن نے مُرتد اور باغی میں فرق کیا ہے، اِسلام ایک سسٹم کا نام ہے، مُرتد وہ ہے جسے اِس سسٹم سے اِختلاف ہو جائے لیکن وہ اس ملک میں پُر امن شہری کے طور پر رہنا

چاہے۔قرآن کے نزدیک یہ کوئی جُرم نہیں کہ ایک شخص عیسائی بن کر ملک میں رہنا چاہتا ہے یا یہودی بن کر۔ جب یہ جُرم ہی نہیں تو قرآن نے اِس کی سزا بھی تجویز نہیں کی۔ جبکہ باغی وہ ہوتا ہے جو اِسلامی نظام کو اُلٹنے کی کوشش کرتا ہے، قرآن نے اِسے جرم قرار دیا ہے اور اِس کی سزا مقرر کی ہے۔ قرآن میں ہے :

قرآن: اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ط ذٰلِکَ لَھُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (5/33)

ترجمہ: ''جو اللہ اور رسول (کے نظام) کے خلاف جنگ کریں اور ملک میں فساد کرتے پھریں، اُن کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا مخالف جانب سے اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا اُنہیں جلاوطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی اُن کی دُنیوی ذِلّت اور خواری اور آخرت میں اُن کیلئے بڑا بھاری عذاب ہے۔''

﴿سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 33﴾

اِسلام کے معنی ہی چونکہ سلامتی کے ہیں، اِس لیے اِس نے باغی کیلئے بھی رُجوع کا دروازہ کھلا رکھا ہے کہ اگر کوئی باغی گرفتار ہونے سے قبل توبہ کر لیتا ہے تو اُسے معاف کیا جا سکتا ہے چنانچہ فرمایا :

قرآن: اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْھِمْ ج فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (5/34)

ترجمہ: ''مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اِس سے قبل کہ تم اُن پر قابو پا لو تو

جان لو کہ اللہ بہت بڑی بخشش اور رحم و کرم والا ہے۔''

﴿سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 34﴾



باب نمبر۔29

رجم

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں زِنا کے مُرتکب مرد وعورت کی سزا سوسوکوڑے مقرر کی ہے۔زانی اور زانیہ کنوارے ہوں یا رنڈوے،شادی شدہ ہوں یا طلاق یافتہ اللہ نے اِس کی کوئی تخصیص نہیں کی۔اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن: اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (24/2)

ترجمہ: ''زنا کار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سوسو کوڑے مارو،اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھاؤ،اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر اِیمان رکھتے ہو،اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت''۔﴿سورۃ نور 24 آیت 2﴾

لیکن حریفانِ قرآن،اللہ تعالیٰ کے اِس قانون کو ماننے کیلئے تیار نہیں،اِن کا کہنا ہے کہ اگر شادی شدہ مرد وعورت زِنا کا اِرتکاب کریں تو اُن کی سزا رجم ہے۔اِس بات کو سچا ثابت کرنے کیلئے مختلف روایات وضع کی گئیں اور اُنہیں مقدس ہستیوں سے منسوب کر دیا گیا۔ملاحظہ کیجیے :

حدیث: ''عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل کی اور اس میں ان پر رجم کی آیت نازل فرمائی جسے ہم نے پڑھا اور یاد رکھا، لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سنگسار کیا اور ان کے بعد ہم نے سنگسار کیا اور مجھے خدشہ ہے کہ جب زیادہ زمانہ گزر جائے تو کہنے والا کہے کہ ہم اللہ کی کتاب میں رجم کرنے کا حکم نہیں پاتے۔ لہٰذا ایسے فرض کو ترک کر کے گمراہ ہو جائے جو اللہ نے نازل فرمایا۔ جو مرد یا عورت زنا کرے اسے سنگسار کرنا حق ہے جبکہ شادی شدہ ہو اور اس پر شہادت قائم ہو جائے یا حمل رہ جائے یا اقرار کرے۔ خدا کی قسم اگر لوگوں کے کہنے کا ڈر نہ ہوتا کہ عمر نے اللہ کی کتاب میں اضافہ کر دیا تو میں ضرور اسے لکھ دیتا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1011 صفحہ نمبر 358﴾

حدیث کی دیگر کُتب میں یہ اِضافہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رجم کی یہ آیت بھی پڑھ کر سنائی: **الشیخ و الشیخة اذا زنیا فا رجمو هما ا لبتة.**

﴿سنن ابن ماجہ جلد دوم ابواب الحدود حدیث نمبر 326 صفحہ نمبر 106﴾

﴿موطا امام مالک کتاب الحدود حدیث نمبر 10 صفحہ نمبر 718﴾

حدیث: ''عبید بن عمیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کسی ایسے مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہوتا جو گواہی دیتا ہو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں مگر تین میں سے جبکہ ایک بات بھی پائی جائے یعنی شادی شدہ مرد نے زنا کیا ہو تو اسے رجم کیا

جائے گا اور وہ آدمی جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کیلئے نکلا تو وہ قتل کیا جائے گا یا سولی دیا جائے گا یا جلاوطن کر دیا جائے گا، تیسرا وہ جس نے کسی جان کو قتل کیا ہو تو اسے قتل کیا جائے گا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 948 صفحہ نمبر 333﴾

حدیث: ''یزید بن نعیم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر چار مرتبہ آپ کے حضور اقرار کیا تو آپ نے انہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا اور حضرت ہزال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اگر تم اسے اپنے کپڑے میں چھپا لیتے تو تمہارے لئے بہتر تھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 972 صفحہ نمبر 343﴾

حدیث: ''حطان بن عبداللہ رُقاشی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے سیکھ لو، مجھ سے سیکھ لو، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کیلئے یہ حد مقرر فرمائی ہے کہ شادی شدہ کو شادی شدہ کے ساتھ سو کوڑے اور سنگسار کرنا۔ کنواری کو کنوارے کے ساتھ سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1009 صفحہ نمبر 357﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1010 صفحہ نمبر 357﴾

حدیث: ''عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبد بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا جھگڑا پیش کیا جو زمعہ کی لونڈی کے بارے میں تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ جب میں مکہ مکرمہ گیا تو میرے بھائی عتبہ نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھوں تو اپنے قبضے میں لے لوں کیونکہ وہ ان کا بیٹا ہے، حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی کا ہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے عتبہ کے مشابہ دیکھ کر فرمایا کہ بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کیلئے پتھر ہیں اور اے سودہ! تم اس بچے سے پردہ کیا کرنا۔''

﴿سنن ابوداوٴد جلد دوم کتاب الطلاق حدیث نمبر 503 صفحہ نمبر 196﴾

﴿سنن ابوداوٴد جلد دوم کتاب الطلاق حدیث نمبر 504 صفحہ نمبر 197﴾

حدیث: ''حبیب بن سالم کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے جس کو عبدالرحمٰن بن حنین کہا جاتا تھا، اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کی، اسے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا جو ان دنوں کوفہ کے حاکم تھے، فرمایا کہ میں تمہارا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فیصلے کی روشنی میں کروں گا۔ اگر تمہاری بیوی نے اسے تمہارے لئے حلال کر دیا تھا تو تمہیں سو کوڑے مارے جائیں گے

اور اگر اس نے تمہارے لئے حلال نہیں کیا تھا تو تمہیں سنگسار کیا جائے گا۔ لوگوں نے معلوم کیا کہ اس کیلئے حلال کر دی تھی لہٰذا اسے کوڑے مارے گئے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حبیب بن سالم کیلئے لکھا تو انہوں نے یہی حدیث مجھے لکھ دی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1046 صفحہ نمبر 374﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1047 صفحہ نمبر 375﴾

لواطت کی سزا سنگسار۔

حدیث: ''سعید بن جبیر اور مجاہد دونوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ غیر شادی شدہ اگر قوم لوط والا عمل کرے تو اسے سنگسار کیا جائے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1051 صفحہ نمبر 376﴾

زنا کی سزا سنگسار ہے

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1012 صفحہ نمبر 358﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1013 صفحہ نمبر 359﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1014 صفحہ نمبر 360﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1015 صفحہ نمبر 360﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1018 صفحہ نمبر 361﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1019 صفحہ نمبر 361﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1020 صفحہ نمبر 361﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1021 صفحہ نمبر 362﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1022 صفحہ نمبر 363﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1023 صفحہ نمبر 364﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1026 صفحہ نمبر 365﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1027 صفحہ نمبر 365﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1029 صفحہ نمبر 366﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1030 صفحہ نمبر 366﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1031 صفحہ نمبر 366﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1033 صفحہ نمبر 367﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1034 صفحہ نمبر 368﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1035 صفحہ نمبر 368﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1036 صفحہ نمبر 369﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1037 صفحہ نمبر 370﴾

قارئین کرام !

اِن احادیث کے غلط ہونے کا سب سے بڑا ثبوت سورۃ النور 24 آیت نمبر 2 میں موجود ہے ، جہاں زِنا کی سزا غیر مشروط طور پر سو (100) کوڑے مقرر کی گئی ہے ، ملاحظہ کیجیے :

قرآن: **اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (24/2)**

ترجمہ: ''زِنا کار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور اُن پر

اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھاؤ، اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت''۔ ﴿سورۃ نور سورۃ نمبر 24 آیت نمبر 2﴾

فرمان خداوندی ہے :

قرآن: اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ز وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ج وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (24/3)

ترجمہ: '' زانی مرد نکاح نہیں کرتا سوائے زانیہ عورت یا مشرکہ سے اور زانیہ عورت نکاح نہیں کرتی سوائے زانی مرد یا مشرک سے اور یہ (ایسا نکاح) مومنوں پر حرام کیا گیا ہے۔''

﴿سورۃ نور سورۃ نمبر 24 آیت نمبر 3﴾

اِس آیت سے بھی رجم کی نفی ہوتی ہے اور یہ ثابت ہو رہا ہے کہ زِنا کرنے والے سزا بھگتنے کے بعد زندہ رہتے ہیں جبکہ رجم میں زِنا کرنے والوں کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جاتا ہے۔

3. اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ (4/25)

'' پس جب یہ لونڈیاں نکاح میں آ جائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو اُنہیں آدھی سزا ہے اُس سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے۔''

﴿سورۃ النساء 4 آیت نمبر 25﴾

اللہ تعالیٰ نے زِنا کی سزا سو (100) کوڑے مقرر کی ہے (24/2)۔ جس کا نصف ہوسکتا ہے لیکن مذہبی پیشوائیت کی مقرر کردہ سزا یعنی رجم کا نصف ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ اِسلام میں رجم نہیں۔

4. حدیث نمبر ﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1011 صفحہ نمبر 358﴾ میں بتایا گیا ہے کہ رجم کی آیت قرآن کا حصّہ تھی لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے ڈر سے اُسے قرآن میں شامل نہیں کیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ :

(ا) فرمانِ خداوندی ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ﴿15/9﴾

بے شک ہم ہی نے قرآن نازل کیا اور بے شک ہم ہی اِس کے نگہبان ہیں۔ ﴿سورۃ الحجر 15 آیت نمبر 9﴾۔

حدیث نمبر ﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1011 صفحہ نمبر 358﴾ کے مطابق قرآن میں رجم کی آیت موجود نہیں۔ کیا خُدا قرآن کی حفاظت کرنے میں (نعوذ باللہ) ناکام ہو گیا۔؟

(ب) حدیث نمبر ﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1011 صفحہ نمبر 358﴾ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے ڈر سے رجم کی آیت قرآن میں داخل نہ کی۔ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر صحابیؓ سے اِتنی بڑی جسارت کی توقع کرنا درست ہے کہ آپؓ نے اللہ کی ناراضگی پر لوگوں کی ناراضگی کو ترجیح دی۔؟

(ج) اگر رجم کی آیت واقعی قرآن کی آیت تھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسے قرآن میں شامل کر دیتے تو کیا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، قرآن کی تکمیل پر ناراض ہو جاتے ؟ ۔۔۔۔۔۔۔ یقیناً نہیں ۔۔۔۔۔۔۔ تو پھر ''لوگوں کا ڈر'' چہ معنی دارد۔

رجم گمراہ قوموں کا عمل :

حضرت اِبراہیم علیہ السلام کو آپؑ کے والد نے کہا :

قرآن: قَالَ اَرَاغِبٌ اَنۡتَ عَنۡ اٰلِهَتِىۡ يٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ‌ ۚ لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهِ لَاَرۡجُمَنَّكَ‌ وَاهۡجُرۡنِىۡ مَلِيًّا (19/46)

ترجمہ: ’’ اس نے جواب دیا کہ اے ابراہیم ! کیا تُو ہمارے معبودوں سے رُوگردانی کررہا ہے، سُن اگر تُو باز نہ آیا تو میں تجھے رجم کردوں گا، جا، ایک مدّتِ دراز تک مجھ سے الگ رہ۔‘‘ ﴿سورۃ مریم 19 آیت نمبر 46﴾

اصحاب قریہ نے رسولوں سے کہا :

قرآن: قَالُوۡۤا اِنَّا تَطَيَّرۡنَا بِكُمۡ‌ ۚ لَـئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهُوۡا لَنَرۡجُمَنَّكُمۡ وَلَيَمَسَّنَّكُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ (36/18)

ترجمہ: ’’ اُنہوں نے کہا کہ ہم تو تم کو منحوس سمجھتے ہیں، اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں رجم کردیں گے اور تم کو ہماری طرف سے سخت تکلیف پہنچے گی ۔‘‘ ﴿سورۃ یاسین 36 آیت نمبر 18﴾

اصحاب کہف میں سے ایک نے دوسرے کو مخاطب کر کے کہا :

قرآن: وَكَذٰلِكَ بَعَثۡنٰهُمۡ لِيَتَسَآءَلُوۡا بَيۡنَهُمۡ‌ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ كَمۡ لَبِثۡتُمۡ‌ ؕ قَالُوۡا لَبِثۡنَا يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ‌ ؕ قَالُوۡا رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثۡتُمۡ ؕ فَابۡعَثُوۡۤا اَحَدَكُمۡ بِوَرِقِكُمۡ هٰذِهٖۤ اِلَى الۡمَدِيۡنَةِ فَلۡيَنۡظُرۡ اَيُّهَاۤ اَزۡكٰى

طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ☆ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِىْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا (18/19-20)

ترجمہ: ’’ اورہم نے اِسی طرح اُنہیں اُٹھایا تا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں ، اُن میں سے ایک کہنے والے نے کہا تم یہاں کتنی دیر رہے ؟ اُنہوں نے کہا ہم رہے ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ ،اُنہوں نے کہا تمہارا ربّ خوب جانتا ہے تم کتنی مدت رہے ہو، پس اپنے میں سے ایک کو اپنا یہ روپیہ دے کر بھیجو شہر کی طرف ، پس وہ دیکھے کون سا کھانا پاکیزہ تر ہے ،تو وہ اس سے تمہارے لئے لے آئے اور نرمی کرے اور کسی کو تمہاری خبر نہ دے بیٹھے۔ بے شک اگر وہ تمہاری خبر پالیں گے تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا تمہیں لوٹا لیں گے اپنی ملّت میں اور اس صورت میں تم ہرگز کبھی فلاح نہ پاؤ گے۔‘‘

﴿سورۃ الکہف 18 آیت نمبر 19 تا 20﴾



باب نمبر۔30

اسلام علیکم

عیسائیوں کے سلام کا جواب نہ دینا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قرآن: وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا (4/86)

ترجمہ: اور جب کوئی تمہیں سلام کرے تو تم اس سے بہتر سلام کرو یا وہی لوٹا دو۔﴿سورۃ النساء 4 آیت 86﴾

اللہ فرماتا ہے کہ جب کوئی بھی انسان خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم تمہیں سلام کرے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا اس جیسا جبکہ درج ذیل احادیث میں اس کے بالکل الٹ درس دیا جا رہا ہے:

اہل کتاب کے سلام کا جواب صرف وعلیکم ہے۔

حدیث: ”قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: بیشک اہل کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں تو ہم انہیں کیسے جواب دیا کریں؟ فرمایا کہ وعلیکم کہہ دیا کرو۔“
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1766 صفحہ نمبر 636﴾

حدیث: ”سہیل بن ابوصالح کا بیان ہے کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ شام کے سفر پر نکلا تو نصاریٰ کے گرجوں کے پاس سے گزرے جو

ہمیں سلام کرتے ۔ والد محترم نے فرمایا کہ انہیں سلام نہ کرنا کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیث سنائی ہے کہ انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور جب وہ تمہیں راستے میں ملیں تو انہیں تنگ راستے کی طرف مجبور کردیا کرو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1764 صفحہ نمبر 635﴾

یہودی السام علیکم کہیں تو آپ صرف وعلیکم کہیں۔



حدیث: ''عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب یہودیوں میں سے کوئی تمہیں سلام کرتا ہے تو السام علیکم ہی کہتا ہے لہٰذا تم کہہ دیا کرو کہ تمہارے ہی اوپر۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1765 صفحہ نمبر 635﴾

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

باب نمبر۔31

جنگ جمل اور صفین کے تمام مسلمان جہنمی ہیں۔

حدیث: ''احنف بن قیس کا بیان ہے کہ میں لڑائی میں شامل ہونے کی غرض سے نکلا تو مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل گئے۔انہوں نے فرمایا کہ لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔عرض کی گئی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! وہ تو قاتل ہے لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا کہ اس نے بھی اپنے ساتھی (قاتل) کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔''

﴿سنن ابوداوَد جلد سوم کتاب الفتن حدیث نمبر 865 صفحہ نمبر 299﴾



باب نمبر۔32

رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے قران حکیم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تمام جہانوں کیلئے رحمت قرار دیا چنانچہ فرمایا: وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (21/107) اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ دوسرے مقام پر فرمایا: ☆وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ ۔''اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ اخلاق انسانی کے بلندترین مقام پر فائز ہیں۔'' (سورۃ القلم 68 آیت 4)۔اس کے بعد قیامت تک کے انسانوں کیلئے فرمادیا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی تمہارے لئے ایک نمونہ ہے: لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ (33/21) لیکن سنن ابوداؤد کی درج ذیل روایات حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت کو داغدار کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان کہ اس کے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

حدیث: ''مغیرہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مہمان ہوا تو آپ نے بکری کی ایک ران کا حکم فرمایا جو بھونی گئی، آپ چھری لے کر اس میں سے میرے لئے کاٹنے لگے کہ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کیلئے بلانے آ گئے۔ پس آپ نے چھری ڈال دی اور فرمایا کہ اس کے ہاتھ خاک آلود ہوں اسے ہو کیا گیا ہے؟ اور نماز پڑھانے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ انباری کی روایت میں یہ بھی ہے کہ میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں جنہیں آپ نے مسواک پر رکھ کر

کاٹ دیا یا یہ فرمایا کہ میں تیرے بالوں کو مسواک پر رکھ کر کاٹ دیتا ہوں۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 188 صفحہ نمبر 120﴾

رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے الفاظ کہ "ابوذر کی ماں اسے روئے، تمہاری ماں کی خرابی ہو"

حدیث: "حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس کافی بکریاں اکٹھی ہوگئیں تو فرمایا: اے ابوذر! انہیں چراؤ۔ پس میں انہیں ربذہ کی جانب لے گیا۔ مجھے جنابت لاحق ہوگئی جب کہ میں وہاں پانچ چھ روز رہا۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اے ابوذر! میں خاموش رہا۔ ابوذر کی ماں اسے روئے، تمہاری ماں کی خرابی ہو۔ پس آپ نے ایک سیاہ فام لونڈی کو بلایا جو ایک بالٹی لے کر آئی جس میں پانی تھا۔ پس میں نے ایک کپڑے سے ستر چھپا لیا اور سواری کی آڑ میں غسل کر لیا۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 332 صفحہ نمبر 171﴾

رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بددعا سے ایک شخص لنگڑا ہو گیا۔

حدیث: "حضرت یزید بن نمران سے روایت ہے کہ میں نے تبوک میں ایک لنجے کو دیکھا تو اس نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے

سامنے سے گدھے پر گزرا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔آپ نے کہا کہ اے اللہ! اس کے پاؤں کاٹ دے، اس کے بعد میں ان پر نہ چل سکا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 700 صفحہ نمبر 288﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 701 صفحہ نمبر 288﴾

حدیث: ''سعید بن غزوان نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ حج کے ارادے سے تبوک میں اترے ہوئے تھے تو انہوں نے ایک لنجے کو دیکھ کر اس سے اس بارے میں پوچھا، اس نے کہا کہ میں آپ کو اس کا ماجرا بتا دیتا ہوں لیکن جو آپ مجھ سے سنیں وہ میری زندگی میں کسی کو نہ بتائیں۔ بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تبوک میں ایک کھجور کے پاس اترے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا کہ یہ ہمارا قبلہ ہے پھر آپ نے اس کی جانب نماز پڑھی۔ میں لڑکا تھا اور دوڑتا ہوا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اور کھجور کے درمیان سے گزر گیا، آپ نے فرمایا کہ اس نے ہماری نماز کو توڑا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے پیروں کو توڑا، لہٰذا میں آج تک ان پر کھڑا نہیں ہو سکا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 702 صفحہ نمبر 288﴾

دل کرتا ہے کہ بے نمازیوں کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے الفاظ۔؟

حدیث: ''ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بیشک میں نے ارادہ کیا کہ نماز کی اقامت کا حکم دوں پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ایسے آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر جاؤں جن کے ساتھ لکڑیوں کے گٹھے ہوں اور ان لوگوں کے پاس جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے تو ان کے گھر بار کو آگ لگا دوں۔''

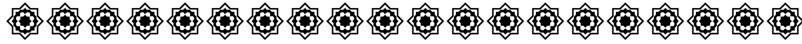
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 545 صفحہ نمبر 245﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 546 صفحہ نمبر 245﴾

جو آدمی اپنی گمشدہ چیز مسجد میں تلاش کر رہا ہو، اس کیلئے بددعا کرو۔

حدیث: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی آدمی سے سنے کہ اپنی گمشدہ چیز مسجد میں تلاش کر رہا ہے تو کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تیری چیز نہ لوٹائے کیونکہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 470 صفحہ نمبر 219﴾



باب نمبر۔33

تصویر

رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر کتا یا جنبی ہو۔

سنن ابوداؤد میں تصویر بنانے کے بارے میں بہت سی احادیث آئی ہیں، چند ایک ملاحظہ کیجیے :

حدیث: ''عبداللہ بن نجی کے والد ماجد نے حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر، کتا یا جنبی ہو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 227 صفحہ نمبر 132﴾

حدیث: ''عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی تصویر بنائی تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے عذاب دیتا رہے گا جب تک اس میں جان نہ ڈال دے۔ اور وہ جان نہ ڈال سکے گا۔ جو جھوٹا خواب بیان کرے اس سے جو میں گانٹھ لگانے کیلئے کہا جائے گا۔ جو لوگوں کی ایسی بات سنے جس کے باعث وہ اس سے بھاگتے ہوں تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1589 صفحہ نمبر 573﴾

حدیث: ''نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے تو ان کے دروازے پر پردہ دیکھا لہٰذا اندر داخل نہ ہوئے حالانکہ شاید ہی ایسا ہوا ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اندر داخل ہوئے اور پہلے ان سے نہ ملے ہوں۔ پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو انہیں مغموم دیکھا، فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تھے لیکن اندر داخل نہ ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس بات کا بڑا رنج ہوا ہے کہ آپ تشریف لائے اور ان کے پاس اندر داخل نہ ہوئے۔ فرمایا میرا دنیا سے کیا واسطہ؟ میرا نقش و نگار سے کیا تعلق؟ انہوں نے جا کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد گرامی بتایا۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیجیے کہ اس کیلئے آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اسے بنی فلاں کیلئے بھیج دو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 748 صفحہ نمبر 255﴾

حدیث: ''واصل بن عبدالاعلیٰ اسدی، ابن فضیل نے اپنے والد ماجد سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ پردہ نقش و نگار والا تھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 749 صفحہ نمبر 256﴾

حدیث: ''حفص بن عمر، شعبہ، علی بن مدرک، ابوزرعہ بن عمرو بن جریر، عبداللہ بن یحیٰی کے والد ماجد نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر، کتا یا جنبی ہو۔''

﴿سنن ابوداؤ جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 751 صفحہ نمبر 256﴾

حدیث: ''حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ کہا کہ ہمارے ساتھ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس چلیے تا کہ ان سے اس کے متعلق پوچھیں۔ پس ہم جا کر عرض گزار ہوئے کہ اے ام المومنین! حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیث اس طرح بیان کی ہے، کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس کا ذکر فرماتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا نہیں، لیکن میں تم سے ایک حدیث بیان کرتی ہوں جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے تھے اور میں واپسی کی منتظر تھی تو میں نے ایک پردہ لے کر دروازے کی لکڑی سے لٹکا دیا۔ جب

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے تو میں نے استقبال کیا اور عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ خدا کا شکر ہے جس نے آپ کو عزت بخشی اور آپ کو بزرگی دی۔ آپ نے گھر کی طرف نظر کی اور پردہ دیکھا تو مجھے کوئی جواب نہ دیا، میں نے پرنور چہرے پر ناراضگی دیکھی اور پردے کے پاس آ کر اسے اُتار دیا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم نہیں فرمایا کہ اس کی روزی میں سے پتھروں اور اینٹوں کو کپڑے پہنائیں وہ فرماتی ہیں کہ اسے کاٹ کر میں نے دوسرہانے بنالئے اور ان میں کھجور کے ریشے بھر دیئے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھ سے ناراض نہ ہوئے۔''

﴿سنن ابوداؤ جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 752 صفحہ نمبر 257﴾

حدیث: ''حضرت زید بن خالد نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بیشک فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بسر بن سعید نے کہا کہ پھر حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار پڑ گئے اور ہم نے ان کی عیادت کی تو ان کے دروازے پر پردہ تھا جس میں تصویریں تھیں، میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پروردہ تھے کہ کیا حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصویروں کے متعلق پہلے ہمیں حدیث نہیں بتائی تھی؟ عبید اللہ نے کہا کہ جب

انہوں نے وہ کہا تو کیا آپ نے یہ نہیں سنا کہ ''کپڑوں کے نقش ونگار کے سوا۔''

﴿سنن ابوداؤ جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 754 صفحہ نمبر 257﴾

حدیث: ''ابن سباق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بیشک جبرائیل علیہ السلام نے اس رات میرے پاس آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن مجھ سے ملاقات نہ کی پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دل میں خیال آیا کہ ہماری چارپائی کے نیچے کتے کا پلا تھا، پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم فرمایا تو اسے نکال دیا گیا۔ پھر اپنے دست مبارک میں پانی لے کر اس جگہ چھڑکا، جب حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم فرما دیا، یہاں تک کہ چھوٹے باغ کی حفاظت کرنے والے کتے کا بھی، کہ بڑے باغ کی حفاظت کرنے والے کتے کو چھوڑ دیا جائے۔''

﴿سنن ابوداؤ جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 756 صفحہ نمبر 258﴾

حدیث: ''مجاہد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تو مجھ سے کہا میں گزشتہ رات بھی آپ کی خدمت

میں حاضر ہوا تھا، میرے اندر داخل ہونے میں اس کے سوا کوئی رکاوٹ نہ تھی کہ دروازے پر تصویریں تھیں اور گھر میں نقش ونگار والا رنگین کپڑا تھا اور گھر کے اندر کتا تھا۔لہٰذا حکم فرمائیے کہ گھر کے اندر جو تصویریں ہیں ان کے سر کاٹ دیئے جائیں تا کہ وہ درخت کی طرح رہ جائیں۔ پردے کے متعلق حکم فرمائیے کہ اسے کاٹ کر دو گدے بنا لئے جائیں تا کہ وہ (تصویریں) پیروں سے روندی جائیں اور کتے کے نکالنے کا حکم فرما دیجئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایسا ہی کیا جب کہ پلا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا جو ان کے تخت کے نیچے تھا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم فرمایا تو اسے بھی نکال دیا گیا۔"

﴿سنن ابوداؤ جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 757 صفحہ نمبر 259﴾

تصویر کے جائز ہونے کیلئے ایک مسلمان کیلئے قرآنِ مجید کی سورۃ سبا سورۃ نمبر 34 آیت نمبر 13 ہی کافی ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ خدا کے ایک جلیل القدر پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام، جنّات سے تصویریں بنواتے تھے ۔قرآن میں ہے :

قرآن: **يَعۡمَلُوۡنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنۡ مَّحَارِيۡبَ وَتَمَاثِيۡلَ وَجِفَانٍ كَالۡجَوَابِ وَقُدُوۡرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكۡرًا ؕ وَ قَلِيۡلٌ مِّنۡ عِبَادِىَ الشَّكُوۡرُ (34/13)**

ترجمہ: "وہ (جنّات) جو وہ (حضرت سلیمان علیہ السلام) چاہتے وہ اُس کیلئے قلعے بناتے اور تصویریں (مُورتیاں) اور حوض جیسے لگن اور ایک جگہ جمی ہوئی (دیگیں)، اے خاندانِ داؤد! تم شکر بجالا کر عمل کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار تھوڑے ہیں۔"

﴿سورۃ سبا34 آیت نمبر13﴾

تصویر کے بارے میں اصل اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اِس میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی بنائی اور پیدا کی ہوئی چیزوں کی تصویر بنانا ہرگز صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا نہیں کیونکہ ہم جو تصویر بناتے یا کھینچتے ہیں وہ تخلیق نہیں بلکہ تقلید ہے مثلاً سورۃ الفاتحہ کی آیات جیسی کوئی آیت بنانے کی کوشش کرنا تو اللہ تعالیٰ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا ہے لیکن اگر کوئی شخص سورۃ الفاتحہ کی نقل کرے یا اِس کی عکسی تصویر لے تو یہ اللہ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا نہیں کہلاتا۔ اِسی طرح اِنسانی آنکھ کی پیوندکاری، خدا کی صفتِ خلق سے مماثلت نہیں کیونکہ اللہ نے آنکھ کو تخلیق کیا جبکہ ڈاکٹر آنکھ کی تخلیق نہیں کرتا بلکہ اللہ کے عطا کردہ علم کے مطابق صفتِ تقلید سے کام لیتا ہے۔

علاوہ ازیں اُوپر بیان کی گئیں احادیث میں بے شمار قابلِ اعتراض نقاط موجود ہیں لیکن اِن سب کو احاطۂ تحریر میں لانا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے، بطور مثال ایک دو باتیں پیشِ خدمت ہیں :

ایک حدیث میں آپ نے پڑھا کہ ''حضرت جبریل علیہ اسلام نے کہا کہ میں کل شب بھی آیا تھا لیکن تصویروں کی وجہ سے واپس چلا گیا۔''

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے بارے میں فرمایا ہوا ہے کہ : لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (66/6)''اللہ اِن (فرشتوں) کو جو حکم دیتا ہے وہ اُس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنہیں حکم دیا جاتا ہے۔'' ﴿سورۃ التحریم سورۃ نمبر66 آیت نمبر6﴾ اِس آیت کی روشنی میں یہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دے کہ یہ پیغام لے جاؤ اور میرے نبی کو پہنچا دو لیکن فرشتہ تصویریں دیکھ کر واپس چلا جائے۔ کیا ایسی روایات میں اللہ تعالیٰ کے رُتبے کو کم کرنے کی کوشش نہیں کی

گئی کہ خدا کو نعوذ باللہ اِس بات کا علم ہی نہ تھا کہ اُس کے فرشتے تصویروں والے گھر میں جانے کی طاقت نہیں رکھتے۔

ایک حدیث میں کہا گیا ہے کہ ''درخت جیسی بے جان چیز کی تصویر بنالیا کرو'' ......آج پرائمری کا ایک طالب علم بھی جانتا ہے کہ درخت بے جان نہیں ہوتے۔ وغیرہ



باب نمبر۔34

بے حیائی

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن: وَلاَ تَقْرَبُواْ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ (6/151)

ترجمہ: ''اور بے حیائی کے قریب بھی نہ جاؤ، جو ان میں سے کھلی ہو یا چھپی ہوئی ہو۔'' ﴿سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 151﴾

قرآن: قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَمِنْهَا وَمَابَطَنَ (7/33)

ترجمہ: ''آپ فرما دیں میرے ربّ نے تو حرام قرار دیا ہے بے حیائیوں کو، ان میں جو ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں۔''

﴿سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 33﴾

ایمان والوں کے بارے میں فرمایا:

قرآن: وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ (42/37)

ترجمہ: ''اور جو بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں سے اور جب وہ غصے میں ہوتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں۔''

﴿سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 37﴾

قرآن: اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ط (53/32)

قرآن: اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ؕ (24/19)

ترجمہ: ''بے شک جولوگ پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے، ان کیلئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔''

﴿سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 19﴾

تحریر کو مختصر کرنے کیلئے چند مزید آیات کے صرف حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں:

سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 135۔ سورۃ المومنون سورہ نمبر 23 آیت نمبر 3۔ سورۃ القصص سورہ نمبر 28 آیت نمبر 55۔ سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت نمبر 72۔

جنتی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں بھی لغویت نہیں ہوگی، ملاحظہ فرمایئے:

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 62۔ سورۃ الطّور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 23۔ سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 25۔ سورۃ النبا سورہ نمبر 78 آیت نمبر 35۔

ان آیات میں آپ نے ایک خاص بات نوٹ کی ہوگی کہ بے حیائی کا کام کرنا تو بڑی دُور کی بات ہے، اللہ تعالیٰ نے سورۃ القصص آیت نمبر 55 میں بے حیائی کی بات سننے سے بھی منع فرمایا ہے اور سورۃ الانعام آیت نمبر 151 میں تو یہاں تک فرمادیا کہ بے حیائی کے قریب بھی مت جاوٗ۔ لیکن درج ذیل احادیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخی کی گئی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے سامنے ننگے ہی پھرتے رہتے تھے۔ کیا ایسی حدیثوں کا ردّ کر کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا دفاع کرنے والا منکرِ حدیث ہوتا ہے؟

صحابہؓ ایک دوسرے کے سامنے الف ننگے ہو کر غسل کرتے تھے۔

حدیث: ''ابن ابی ذئب کا بیان ہے کہ شعبہ نے فرمایا کہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب غسل جنابت فرماتے تو دائیں ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر سات مرتبہ پانی ڈالتے، پھر اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔ ایک مرتبہ وہ پانی ڈالنے کی تعداد بھول گئے تو مجھ سے پوچھا کہ میں نے کتنی دفعہ پانی ڈالا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے تو معلوم نہیں، فرمایا کہ تمہاری ماں نہ رہے تمہیں معلوم کرنے سے کس نے روکا؟ پھر نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے۔ پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہاتے۔ پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس طرح طہارت فرمایا کرتے تھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 246 صفحہ نمبر 139﴾

غسل جنابت میں ایک بال برابر جگہ بھی خشک رہ جائے تو اسے آگ کا عذاب دیا جائے گا۔

حدیث: ''زاذان نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے غسل جنابت میں ایک بال کی جگہ بھی چھوڑ دی جسے نہ دھویا اسے آگ کا اس طرح عذاب دیا جائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اسی لئے میں اپنے سر کا دشمن ہوں، اسی لئے میں اپنے سر کا دشمن ہوں،

اسی لئے میں اپنے سر کا دشمن ہوں، اور اپنے بالوں کو منڈایا کرتے تھے۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 249 صفحہ نمبر 139﴾



باب نمبر۔35

گندے صحابہ (نعوذ باللہ)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میلے کچیلے رہتے تھے

فرمانِ خداوندی ہے :

قرآن میں اللہ نے فرمایا کہ :

قرآن: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (2/222)

ترجمہ: ''بیشک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے''۔

﴿سورۃ البقرۃ سورۃ نمبر 2 آیت نمبر 222﴾

سوچنے کی بات ہے کہ جو لوگ دن میں کم از کم پانچ مرتبہ وضو کرتے ہوں وہ گندے کیسے ہو سکتے تھے اور ہم کیسے مان لیں کہ ان سے بدبو آتی تھی۔ ہمارا ایمان ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قرآن کی اِس ھدایت پر عمل کرتے ہوئے صاف ستھرے رہتے تھے لیکن سنن ابوداوَد میں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین (العیاذ باللہ) گندے مندے رہتے تھے یہاں تک کہ اُن سے بدبُو آتی تھی۔ روایت یہ ہے :

حدیث: ''عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگ محنت مزدوری کر کے اس حالت میں نماز جمعہ کیلئے جاتے کہ ان سے کہا جاتا کاش! آپ غسل کر لیتے۔''

﴿سنن ابوداوَد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 352 صفحہ نمبر 178﴾

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین گندے مندے رہتے تھے۔ان سے بدبو آتی تھی؟

حدیث: ''قتادہ سے روایت ہے کہ میرے والد محترم حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے بیٹے ! اگر تم ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ دیکھتے کہ ہم پر بارش ہو جاتی تو سمجھتے کہ ہم میں سے بھیڑ بکریوں کی بدبو آتی ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 634 صفحہ نمبر 221﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 662 صفحہ نمبر 230﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 663 صفحہ نمبر 230﴾

صحابہؓ کی شراب نوشی۔

حدیث: ''حسین بن علی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوہ بدر کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک عمر رسیدہ اونٹنی آئی اور ایک عمر رسیدہ اونٹنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خمس سے عطا فرمائی تھی۔ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ رات گزارنے کا ارادہ کیا تو میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار کو تیار کیا تا کہ وہ میرے ساتھ جائے اور ہم اذخر لائیں اور اسے سناروں کے ہاتھوں بیچ کر دعوت ولیمہ کا انتظام کریں۔میری اونٹنیاں ایک انصاری کے گھر کے ایک گوشے میں تھیں۔ جب میں سامان جمع کر کے آیا تو دیکھا کہ میری اونٹنیوں کے کوہان کٹے ہوئے ہیں، کمریں

پھٹی ہوئی ہیں اور ان کی کلیجیاں نکال لی گئیں ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر میں اپنی آنکھوں پر قابو نہ رکھ سکا۔ میں نے کہا کہ یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب نے جو اس گھر میں انصار کے ساتھ شراب پی رہے ہیں، ایک رقاصہ اس ٹولی کو گانا سنا رہی تھی کہ اے حمزہ! اونٹنیوں پر چھری رکھ دے۔ چنانچہ انہوں نے تلوار پکڑی ان کے کوہانوں کو کاٹا، کمروں کو چیرا اور ان کے کلیجے نکال لئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اس کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کی، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی اور حضرت حمزہ کے پاس پہنچے اور انہیں ان کے فعل پر ملامت کرنے لگے۔ حضرت حمزہ نے آپ کو غور سے دیکھا اور کہا کہ آپ میرے والد ماجد کے غلام معلوم ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جان گئے کہ وہ نشے میں چور ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے ان قدموں پر ہی واپس لوٹے۔"

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب الخراج حدیث نمبر 1212 صفحہ نمبر 464﴾



باب نمبر۔36

صحابہؓ کا ایک دوسرے کو بات سمجھانے کا غیر اخلاقی طریقہ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ .(16/125)

ترجمہ: ''اپنے ربّ کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کریں۔''

قرآن: وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْناً.(2/83)

ترجمہ: ''لوگوں سے نہایت عمدگی سے بات کرو۔''

قرآن: وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوّاً مُّبِیْناً (17/53)

ترجمہ: ''میرے بندوں سے فرمادیں کہ بات وہ کہیں جو سب سے اچھی ہو، بیشک شیطان ان کے درمیان فساد ڈال دیتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے بات کرنے کے آداب سکھاتے ہوئے فرمایا کہ عمدگی سے بات کرو اور جب کسی کی راہنمائی کروتو اچھے طریقے سے گفتگو کرولیکن درج ذیل حدیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے جس عمل کی عکاسی ہوتی ہے اس سے اس روایت کے موضوع ہونے میں کوئی شک باقی نہیں رہتا:

حدیث: ''ابراہیم نے ہمام سے روایت کی ہے کہ حضرت حزیفہ، مدائن میں ایک دکان میں کھڑے ہوکر امامت کرنے لگے تو حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں قمیض سے پکڑ کر کھینچا، جب وہ نماز سے

فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ لوگ اس بات سے منع کئے جاتے تھے؟ کہا کیوں نہیں جب آپ نے کھینچا تو مجھے یہ بات یاد آئی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 593 صفحہ نمبر 261﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 594 صفحہ نمبر 261﴾

نماز کیلئے غلط جانب کھڑے ہونے پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ابن عباسؓ کو بالوں سے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کیا۔

قرآن: فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ .(3/159)

ترجمہ: ''یہ اللہ کی رحمت ہے کہ آپؐ اِن کیلئے نرم دِل ہیں، اگر آپؐ سخت دِل ہوتے تو یہ آپؐ کے پاس سے منتشر ہو جاتے۔''

قرآن: وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۔(68/4)

ترجمہ: ''اے محمدؐ! آپ اخلاق انسانی کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔'' (سورۃ القلم 68 آیت 4)

قرآن: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (21/107)

ترجمہ: ''بے شک ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

قرآن: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (33/21)

ترجمہ: ''تمہارے لئے رسول کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔''

اللہ فرماتا ہے کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنایا ہے، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نرم دل ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اخلاق انسانی کے بلند ترین مقام پر ہیں لیکن درج ذیل حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا جو کردار بیان کیا گیا ہے وہی اس حدیث کے جعلی ہونے کا ثبوت ہے۔

حدیث: ''سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس واقعے کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ مجھے میرے سر یا میری زلفوں سے پکڑا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کرلیا۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 607 صفحہ نمبر 265﴾



باب نمبر۔37

صحابیات کا چال چلن

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے انتقال کے بعد صحابہؓ کی عورتوں کا چال چلن درست نہ تھا۔

حدیث: ''عمرہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو اب عورتوں نے حال بنایا ہے تو آپ ضرور انہیں مسجدوں سے منع فرما دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 566 صفحہ نمبر 252﴾

ازواج مطہراتؓ کی گالیاں۔

قرآن: **وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ط بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ج وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ** (49/11)

ترجمہ: ''اور ایک دوسرے کو برے نام سے نہ چڑاؤ (نام نہ بگاڑو) ایمان کے بعد گناہ (کا نام) برا نام ہے، اور جو باز نہ آیا تو یہی لوگ ظالم ہیں۔'' ﴿سورۃ الحجرات سورۃ نمبر 49 آیت نمبر 11﴾

کیا کوئی مسلمان یہ تصور بھی کر سکتا ہے کہ ازواج مطہراتؓ آپس میں ایک دوسرے کو گالیاں دیتی تھیں اور وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے، اگر آپ کو

یقین نہیں آ رہا تو ملاحظہ کیجئے یہ حدیث:

حدیث: ''سمیہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اونٹ بیمار ہو گیا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک زائد اونٹ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ ایک اونٹ انہیں دے دو، انہوں نے کہا: میں اس یہودیہ کو دے دوں ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس بات پر ناراض ہوئے جس کے باعث ذوالحجہ، محرم اور صفر کے کچھ دنوں تک ان سے کلام نہ کیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1178 صفحہ نمبر 432﴾

قارئین کرام! یہ الزامات ان ہستیوں پر لگائے جا رہے ہیں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا کہ یہ تمام صحابہؓ ایک دوسرے کے دوست ہیں (8/72) ان میں باہمی محبت و مودت تھی (48/29) یہ دوسروں کو اپنے او پر ترجیح دیتے تھے (59/9) خدا نے ان کے درمیان باہمی اُلفت ڈال دی تھی (8/63+3/103) یہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیروی کرتے تھے (8/64) خدا نے انہیں بھائی بھائی بنا دیا تھا (3/103+49/10) خدا ان سے راضی ہو گیا اور وہ خدا سے راضی ہو گئے (9/100+48/18)۔



باب نمبر۔38

گدھا

گدھا حلال ہے۔

حدیث: ’’نافع مولیٰ ابوقتادہ انصاری نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں سمیت مکہ مکرمہ کے راستے میں پیچھے رہ گئے اور ساتھیوں نے احرام باندھا ہوا تھا جبکہ یہ احرام کے بغیر تھے۔ پس انہوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے، اپنے ساتھیوں سے کوڑا پکڑانے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ ان سے اپنا نیزہ مانگا تب بھی انہوں نے انکار کیا۔ پس انہوں نے خود لیا اور جنگلی گدھے پر ٹوٹ پڑے اور اسے مار گرایا۔ پس اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعض اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو اس کے متعلق دریافت کیا، فرمایا کہ یہ کھانا ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلایا ہے۔‘‘

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 88 صفحہ نمبر 47﴾

قرآن کی رُو سے حالتِ اضطرار میں حرام کھانے کی اجازت ہے (2/173,5/3, 16/115,6/146) لیکن اِن احادیث میں کہیں بھی اضطراری حالت ثابت نہیں ہوتی۔

گدھا حلال ہے۔

حدیث: ''عبید بن ابوالحسن نے عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ حضرت غالب بن ابحر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم قحط میں مبتلا ہو گئے اور میرے پاس کچھ مال نہ تھا کہ اپنے گھر والوں کو کھلاتا مگر چند گدھے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پالتو گدھوں کا گوشت حرام فرما چکے تھے۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہم قحط میں مبتلا ہو گئے ہیں اور میرے پاس مال نہیں کہ اپنے گھر والوں کو کھلاؤں ماسوائے چند موٹے تازے گدھوں کے اور گھریلو گدھوں کا گوشت آپ حرام فرما چکے ہیں، فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو اپنے موٹے گدھوں کا گوشت کھلاؤ کیونکہ میں نے تو انہیں بستیوں کی گندگی کے باعث حرام قرار دیا تھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 409 صفحہ نمبر 150﴾

گدھا یا گدھی۔ایک ہی حدیث میں اختلاف۔

حدیث: ''عثمان ابن ابوشیبہ، سفیان بن عیینہ، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں ایک گدھے پر آیا۔ قعنبی، مالک، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میں قریب البلوغ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ پس

میں کچھ صف کے سامنے سے گزرا۔گدھی سے اترا، اسے چرنے کیلئے چھوڑ دیا اور صف میں شامل ہو گیا، اس بات کا کسی نے برا نہیں منایا۔"

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 710 صفحہ نمبر 290﴾



باب نمبر۔39

قیافہ شناسی

قرآن، حقیقی علم ہے اور علم کے سامنے قیاس آرائیوں کی حیثیت کچھ بھی نہیں ہوتی، ہاں جس وقت تک قرآن نازل نہیں ہوا تھا، مندروں اور ہیکلوں میں جوتشی، کاہن یا نجومی، خدا بنے ہوئے تھے جو مختلف قسم کی قیاس آرائیاں اور پیش گوئیاں کرتے رہتے تھے لیکن جب ''علم'' آ گیا، حق آ گیا تو اب جہالت اور باطل کو بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ اللہ نے فرمایا:

قرآن: اِلَّا مَنِ اسۡتَرَقَ السَّمۡعَ فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيۡنٌ (15/18)

ترجمہ: ''اگر اب یہ لوگ کچھ دعاوی کریں گے تو علم کی بارگاہ سے آسمان سے انہیں آتشیں کوڑے پڑیں گے۔''

﴿سورۃ الحجر سورہ نمبر 15 آیت نمبر 18﴾

نیز دیکھیے

سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 6 تا 9

سورۃ الملک سورہ نمبر 67 آیت نمبر 5

سورۃ الجن سورہ نمبر 72 آیت نمبر 8 تا 9

یہ کیسے ممکن ہے کہ حقیقی علم آ جانے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کاہنوں، جوتشیوں، نجومیوں یا قیافہ شناسوں کو:

(1) قیافہ شناسی کیلئے گھر میں آنے کی اجازت دیتے تھے۔

(2) ان کی باتوں پر یقین کرتے تھے۔

(3) ان کی قیافہ شناسی پر خوشی محسوس کرتے تھے۔

(4) دوسروں کو بھی بتاتے (کہ قیافہ شناس ٹھیک کہتا ہے)

آپ کو یقین نہیں آ رہا تو درج ذیل حدیث ملاحظہ فرمایئے:

قیافہ شناسی پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا خوشی کا اظہار۔

حدیث: ''عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے۔مسدد اور ابن السرح کی روایت میں ہے کہ ایک روز مسرور ہو کر۔عثمان نے کہا کہ آپ کے مبارک چہرے پر خوشی کے آثار تھے۔فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)! کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجرز مدلجی نے زید اور اسامہ کو دیکھا کہ انہوں نے چادر سے اپنے سر چھپائے ہوئے تھے اور دونوں کے قدم کھلے ہوئے تھے تو اس نے کہا کہ ان میں سے ایک کے پیر دوسرے سے ہیں امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حضرت اسامہ کا رنگ کالا اور حضرت زید کا رنگ سفید تھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الطلاق حدیث نمبر 497 صفحہ نمبر 194﴾



باب نمبر۔40

عزل

قرآن میں نکاح کے سلسلے میں فرمایا گیا ہے کہ اِس کا مقصد محض شہوت رانی نہیں ہونا چاہیے، چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن: وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ط (4/24)

ترجمہ: ''اور ان کے سوا سب عورتیں تمہارے لئے حلال کی گئیں ہیں بشرطیکہ تم چاہو اپنے مالوں سے قیدِ نکاح میں لانے کو، نہ کہ ہوس رانی کو۔'' ﴿سورۃ النساء4 آیت نمبر24﴾

قرآن: نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ص فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ز (2/223)

ترجمہ: ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس اپنی کھیتی میں آوٗ جب چاہو۔'' ﴿سورۃ البقرۃ2 آیت نمبر223﴾

عورتوں کو کھیتی سے تشبیہ دے کر یہ بات سمجھائی جا رہی ہے کہ اِن سے وظیفۂ زوجیت کا مقصد اولاد حاصل کرنا ہونا چاہیے نہ کہ محض شہوت رانی۔ کسان کھیتی میں ہل چلاتا ہے تو اُس کا مقصد فصل حاصل کرنا ہوتا ہے۔

قرآن: اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ط هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ط عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ ج فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ص (2/187)

ترجمہ: ''تمہارے لئے جائز کر دیا گیا روزہ کی رات میں اپنی عورتوں سے بے پردہ ہونا، وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم اُن کیلئے لباس ہو، اللہ نے جان لیا کہ تم اپنے تئیں خیانت کرتے تھے سو اُس نے تم کو معاف کر دیا اور تم سے درگذر کی پس اب اُن سے ملو اور جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، طلب کرو۔'' ﴿سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر 187﴾

اِس آیت میں بھی مباشرت کا مقصد اولاد حاصل کرنا بتایا جا رہا ہے لیکن سنن ابوداوٗد کی احادیث میں محض شہوت رانی کی نیّت سے اپنی عورتوں کے پاس جانا جائز قرار دیا گیا ہے۔ ملاحظہ کیجیے :

عزل۔جس نے پیدا ہونا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گا۔

حدیث: ''محمد یحیٰ بن حبان نے ابن محیریز سے روایت کی ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے عزل سے متعلق پوچھا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی مصطلق کیلئے نکلے تو ہمیں عرب کے قیدی ہاتھ آئے، ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی کیونکہ مجرد رہنا ہمیں تنگ کر رہا

تھا۔ہم حمل بھی نہیں چاہتے تھے اس لئے ہم نے عزل کا ارادہ کیا۔ پھر ہم نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم میں موجود ہیں تو ہم پوچھ لینے سے پہلے عزل کیوں کریں۔پس ہم نے اس بارے میں آپ سے پوچھا تو فرمایا: تمہارے لئے یہ ضروری نہیں کہ ایسا نہ کرو کیونکہ کوئی جان ایسی نہیں کہ جس نے قیامت تک پیدا ہونا ہے مگر وہ پیدا ہو کر رہے گی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 405 صفحہ نمبر 153﴾

حدیث: ''قزعہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عزل کا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حضور ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: کوئی ایسا کیوں کرتا ہے؟ یہ نہ کہو اور کوئی ایسا نہ کرے کیونکہ کوئی جان ایسی نہیں جس نے پیدا ہونا ہے مگر اللہ تعالیٰ پیدا کر کے رہے گا۔امام ابوداؤد نے فرمایا کہ قزعہ حضرت زیاد کے آزاد کردہ غلام تھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 403 صفحہ نمبر 153﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 404 صفحہ نمبر 153﴾



باب نمبر۔41

زنا

زنا کرنا مقدر میں لکھا ہوتا ہے۔

اللہ فرماتا ہے کہ انسان کیلئے صرف وہ ہے جس کیلئے وہ کوشش کرتا ہے(53/39) ۔قرآن مجید میں اس موضوع پر بیسیوں آیات موجود ہیں لیکن ہم اختصار سے کام لیتے ہوئے ایک سادہ سا سوال کرنا چاہتے ہیں کہ اگر زنا کرنا پہلے سے لکھا ہوا ہے تو اللہ نے دنیا اور آخرت میں اس کی سزا کیوں مقرر فرمائی ہے؟ یہ تو پھر ظلم ہوا کہ اللہ نے ایک آدمی کی تقدیر میں زنا کرنا لکھا ہوا تھا، جب اس نے زنا کیا تو اس کے متعلق حکم فرمادیا کہ اسے سو کوڑے مارو اور آخرت کی سزا الگ۔حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کوئی ارشاد قرآن کے خلاف نہیں تھا لہٰذا درج ذیل حدیث حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے غلط طور پر منسوب کر دی گئی ہے، یہ میرے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کلام نہیں ہوسکتا:

حدیث: ''طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے صغیرہ گناہوں سے کوئی چیز ایسی نہ دیکھی جس کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت نہ کیا ہو۔اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کیلئے زنا کا ایک حصہ لکھ دیا ہے جسے وہ ضرور پالیتا ہے، پس آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا کلام کرنا اور نفس خواہش وتمنا کرتا ہے شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کر دیتی ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 385 صفحہ نمبر 147﴾

حدیث: ''سہیل بن ابوصالح کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہر انسان کیلئے زنا سے ایک حصہ ہے۔ یہی واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ہاتھ زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا پکڑنا ہے، پیر زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا چلنا ہے، منہ زنا کرتا ہے اور اس کا زنا بوسہ دینا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 386 صفحہ نمبر 147﴾

زنا سے پیدا ہونے والے لڑکے کا فیصلہ بذریعہ قرعہ اندازی

حدیث: ''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے یمن سے آ کر کہا کہ اہل یمن سے تین آدمیوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آ کر ایک لڑکے کے متعلق جھگڑا کیا جنہوں نے ایک ہی طہر میں کسی عورت سے صحبت کی تھی۔ انہوں (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان میں سے دو سے کہا کہ بخوشی لڑکا تیسرے کو دے دو۔ وہ چیخنے چلائے۔ پھر دوسرے دو سے فرمایا کہ بخوشی یہ لڑکا تیسرے کو دے دو۔ وہ بھی چیخنے چلائے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم جھگڑنے والے سارے شریک ہو لہٰذا میں تمہارے درمیان قرعہ ڈالتا ہوں جس کے نام قرعہ نکلا لڑکا اس کا ہوگا اور وہ اپنے ساتھیوں کو دو تہائی دیت ادا کرے گا پس ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور جس کے نام قرعہ نکلا لڑکا اسے دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الطلاق حدیث نمبر 499 صفحہ نمبر 194﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الطلاق حدیث نمبر 500 صفحہ نمبر 195﴾

زنا کی سزا رجم ہے۔

حدیث: ''عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبد بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا جھگڑا پیش کیا جو زمعہ کی لونڈی کے بارے میں تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ جب میں مکہ مکرمہ گیا تو میرے بھائی عتبہ نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھوں تو اپنے قبضے میں لے لوں کیونکہ وہ ان کا بیٹا ہے، حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی کا ہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے عتبہ کے مشابہ دیکھ کر فرمایا کہ بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کیلئے پتھر ہیں اور اے سودہ! تم اس بچے سے پردہ کیا کرنا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الطلاق حدیث نمبر 503 صفحہ نمبر 196﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الطلاق حدیث نمبر 504 صفحہ نمبر 197﴾

جماع کے علاوہ کسی عورت کو جنسی ہوس کا نشانہ بنانے کی سزا

حدیث: ''علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مدینہ منورہ کے آخری سرے سے ایک آدمی نے

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے ایک عورت سے پیار کیا ہے اور جماع کے علاوہ سب کچھ اس کے ساتھ کیا، میں حاضر ہوں، آپ جو چاہیں مجھے سزا دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر پردہ ڈالا تو تم بھی اپنے اوپر پردہ ڈالتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہ دیا، وہ چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کے پیچھے آدمی بھیجا جو اسے بلا کر لایا۔ آپ نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھی: **وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ** ''نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کیلئے۔'' (11/114) حاضرین میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! یہ خاص اسی کیلئے ہے یا لوگوں کیلئے عام ہے، فرمایا یہ تمام لوگوں کیلئے ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1056 صفحہ نمبر 378﴾

جو اپنی بیوی کے پاس کسی آدمی کو پائے، وہ اسے قتل نہ کرے

حدیث: ''سہیل کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس کسی آدمی کو پائے تو کیا اسے قتل کر دے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار

ہوئے کیوں نہیں؟ قسم اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو عزت بخشی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: سن لو تمہارے سردار صاحب کیا کہہ رہے ہیں۔ عبدالوہاب بن نجدہ نے کہا: جو سعد کہہ رہے ہیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث نمبر 1114 صفحہ نمبر 405﴾

بلکہ چار گواہ لائے۔

حدیث: ''ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: آپ کے نزدیک اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی کو پاؤں تو اسے مہلت دوں یہاں تک کہ چار گواہ لاؤں؟ فرمایا، ہاں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث نمبر 1115 صفحہ نمبر 405﴾

زنا اور دیگر فواحش کی سزائیں الگ الگ ہیں زنا کیلئے چار گواہ لانا ناممکنات میں شامل ہے اس لئے قرآن نے اس کا مطالبہ ہی نہیں کیا، قرآن میں ہے کہ جو عورتیں فحش کی مرتکب ہوں، اس کیلئے چار گواہ لاؤ، ان کی سزا پابند مسکن ہے (4/15) قرآن میں زنا کی سزا سو کوڑے مقرر کی گئی ہے (24/2)

زنا بالجبر اور زنا بالرضا کی سزا

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن: اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (24/2)

ترجمہ: ''زِنا کار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھاؤ، اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر اِیمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت''۔﴿سورۃ نور 24 آیت 2﴾

2. اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن: فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ط (4/25)

ترجمہ: '' پس جب یہ لونڈیاں نکاح میں آ جائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو اُنہیں آدھی سزا ہے اُس سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے۔''

﴿سورۃ النساء 4 آیت نمبر 25﴾

اللہ تعالیٰ نے زِنا کی سزا سو (100) کوڑے مقرر کی ہے (24/2)۔ اور اگر لونڈیاں ایسا کام کریں تو ان کی سزا آدھی ہے (4/25)، اللہ نے اس سزا کیلئے کوئی شرط نہیں رکھی کہ زنا کرنے والے کنوارے ہوں رنڈوے ہوں، طلاق شدہ ہوں یا شادی شدہ، لیکن شہوت کے مارے اس طبقے نے درج ذیل حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عجیب وغریب سزا منسوب کر رکھی ہے۔ دوسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ اس حدیث میں دونوں

عورتیں متاثرہ ہیں، ان دونوں کے دکھوں کا کیا مداوا کیا گیا ہے؟ ایک عورت وہ ہے جس کا خاوند دوسری عورت کے ساتھ رنگ رلیاں مناتا ہوا پکڑا گیا لیکن اسے یہ کہا جارہا ہے کہ تم بس اطمینان رکھو تمہیں دوسری نوکرانی مل جائے گی، دوسری طرف جس عورت کی عزت پامال کی گئی اسے کہا جارہا ہے کہ اگر تمہیں اس مرد نے ورغلا کر تم سے زنا کیا تھا تو پھر تیار ہو جاؤ اگلی ساری زندگی تم سے یہی مرد قانونی طور پر ہر روز زنا کیا کرے گا۔ اس سارے واقعے میں زانی مرد بڑے مزے میں ہے ملاحظہ کیجئے:

حدیث: ''قبیصہ بن حریث نے حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک آدمی کا فیصلہ فرمایا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کی تھی، فرمایا کہ اگر اس کے ساتھ زبردستی ایسا کیا ہے تو وہ آزاد ہے اور خاوند ایسی ہی لونڈی اپنی بیوی کو دے اور اگر اس نے بخوشی یہ کام کروایا تو اسے خاوند لے اور اس جیسی اپنی بیوی کو دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو یونس بن عبید اور عمرو بن دینار اور منصور نے قبیصہ کا ذکر نہیں کیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1048 صفحہ نمبر 375﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1049 صفحہ نمبر 375﴾

جب بیوی اپنے خاوند کو زنا کی اجازت دے

حدیث: ''حبیب بن سالم کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے جس کو عبدالرحمٰن بن حنین کہا جاتا تھا، اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کی، اسے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا جو ان دنوں کوفہ کے حاکم تھے، فرمایا کہ میں تمہارا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ

وسلم کے فیصلے کی روشنی میں کروں گا۔اگر تمہاری بیوی نے اسے تمہارے لئے حلال کر دیا تھا تو تمہیں سو کوڑے مارے جائیں گے اور اگر اس نے تمہارے لئے حلال نہیں کیا تھا تو تمہیں سنگسار کیا جائے گا۔لوگوں نے معلوم کیا کہ اس کیلئے حلال کر دی تھی لہٰذا اسے کوڑے مارے گئے۔قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حبیب بن سالم کیلئے لکھا تو انہوں نے یہی حدیث مجھے لکھ دی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1046 صفحہ نمبر 374﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1047 صفحہ نمبر 375﴾

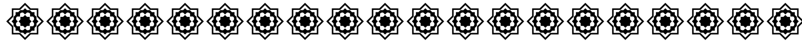
جب اللہ تعالیٰ کا واضح حکم آ گیا ہے کہ کوئی بھی زنا کرے تو اس کی سزا سو کوڑے ہیں اور لونڈیوں کی سزا آزاد عورتوں کی نسبت آدھی ہے تو یہ کون سی منطق ہے کہ اگر بیوی اپنی لونڈی کو خاوند کیلئے حلال کر دے تو سزا سو کوڑے ہے اور اگر حلال نہ کرے تو رجم ہے۔ یہ عجیب بیویاں ہیں جو اپنے خاوندوں کو اپنی لونڈیوں سے زنا کی اجازت دے رہی ہیں۔ دوسری بات یہ کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ الفاظ منسوب کئے جا رہے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فیصلے کی روشنی میں تمہارا فیصلہ کروں گا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فیصلہ تو قرآن کے مطابق ہوتا تھا جبکہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب یہ فیصلہ بھی قرآن کے خلاف ہے اور اس سے پہلے والی حدیث ﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1048 صفحہ نمبر 375﴾ ﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1049 صفحہ نمبر 375﴾) میں بیان کردہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب فیصلہ بھی قرآن کے خلاف ہے۔کیا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فیصلہ واقعی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فیصلے کی روشنی میں کیا گیا ہے؟ دعوت فکر ہے عقل والوں کو....!

زنا سے پیدا ہونے والا بچہ غلام۔

حدیث: ''ابن السری نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور انصار کا لفظ نہیں کہا پھر سارے متفق ہو گئے کہ بصرہ نے فرمایا: میں نے ایک کنواری عورت سے بغیر دیکھے نکاح کیا جب اس کے پاس گیا تو وہ حاملہ تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مہر اسے ملے گا کیونکہ تم نے اس کی شرمگاہ کو حلال کر لیا ہے اور لڑکا تمہارا غلام ہوگا جب وہ جنے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 364 صفحہ نمبر 139﴾

پہلی بات تو یہ ہے کہ حاملہ عورت سے نکاح ہی باطل قرار پاتا ہے (حاملہ عورت کی عدت وضع حمل تک ہے۔65/4) پھر جب بصرہ صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ واقعہ سنایا تو اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم دینا تھا کہ چونکہ وہ عورت زنا کی مرتکب ہوئی ہے اس لئے سب سے پہلے تو اسے قرآن کے حکم کے مطابق سو کوڑے مارے جائیں (24/2) پھر اسے بچہ جننے تک چھوڑ دیا جائے اور اس کے بعد کوئی زانی مرد ہی چاہے تو اس سے نکاح کر لے (24/3) جبکہ مذکورہ بالا حدیث میں عجیب وغریب قسم کا فیصلہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب کیا جارہا ہے۔



باب نمبر۔42

قیدی عورت حائضہ ہوتو اس سے صحبت نہ کرو۔(اگر حائضہ نہ ہوتو......)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ط وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ط بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ج فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ج فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ط ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ط وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (4/25)

ترجمہ: ’’اور جس کو تم میں سے مقدور نہ ہو کہ وہ آزاد مسلمان بیبیوں سے نکاح کرے تو جو مسلمان کنیزیں تمہارے ہاتھ کی ملک ہوں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو سو ان کے مالک کی اجازت سے ان سے نکاح کرلو اور ان کو دے دو ان کے مہر دستور کے مطابق ، قید نکاح میں آنے والیاں ، نہ کہ مستی نکالنے والیاں ، نہ آشنائی کرنے والیاں چوری چھپے۔پس جب نکاح میں آجائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو ان پر نصف سزا ہے جو آزاد عورتوں پر ہے یہ اس کیلئے جو تم میں سے ڈرے (بدکاری کی)

تکلیف میں پڑنے سے اور اگر تم صبر کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں اللہ نے بات واضح کر دی ہے کہ ان لونڈیوں کے ساتھ بھی باقاعدہ ''نکاح'' کرنے کی اجازت ہے جیسے آزاد عورتوں سے نکاح کیا جاتا ہے۔ اور اگر وہ لونڈی کسی دوسرے شخص کی ملکیت ہے تو اس کے مالک سے اجازت لینا ضروری ہے، اس سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ لونڈیوں کی حیثیت بطور ملازم کے ہوتی تھی نہ کہ جنسی غلام کی۔ دوسری اہم بات یہ کہ اللہ نے حائضہ عورت سے مجامعت کرنے سے منع فرمایا ہے خواہ وہ لونڈی ہو یا آزاد عورت جبکہ درج ذیل حدیث میں بتایا جا رہا ہے کہ حائضہ لونڈی سے صحبت نہ کی جائے گویا جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو پھر اس کی اجازت ہے:

حدیث: ''حنش صنعانی سے روایت ہے کہ حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: میں تم سے وہی کہتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے غزوہ حنین کے روز فرمایا: جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کیلئے حلال نہیں ہے کہ اپنا پانی دوسرے کی کھیتی کو پلائے یعنی غیر کی حاملہ سے صحبت کرے۔ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کیلئے حلال نہیں کہ کسی قیدی عورت سے صحبت کرے مگر جب کہ ایک حیض آ جائے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کیلئے حلال نہیں ہے کہ غنیمت کی بکریوں کو فروخت کرے مگر جبکہ تقسیم ہو جائیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 391 صفحہ نمبر 149﴾

حدیث یا وظیفۂ زوجیت کے طریقے۔

حدیث: ''مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ابن عمر کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے کہ انہیں وہم ہوا۔ بات دراصل یہ ہے کہ انصار کا ایک قبیلہ بت پرست تھا، ان کے ساتھ یہود کا قبیلہ تھا جو اہل کتاب تھے، یہ علم کے باعث انہیں اپنے سے افضل جانتے اور کتنے ہی افعال میں ان کی پیروی کرتے۔ اہل کتاب کا ایک فعل یہ تھا کہ وہ عورتوں کے پاس ایک ہی طریقے سے جاتے تھے اور اس میں عورت کی پردہ پوشی ہے۔ انصار کا وہ قبیلہ اس فعل میں بھی یہود کی پیروی کرتا تھا جبکہ قبیلہ قریش والے عورت کو ننگی کر کے مختلف طریقوں کے ساتھ ان سے لذت حاصل کرتے یعنی آگے سے، پیچھے سے اور چت لٹا کر۔ جب مہاجرین مدینہ منورہ میں آئے تو ان میں سے ایک آدمی نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کیا، وہ اپنے معمول کے مطابق اس کے ساتھ صحبت کرنے لگا تو اس نے اس کا برا منایا اور کہا کہ یہ کام ایک طریقے سے کرو ورنہ مجھ سے جدا ہو جاؤ۔ دونوں کا معاملہ مشہور ہو گیا۔ پس یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس آؤ اپنی کھیتی میں جدھر سے چاہو۔ یعنی سامنے سے، پیچھے سے یا چت لٹا کر لیکن یہ کام پیدائش کی جگہ میں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 397 صفحہ نمبر 150﴾



باب نمبر۔43

رہبانیت

کامل مومن وہ ہے جو کسی گھاٹی میں رہ کر اللہ کی عبادت کرے

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں رہبانیت یعنی ترکِ دنیا سے منع فرمایا ہے، عیسائیوں کا ذِکر کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا کہ یہ رَسم اُنہوں نے اپنے طور پر شروع کر لی تھی حالانکہ ہم نے اُن پر واجب نہیں کی تھی، قرآنِ مجید میں آتا ہے:

قرآن: وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ج فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ج وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿57/27﴾

ترجمہ: ''اور ترکِ دنیا (جس کی رَسم) خود اُنہوں نے نکالی ہم نے اُن پر واجب نہ کی تھی مگر اُنہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کیلئے اِختیار کی تو اُس کو (بھی) نہ نبایا جیسے اُس کے نباہنے کا حق تھا تو اُن میں سے جو لوگ اِیمان لائے (رہبانیت کو ترک کر دیا) ہم نے اُنہیں اُن کا اَجر دیا، اور اکثر اُن میں سے نافرمان ہیں۔''

﴿سورۃ الحدید سورہ نمبر 57 آیت نمبر 27﴾

اِس آیت کی روشنی میں ہمارا اِیمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی پوری حیاتِ مبارکہ میں کبھی بھی رہبانیت اِختیار کرنے کا دَرس نہیں دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مبارک زندگیوں کے مطالعے سے بھی یہی بات سامنے آتی ہے لیکن سنن ابوداوٗد کی درج ذیل حدیث میں

رہبانیت کا درس دیا جارہا ہے:

حدیث: ''عطاء بن یزید نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا گیا: کون سے مومن کا ایمان زیادہ مکمل ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور اس آدمی کا جو کسی گھاٹی میں رہ کر اللہ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اس سے کوئی برائی نہ پہنچے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 713 صفحہ نمبر 269﴾



باب نمبر۔44

گھنٹی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: وَلِلّٰهِ يَسۡجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الۡاَرۡضِ مِنۡ دَآبَّةٍ وَّالۡمَلٰٓئِكَةُ وَهُمۡ لَا يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ☆يَخَافُوۡنَ رَبَّهُمۡ مِّنۡ فَوۡقِهِمۡ وَيَفۡعَلُوۡنَ مَا يُؤۡمَرُوۡنَ(16/49-50)

ترجمہ: ''اور اللہ کو سجدہ کرتا ہے جو بھی آسمانوں میں اور جو بھی جانداروں میں سے زمین میں ہے اور فرشتے بھی، اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں (جو) ان کے اوپر ہے اور وہ وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔''

قرآن: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ وَاَهۡلِيۡكُمۡ نَارًا وَّقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ عَلَيۡهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعۡصُوۡنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمۡ وَيَفۡعَلُوۡنَ مَا يُؤۡمَرُوۡنَ (66/6)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس پر درشت خو زورآور فرشتے (متعین) ہیں، اللہ جو انہیں حکم دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔''

قارئین محترم! جیسا کہ مندرجہ بالا آیات میں آپ نے پڑھا کہ اللہ تعالیٰ جس کام کا فرشتوں کو حکم فرماتا ہے وہ حکم بجالاتے ہیں۔ اب یہ گمان بھی نہیں کیا جاسکتا کہ اللہ

نے فرشتے کو کسی گھر میں جانے کا حکم دیا ہو جبکہ اس گھر میں گھنٹی یا کتے کی موجودگی کی وجہ سے فرشتہ واپس چلا جائے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو لوگ ہسپتالوں اور گھروں میں گھنٹیاں لٹکا دیتے تا کہ موت کا فرشتہ وہاں داخل نہ ہو سکے اور مریض کی جان بچ جائے۔ اس پس منظر میں درج ذیل احادیث ملاحظہ فرمائیں:

فرشتے گھنٹی والی جگہ نہیں رہتے۔

حدیث: ''ابوالجراح مولیٰ اُم حبیبہ نے حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: فرشتے (رحمت کے) ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے درمیان گھنٹی ہو۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 782 صفحہ نمبر 297﴾

فرشتے گھنٹی یا کتے والی جگہ نہیں رہتے۔

حدیث: ''سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: فرشتے (رحمت کے) ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے درمیان گھنٹی یا کتا ہو۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 783 صفحہ نمبر 297﴾

گھنٹی کے اندر شیطان کا باجا ہے۔

حدیث: ''علاء بن عبدالرحمٰن کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: گھنٹی کے اندر شیطان کا باجہ ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 784 صفحہ نمبر 298﴾

ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

حدیث: ''علی بن سہل بن زبیر کا بیان ہے کہ ان کی ایک مولاۃ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک صاحبزادی کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کے پیروں میں گھنگھروؤں والا کوئی زیور تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الخاتم حدیث نمبر 828 صفحہ نمبر 279﴾

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں گھنٹی ہو۔

حدیث: ''عبدالرحمٰن بن حسان انصاری کی مولاۃ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب وہ موجود تھی تو ان کی خدمت میں ایک لڑکی آئی جس نے بجنے والے گھنگھرو پہن رکھے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ گھنگھروؤں کو کاٹے بغیر اسے میرے پاس نہ لانا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الخاتم حدیث نمبر 829 صفحہ نمبر 279﴾



باب نمبر۔45

چوری، زنا، شراب نوشی، فساد، ٹنڈ کرانے اور حدیثیں بیان کرنے کی سزا قتل

قرآن: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَ الْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (2/178)

ترجمہ: ”اے مومنو! تمہیں مقتولوں کے بارے میں قصاص (یعنی خون کے بدلے خون) کا حکم دیا جاتا ہے (اس طرح پر کہ) آزاد کے بدلے آزاد (مارا جائے) اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت اور اگر قاتل کو اس کے (مقتول) بھائی (کے قصاص میں) سے کچھ معاف کر دیا جائے تو (وارث مقتول کو) پسندیدہ طریق سے (قرارداد کی) پیروی (یعنی مطالبہء خون بہا) کرنا اور (قاتل) کو خوش خوئی کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔ یہ رب کی طرف سے تمہارے لئے آسانی اور مہربانی ہے۔ جو اس کے بعد زیادتی کرے اُس کیلئے دردناک عذاب ہے۔“ ﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 178﴾

قرآن: وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا

يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ط اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا (17/33)

ترجمہ: ''اور جس جاندار کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اُسے قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر (یعنی بفتویٰ شریعت) اور جو شخص ظلم سے قتل کیا جائے، ہم نے اُس کے وارث کو اختیار دیا ہے (کہ ظالم قاتل سے بدلہ لے) تو اس کو چاہیے کہ قتل (کے قصاص) میں زیادتی نہ کرے کہ منصور وفتحیاب ہے۔﴿سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت 33﴾

قرآن: **وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ**(6/152)

ترجمہ: ''اور کسی جان (والے) کو جس کے قتل کو اللہ نے حرام کر دیا ہے قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر (یعنی جس کا شریعت حکم دے) ان باتوں کا وہ تمہیں ارشاد فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو۔'' ﴿سورۃ الانعام 6 آیت 152﴾

قرآن: **مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ط وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ط** (5/32)

ترجمہ: ''اس (قتل) کی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل کیا کہ جو شخص کسی کو (ناحق) قتل کرے گا (یعنی) بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی کرنے کی سزا دی جائے اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اُس کی زندگانی کا موجب ہوا تو گویا تمام لوگوں کی زندگانی کا موجب ہوا۔'' ﴿سورۃ المائدہ 5 آیت 32﴾

مومن ناحق قتل نہیں کرتے

قرآن: وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا (25/68)

ترجمہ: ''اور وہ جو اللہ کے ساتھ نہیں پکارتے دوسرا (کوئی اور) معبود، اور اس جان کو قتل نہیں کرتے جسے (قتل کرنا) اللہ نے حرام کیا ہے، مگر جہاں حق ہو، اور وہ زنا نہیں کرتے، اور جو یہ کرے گا وہ بڑی سزا سے دوچار ہوگا۔ ﴿سورۃ الفرقان 25 آیت 68﴾

قرآن: وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط

ترجمہ: ''اور قتل نہ کرو ایک دوسرے کو۔''

اللہ نے واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ آزاد کے بدلے آزاد کو قتل کیا جائے گا (2/178) لیکن درج ذیل حدیث میں کہا جا رہا ہے کہ کافر کے بدلے مومن کو قتل نہیں کیا جا سکتا، ہمارا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد قرآن سے متصادم نہیں ہوسکتا لہٰذا یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کلام نہیں:

قتل کا بدلہ قتل نہیں۔ کافر کے بدلے مومن کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

حدیث: ''عمرو بن شعیب، ان کے والد ماجد نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کے خون برابر ہیں۔ ان کا ادنیٰ آدمی بھی ذمہ لے سکتا ہے اور دوسروں کو بھی اس کا نبھانا ضروری ہے اور دور رہنے والا مسلمان بھی پناہ دے

سکتا ہے اور دوسروں کیلئے اس کا پورا کرنا ضروری ہے۔ چاہیے کہ طاقتور کمزور کی مدد کرے اور آسودہ حال اس کی جوتھک کر بیٹھ رہے۔ کسی کافر کے بدلے مومن کو قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ذمی کو دوران عہد۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 978 صفحہ نمبر 371﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث نمبر 1112 صفحہ نمبر 404﴾

دھوکے سے کسی کو قتل نہ کرو۔

حدیث: ''سیدی کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ایمان نے دھوکے سے قتل کرنے کو منع کر دیا لہٰذا کوئی مسلمان دھوکے سے کسی کو قتل نہ کرے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 996 صفحہ نمبر 381﴾

کعب بن اشرف کو دھوکے سے قتل کیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حکم تھا۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

قرآن: وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ط هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ (8/62)

ترجمہ: ''اور اگر وہ تمہیں دھوکا دینا چاہیں تو بے شک تمہارے لئے اللہ کافی ہے، وہ جس نے اپنی مدد سے اور مسلمانوں سے زور دیا۔'' ﴿سورۃ الانفال 8 آیت 62﴾

قرآن: فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (7/22)

ترجمہ: ''پس ان کو مائل کر لیا دھوکہ سے، پس جب انہوں نے درخت چکھا تو ان کیلئے ان کی ستر کی چیزیں کھل گئیں، اور وہ اپنے اوپر جوڑ جوڑ کر رکھنے لگے (ستر چھپانے کیلئے) جنت کے پتے، اور ان کے رب نے انہیں پکارا کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا؟ اور کہا تھا تمہیں کہ بیشک شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔'' ﴿سورۃ الاعراف 7 آیت 22﴾

قرآن: يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ (2/9)

ترجمہ: ''وہ دھوکہ دیتے ہیں اللہ کو اور ایمان والوں کو، حالانکہ وہ نہیں دھوکہ دیتے مگر اپنے آپ کو اور وہ نہیں سمجھتے۔'' ﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 9﴾

قرآن: اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ (4/142)

ترجمہ: ''بے شک منافق دھوکہ دیتے ہیں اللہ کو اور وہ ان کو دھوکہ (کا جواب) دے گا۔'' ﴿سورۃ النساء 4 آیت 142﴾

قارئین کرام! اللہ کے فرامین آپ نے پڑھے کہ دھوکہ دینا کافروں (8/62) منافقوں (4/142) اور شیطان (7/22) کا شیوہ ہے۔ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ مسلمان کسی کافر کو بھی دھوکہ نہیں دیتا ﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 996 صفحہ نمبر

381﴾ جبکہ درج ذیل حدیث میں میرے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دھوکہ دینے کی اجازت منسوب کی جارہی ہے:

حدیث: ''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کعب بن اشرف کو کون ٹھکانے لگاتا ہے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے۔حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ میں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ فرمایا ہاں۔عرض گزار ہوئے کہ کیا مجھے حسب ضرورت بات کرنے کی اجازت ہے؟ فرمایا ہاں۔پس یہ اس کے پاس گئے اور کہا: وہ آدمی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ہم سے صدقہ مانگتا ہے اور اس نے ہمیں مصیبت میں ڈال رکھا ہے۔اس نے کہا ابھی کیا ہے اس کے پیر تو جمنے دو، انہوں نے کہا کہ ہم اس کے پیچھے جو لگ گئے لہٰذا اب چھوڑیں کیسے؟ انتظار کرتے ہیں کہ دیکھیے اس کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔؟ میرا ارادہ یہ ہے کہ آپ ہمیں ایک دو وسق اناج قرض دے دیں، اس نے کہا کیا چیز رہن رکھو گے؟ انہوں نے کہا کہ آپ ہم سے کیا چیز چاہتے ہیں؟ کہا کہ اپنی عورتیں۔انہوں نے کہا سبحان اللہ! آپ عرب میں خوبصورت ترین لوگ ہیں اگر ہم اپنی عورتیں رہن رکھیں تو یہ ہمارے لئے شرمناک بات ہوگی۔کہا تو میرے پاس اپنی اولاد کو رہن رکھ دو۔انہوں نے کہا: سبحان اللہ! اس پر تو ہمیں گالیاں پڑیں گی اور کہا جائے گا کہ ایک دو وسق اناج کے بدلے تم رہن رکھے گئے ہاں ہم اپنے ہتھیار رہن رکھ دیں گے، اس

نے کہا بہت اچھا۔ پھر یہ دوبارہ اس کے پاس گئے اور اسے آواز دی وہ ان کے پاس باہر آیا خوشبو لگائے ہوئے اور خوشبو سے اس کا سر مہک رہا تھا۔ جب یہ اس کے پاس بیٹھ گئے اور ان کے ساتھ تین چار حضرات اور تھے تو اس سے خوشبو کی باتیں کرنے لگے اس نے کہا کہ میرے پاس فلاں عورت ہے جو تمام لوگوں کی عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے، انہوں نے کہا کہ مجھے سونگھنے کی اجازت دیجئے اس نے کہا بہت اچھا، انہوں نے اپنا ہاتھ اس کے سر میں داخل کر کے سونگھا۔ انہوں نے کہا کہ دوبارہ بھی، اس نے کہا بہت اچھا لہٰذا اپنا ہاتھ اس کے سر میں داخل کیا اور جب اچھی طرح پکڑ لیا تو ساتھیوں کو اشارہ کر دیا انہوں نے ضربیں لگائیں اور اسے قتل کر دیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 995 صفحہ نمبر 379﴾

بیعت کرنے کیلئے آنے والے کو قتل کیوں نہ کر دیا۔

حدیث: ''مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب فتح مکہ کا دن تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تمام لوگوں کو امن دے دیا سوائے چار مردوں اور دو عورتوں کے جن کے نام لئے اور ابن ابی سرح۔ پھر باقی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: اور ابن ابی سرح نے یہ کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چھپ گئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کیلئے بلایا تو یہ انہیں لے کر رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے آ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! عبداللہ کو بیعت فرما لیجئے۔ آپ نے سر مبارک اٹھا کر

ان کی طرف تین مرتبہ دیکھا اور ہر دفعہ انکار فرما دیا۔ پس تین دفعہ کے بعد انہیں بیعت کر لیا۔ پھر اپنے اصحاب کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا زیرک آدمی نہیں تھا کہ اس کی طرف کھڑا ہوتا جبکہ مجھے دیکھتا کہ میں نے اسے بیعت کرنے سے ہاتھ کھینچ لیا ہے تو اسے قتل کر دیتا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہمیں آپ کی دلی منشا معلوم نہ ہوئی آپ نے چشم مبارک سے ہماری جانب اشارہ کیوں نہ فرمایا؟ ارشاد ہوا کہ نبی کیلئے یہ مناسب نہیں کہ آنکھ کی چوری کرے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 910 صفحہ نمبر 342﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 954 صفحہ نمبر 336﴾

میں نے اسے بیعت کرنے میں تاخیر کی تاکہ تم اسے قتل کر دو۔

حدیث: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں نے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا؟ فرمایا ہاں میں نے آپ کے ساتھ غزوہ حنین کیا۔ مشرک نکلے اور ہم پر حملہ آور ہوئے یہاں تک کہ ہمارے گھوڑے ہمارے پس پشت چلے گئے، ان میں ایک آدمی ایسا تھا جو ہمیں زخمی کرتا اور دھکیلتا جا رہا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی اور وہ حاضر خدمت ہو کر اسلام پر بیعت کرنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک نے کہا کہ مجھ پر ایک نذر ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اس شخص کو

لے آئے جو ہمیں زخمی کرتا تھا تو میں اس کی گردن اڑا دوں ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خاموش ہو گئے ۔ وہ کافر آ گیا، جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا تو عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں اللہ کی طرف تائب ہوتا ہوں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسے بیعت کرنے سے رکے رہے تا کہ صحابی اپنی نذر پوری کرے اور وہ انتظار میں رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قتل کرنے کا مجھے حکم فرمائیں گے ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دیکھا کہ صحابی نے کچھ نہیں کیا تو اسے بیعت کر لیا۔ صحابی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میری نذر؟ فرمایا کہ اتنی دیر میں اسی لئے رکا رہا تھا کہ تم اپنی نذر پوری کر لو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ نے مجھے اشارہ کیوں نہ فرمایا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اشارہ کرنا نبی کے شایان شان نہیں ۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجنائز حدیث نمبر 1417 صفحہ نمبر 544﴾

ابن خطل کو قتل کر دو۔

حدیث: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر اقدس پر خود تھا۔ جب اسے اتارا تو ایک شخص آ کر عرض گزار ہوا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے، فرمایا کہ اسے قتل کر دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن خطل کا نام عبداللہ تھا اور اسے حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل کیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 912 صفحہ نمبر 343﴾

چوری کی سزا قتل۔

قرآن میں ارشاد ہے:

قرآن: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (5/38)

ترجمہ: ''چور مرد اور چور عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو، یہ سزا ہے اس کی جو انہوں نے کیا، عبرت ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔'' ﴿سورۃ المائدہ 5 آیت 38﴾

اللہ نے چور کی سزا ہاتھ کاٹنا مقرر فرمائی ہے لیکن درج ذیل حدیث میں نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے چور کی سزا قتل منسوب کر کے گویا یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نعوذ باللہ قرآن کے خلاف احکامات صادر فرماتے رہتے تھے:

حدیث: ''محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک چور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، فرمایا اسے قتل کر دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اس نے تو چوری کی ہے۔ فرمایا تو ہاتھ کاٹ دو۔ پس ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر دوسری مرتبہ پیش کیا گیا تو فرمایا: اسے قتل کر دو۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! چوری کی ہے۔ فرمایا: تو ہاتھ کاٹ دو۔ پھر تیسری مرتبہ پیش کیا گیا تو فرمایا: قتل کر دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

!چوری کی ہے۔فرمایا تو ہاتھ کاٹ دو۔پھر چوتھی مرتبہ وہ پیش کیا گیا تو فرمایا:قتل کردو گزارش کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم !اس نے چوری کی ہے۔فرمایا تو کاٹ دو۔پانچویں دفعہ پیش کیا گیا تو فرمایا:اسے قتل کردو۔حضرت جابر کا بیان ہے کہ ہم اسے لے گئے اور قتل کردیا۔پھر ہم نے اسے گھسیٹ کر ایک کنویں میں ڈال دیا اور ہم نے اسے پتھر مارے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1004 صفحہ نمبر 355﴾

زنا کی سزا قتل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (24/2)

ترجمہ: ''بدکار عورت اور بدکار مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو، اور اللہ کا حکم چلانے میں ان پر ترس نہ کھاؤ، اگر تم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت۔'' ﴿سورۃ النور سورۃ 24 آیت 2﴾

اللہ نے زنا کی سزا سو کوڑے مقرر فرمائی ہے جبکہ درج ذیل روایت بیان کر کے درس دیا جا رہا ہے کہ زنا کی سزا قتل ہے:

حدیث: ''ابوالجہم سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنے چند گمشدہ اونٹوں کو تلاش کرتا پھر رہا تھا کہ

چند سوار آئے جن کے ساتھ جھنڈا تھا۔ پس وہ اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نسبت کے باعث میرے گرد طواف کرنے لگے اور ایک قبے کے پاس آئے اور اس میں سے ایک آدمی کو نکال کر اس کی گردن اڑا دی۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا اس نے اپنے باپ کی بیوی سے صحبت کی تھی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1044 صفحہ نمبر 374﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1045 صفحہ نمبر 374﴾

قوم لوط والا عمل کرنے والے دونوں کو قتل کر دو۔

حدیث: ''عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس کو تم پاؤ کہ اس نے قوم لوط والا عمل کیا ہے تو اسے قتل کر دو اور اس کے ساتھ یہ فعل کروانے والے کو بھی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1050 صفحہ نمبر 376﴾

جو جانور سے جماع کرے اسے قتل کر دو اور جانور کو بھی۔

حدیث: ''عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مویشی سے جماع کرے تو اسے قتل کر دو اور اس جانور کو بھی اس کے ساتھ قتل کر دو۔ میں (عکرمہ) عرض گزار ہوا کہ جانور کی کیا خطا ہے؟ فرمایا کہ میرے (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خیال میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس جانور کا گوشت کھانا ناپسند فرمایا ہوگا جس

کے ساتھ ایسا نامناسب فعل کیا گیا ہو۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1052 صفحہ نمبر 376﴾

کون سی سزا شرعی ہے (1) جانور سے جماع پر کوئی حد نہیں۔ (2) کوڑے سزا ہے۔ (3) وہ زانی کی طرح ہے۔

حدیث: "عاصم نے ابورزین سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جانور سے جماع کرنے والے پر حد نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح عطاء نے کہا ہے اور حکم کا قول ہے کہ اسے کوڑے مارے جائیں لیکن وہ حد کی تعداد کو نہ پہنچیں۔ حسن نے کہا کہ وہ زانی کی طرح ہے۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1053 صفحہ نمبر 377﴾

شراب پینے کی سزا قتل۔

حدیث: "موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، عاصم، ابوصالح ذکوان نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ شراب پئیں تو انہیں کوڑے مارو۔ پھر جب پئیں تو انہیں کوڑے مارو پھر جب پئیں تو انہیں کوڑے مارو اور پھر بھی اگر پئیں تو انہیں قتل کر دو۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1070 صفحہ نمبر 383﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1071 صفحہ نمبر 384﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1072 صفحہ نمبر 384﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 1073 صفحہ نمبر 385﴾

غلام کے بدلے آزاد کو قتل نہیں کیا جائے گا۔(بمطابق قرآن)

حدیث: ''ابن ابو عروبہ نے قتادہ سے شعبہ کی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ پھر حسن اس حدیث کو بھول گئے اور کہا کرتے کہ غلام کے بدلے آزاد کو قتل نہیں کیا جائے گا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث نمبر 1099 صفحہ نمبر 397﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث نمبر 1100 صفحہ نمبر 398﴾

جو مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرے، اسے قتل کر دو۔

حدیث: ''حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عنقریب میری امت میں فساد ہوں گے، فساد ہوں گے، فساد ہوں گے۔ جو مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرے جب کہ وہ اکٹھے ہوں تو اسے تلوار سے مار ڈالو خواہ وہ کوئی ہو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1335 صفحہ نمبر 496﴾

بشارت ہے اس کیلئے جو ٹنڈ کروانے والی جماعت کو قتل کرے

مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کیلئے یہ نسخہ جات برے نہیں:

حدیث: ''قتادہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میری امت میں اختلاف ہوگا اور

مخالفت۔ایک قوم ایسی ہوگی کہ وہ لوگ گفتار کے اچھے اور کردار کے برے ہونگے۔قرآن مجید پڑھیں گے جوان کی ہنسلی سے آگے نہیں جائے گا۔دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتے ہیں اور واپس نہیں آتے یہاں تک کہ سوفار پر واپس نہ پھریں۔وہ ساری مخلوق میں سب سے برے ہوں گے۔بشارت ہے اسے جو انہیں قتل کرے اور جس کو وہ قتل کریں۔وہ اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے لیکن اس کے ساتھ ان کا تعلق کوئی نہیں ہوگا۔ان کا قاتل ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوگا۔لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم !ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا سر منڈانا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1338 صفحہ نمبر 497﴾

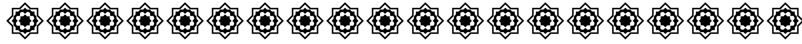
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1339 صفحہ نمبر 498﴾

جوزیادہ حدیثیں بیان کرے وہ گمراہ ہے۔اسے قتل کرنے والے کو قیامت میں بڑا ثواب ہوگا۔

حدیث: ''سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کروں تو مجھے ان کی طرف غلط بات منسوب کرنے کی نسبت آسمان سے گر پڑنا زیادہ پسند ہے اور جب کوئی بات میرے اور تمہارے درمیان ہوتو جان لو کہ جنگ دھوکا بازی ہے۔میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آخری

زمانے میں ایک ایسی قوم آئے گی جن کی عمریں کم ہوں گی، عقل کے کوتاہ ہونگے، وہ فخر دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ارشادات بیان کریں گے لیکن اسلام سے نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ان کے ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اتریں گے۔ تم جہاں بھی انہیں پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ ان کے قتل کرنے والے کو قیامت کے روز اجر ملے گا۔"

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1340 صفحہ نمبر 498﴾



باب نمبر۔46

غیر مسلموں کے عبادت خانے تباہ کردو۔

فرمانِ خُداوندی ہے:

غیر مسلموں کے عبادت خانوں کی حفاظت کرنی چاہیے:

قرآن: وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ط ﴿22/40﴾

ترجمہ: ''اگر اللہ دفع (منع) نہ کرتا لوگوں کو ایک دوسرے سے، تو صومعے (راہبوں کے خلوت خانے) اور (نصاریٰ کے) گرجے اور (یہود کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں ڈھادی جاتیں جن میں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے۔''

﴿سورۃ الحج سورہ نمبر22 آیت نمبر40﴾

دشمن کے ساتھ بھی اِنصاف کرو:

قرآن: وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ط اِعْدِلُوْا قف هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ز ﴿5/8﴾

ترجمہ: ''کسی قوم کی دشمنی تمہیں اِس پر نہ اُبھارے کہ اِنصاف نہ کرو، اِنصاف کرو، یہ تقوے کے زیادہ قریب ہے۔''

﴿سورۃ المائدۃ سورہ نمبر5 آیت نمبر8﴾

غیر مسلموں کے خُداؤں کو گالی بھی مت دو:

قرآن: وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًام بِغَيْرِ عِلْمٍ ط ﴿6/108﴾

ترجمہ: ''غیر مسلموں کے خُداؤں کو گالی مت دو، وہ جہالت میں تمہارے خُدا کو گالی دیں گے۔''

﴿سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 108﴾

غیر مسلم پناہ مانگیں تو اُنہیں پناہ دو:

قرآن: وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ط ﴿9/6﴾

ترجمہ: ''اگر مشرکین میں سے بھی کوئی آپ سے پناہ مانگے تو اُسے پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ سُن لے اللہ کا کلام (اور صرف یہی نہیں بلکہ) پھر اسے اس کی امن کی جگہ بھی پہنچا کر آؤ۔''

﴿سورۃ التوبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 6﴾

اللہ، پُرامن کافروں سے دوستی کرنے سے تمہیں منع نہیں کرتا

قرآن: لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿60/8﴾

ترجمہ: ''اللہ اُن کافروں سے دوستی کرنے سے تمہیں منع نہیں کرتا جنہوں نے تم سے دِین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور نہ تمہیں گھروں

سے نکالا ہے، اُن سے انصاف کرو، بے شک اللہ اِنصاف کرنے
والوں کو پسند کرتا ہے۔''

﴿سورۃ الممتحنہ سورہ نمبر 60 آیت نمبر 8﴾

کسی اِنسان کو ناحق قتل نہ کرو:

قرآن: وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط
﴿6/151﴾ نیز دیکھیے ﴿17/33﴾ ﴿25/68﴾

ترجمہ: ''کسی اِنسان کو ناحق قتل نہ کرو''

﴿سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 151﴾

ایک اِنسان کا قتل، پوری اِنسانیت کے قتل کے مترادف ہے:

قرآن: اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًام بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْفَسَادٍ فِی الْاَرْضِ
فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ط ﴿5/32﴾

ترجمہ: ''جس نے کسی ایک شخص کو بھی ناحق قتل کر دیا، اُس نے گویا تمام
جہان کے لوگوں کو قتل کر دیا۔''

﴿سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 32﴾

جو دِین غیر مسلموں کے خُداؤں کو گالی دینے سے بھی منع کرتا ہے، کیا اُس کی تعلیم یہ ہوسکتی ہے کہ اُن کے عبادت خانے مسمار کردیئے جائیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خُود حکم دیا کہ فلاں عبادت خانے کو مسمار کردو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا بلکہ اِس سے بھی دو ہاتھ آگے۔ یعنی جس آدمی کے ذِمّے یہ''کام'' لگایا گیا، اُس نے اُس عبادت خانے کے قریب کھڑے تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ،عبادت خانے کی مسماری اور لوگوں کے قتل پر بہت خوش ہوئے اور قاتل کیلئے دُعا فرمائی

(نقلِ کفر کفر نہ باشد)۔حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

حدیث: ''قیس نے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تم مجھے ذالخلصہ کی طرف سے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ پس میں وہاں گیا اور اسے جلا دیا۔ پھر میں نے قبیلہ احمص کے ایک آدمی کو خوشخبری دینے کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں بھیجا جس کی کنیت ابوارطاۃ تھی۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 999 صفحہ نمبر 381﴾

نوٹ: قبیلہ دوس اور خثعم کے بت خانے کا نام ذی الخلصہ تھا۔صحیح بخاری میں یہی واقعہ قدرے تفصیل سے یوں بیان کیا گیا ہے:

حدیث: ''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بواسطہ قیس روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں ایک گھر تھا جسے ذُوالخلصہ کہا جاتا تھا۔بعض لوگ اُسے کعبۂ یمانیہ اور کعبۂ شامیہ بھی کہتے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک دفعہ مجھ سے فرمایا: کیا تم ذُوالخلصہ کے بارے میں مجھے راحت پہنچاؤ گے؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں قبیلۂ احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر اُس کی جانب روانہ ہوا اور جا کر اُسے توڑ پھوڑ دیا اور جتنے آدمی اُس کے قریب ملے اُن سب کو تہِ تیغ کر دیا، پس ہم نے آ کر جب اِس کارگزاری کی آپؐ کو خبر دی تو آپؐ نے ہمارے اور قبیلۂ احمس والوں کیلئے دُعا کی۔''

﴿صحیح بخاری جلد دوم کتاب المناقب حدیث نمبر 1009 صفحہ نمبر 455﴾
﴿صحیح بخاری جلد دوم کتاب المغازی حدیث نمبر 1483 صفحہ نمبر 682﴾

﴿صحیح بخاری جلد دوم کتاب المغازی حدیث نمبر 1484 صفحہ نمبر 682﴾
﴿صحیح بخاری جلد دوم کتاب المغازی حدیث نمبر 1485 صفحہ نمبر 683﴾



باب نمبر۔47

وارث کیلئے کوئی وصیت نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۨ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ج حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ (2/180)

ترجمہ: ''تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے اگر وہ مال چھوڑے تو وصیت کرے ماں باپ کیلئے اور رشتہ داروں کیلئے دستور کے مطابق، یہ لازم ہے پرہیزگاروں پر۔'' ﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 180﴾

اللہ نے مسلمانوں پر وصیت کرنا فرض کیا ہے لیکن اگر کوئی شخص وصیت کئے بغیر فوت ہو جائے تو تقسیم ترکہ کے احکام اس وقت نافذ ہوں گے جس کی تفصیل سورۃ النساء میں موجود ہے اللہ نے وصیت کیلئے کوئی شرط نہیں رکھی کہ کس کیلئے کر سکتے ہیں اور کس کیلئے نہیں کر سکتے لیکن درج ذیل حدیث میں ہے کہ وارث کیلئے کوئی وصیت نہیں:

حدیث: ''شرجیل بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دیا ہے لہٰذا وارث کیلئے کوئی وصیت نہیں ہے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب الوصایا حدیث نمبر 1096 صفحہ نمبر 417﴾

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 169 صفحہ نمبر 68﴾



باب نمبر۔48

خواہش نفس

روزے کے دورانیے کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ص ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ج (2/187)

ترجمہ: ''اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ واضح ہو جائے تمہارے لئے فجر کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے، پھر تم رات تک روزہ پورا کرو۔''

﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 187﴾

روزہ چاہے رمضان المبارک کا ہو یا نفلی، اس کا دورانیہ وہی ہے جو درج بالا آیت کریمہ میں بیان کیا گیا ہے۔ روزے کو بلا وجہ، بغیر کسی شرعی عذر کے توڑنا مستحسن نہیں ،لیکن کسی ظالم نے میرے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر یہ الزام لگا کر اپنی آخرت کو خراب کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

حدیث: ''عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب میرے پاس تشریف لاتے تو فرماتے: کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ جب میں نہیں کہتی تو فرماتے: میں روزے سے ہوں۔ وکیع نے یہ بھی کہا: ایک روز پچھلے پہر میرے پاس تشریف لائے اور ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہمارے پاس حیس ہدیۃً بھیجا گیا ہے، ہم نے آپ کیلئے اٹھا رکھا ہے۔ فرمایا لے آؤ میں نے صبح سے روزہ رکھا ہوا تھا لیکن اب توڑ لیتا ہوں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 683 صفحہ نمبر 259﴾



باب نمبر۔49

بخیل

صحابیؓ اور بخیل۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں منافقین کے بارے میں ارشادفرمایا:

قرآن: **وَمِنْهُم مَّنْ عَاهَدَ اللّهَ لَئِنْ آتَانَا مِن فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ ☆فَلَمَّا آتَاهُم مِّن فَضْلِهِ بَخِلُواْ بِهِ وَتَوَلَّواْ وَّهُم مُّعْرِضُونَ**(9/75-76)

ترجمہ: ''ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے مال دے گا تو ہم ضرور صدقہ وخیرات کریں گے اور پکی طرح نیکوکاروں میں ہو جائیں گے۔لیکن جب اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا تو یہ اس میں بخیلی کرنے لگے اور ٹال مٹول کر کے منہ موڑ لیا۔''

﴿سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 75 تا76﴾

قرآن: **وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ☆وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ☆فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى☆ وَمَا يُغْنِىْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى** (92/8-11)

ترجمہ: ''لیکن جس نے بخیلی کی اور بے پرواہی برتی۔اور نیک بات کی تکذیب کی۔تو ہم بھی اس کی تنگی ومشکل کے سامان میسر کر دیں گے۔اس کا مال اسے (اوندھا) گرنے کے وقت کچھ کام نہ آئے گا۔'' ﴿سورۃ الیل سورہ نمبر 92 آیت نمبر 8 تا 11﴾

قرآن: وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰئهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ط بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ط سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (3/180)

ترجمہ: ''جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں اپنی کنجوسی کو اپنے لیے بہتر خیال نہ کریں بلکہ وہ ان کیلئے بدتر ہے، عنقریب قیامت والے دن یہ اپنی کنجوسی کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے، آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ تعالیٰ ہی کیلئے اور جو کچھ تم کر رہے ہو، اس سے اللہ تعالیٰ آگاہ ہے۔''

﴿سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 180﴾

قرآن: الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰئهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ط وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا (4/37)

ترجمہ: ''جو لوگ خود بخیلی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخیلی کرنے کو کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنا فضل انہیں دے رکھا ہے اسے چھپا لیتے ہیں ہم نے ان کافروں کیلئے ذلّت کی مار تیار کر رکھی ہے۔''

﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 37﴾

نیز دیکھیے

﴿سورۃ الحدید سورہ نمبر 57 آیت نمبر 24﴾

قرآن: ھٰٓاَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ج فَمِنْکُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ج وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِہٖ ط وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ج وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ لا ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ (47/38)

ترجمہ: ''جو بخل کرتا ہے، وہ دراصل اپنے آپ سے ہی بخل کرتا ہے، ایسی روش رکھنے والی قوم تباہ ہوجاتی ہے اور اس کی جگہ دوسری قوم لے لیتی ہے جس کی روشِ زندگی اس قسم کی نہیں ہوتی۔''

﴿سورۃ محمد سورہ نمبر 47 آیت نمبر 38﴾

قرآن: وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ ط (13/17)

ترجمہ: ''بقا اسی قوم یا نظام کو حاصل ہوتی ہے جو تمام نوعِ انسان کی نفع بخشی کی ضمانت دے۔''

﴿مفہوم سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 17﴾

دوسری طرف سنن ابوداوٗد میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو بخیل ثابت کیا جارہا ہے۔ ملاحظہ کیجیے:

حدیث: ''عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ہندہ ام معاویہ بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئیں کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں اور وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے جو میرے لئے اور میری اولاد کیلئے کافی ہوجائے تو کیا میرے لئے کوئی مضائقہ ہے کہ میں ان کے مال میں سے کچھ

لے لیا کروں؟ فرمایا کہ دستور کے مطابق اتنا لے لیا کرو جو تمہارے لئے اور تمہاری اولاد کیلئے کافی ہو جائے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 136 صفحہ نمبر 59﴾

اس حدیث کو پڑھنے کے بعد مہربانی فرما کر اس سے ماقبل مندرج آیاتِ قرآنی کو دوبارہ پڑھیے اور سوچیے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کیا ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا مرتبہ تو بہت بلند ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں عام مومنین کی خصوصیت یہ بیان فرمائی ہے کہ ''جو رزق اللہ نے انہیں دیا ہے وہ اس میں سے ضرورت مندوں کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے خرچ کرتے ہیں۔''(2/3,3/17,8/3,22/35,23/60,28/54,32/16,42/38,57/7)

قرآن کے ان واضح دلائل کے باوجود کیا اب بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو بخیل کہنا ''دین'' ہے اور ایسی حدیثوں کا انکار کرنے والا کافر؟

چور اسلاف

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا :

قرآن: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ☆ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (5/38-39)

ترجمہ: ''چور مرد اور چور عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو، یہ سزا ہے اُس کی جو اُنہوں نے کیا، عبرت ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ پس جس نے توبہ کی اپنے ظلم کے بعد اور اِصلاح کر لی تو بے

شک اللہ اُس کی توبہ قبول کرتا ہے، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''
﴿سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 38 تا 39﴾

2. حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اُمّت سے چوری نہ کرنے کی بھی بیعت لیتے تھے
(سورۃ الممتحنہ سورہ نمبر 60 آیت نمبر 12)

اللہ تعالیٰ نے چوری کو جرم قرار دیا ہے جبکہ سنن ابوداؤد کی درج ذیل حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جانثاروں کو اِس جُرم کا مرتکب ٹھہرانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ حدیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث: ''عبدالملک بن سعید بن جبیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بنی سہم کا ایک آدمی تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ سفر میں نکلا۔ سہمی نے ایسی جگہ وفات پائی جہاں کوئی مسلمان نہ تھا، جب یہ دونوں اس کا ترکہ لے کر واپس آئے تو چاندی کا ایک گلاس نہ تھا جس پر سونے کا ایک پترا چڑھا ہوا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان دونوں سے حلف لیا، پھر وہ گلاس مکہ مکرمہ میں پایا گیا۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے اسے تمیم اور عدی سے خریدا ہے۔ پس سہمی کے وارثوں سے دو آدمی کھڑے ہوئے اور قسم دی کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے اور یہ گلاس ہمارے آدمی کا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی : اے ایمان والو! تمہاری آپس کی گواہی ہے جب تم میں کسی کو موت آئے (5/106)
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب القضاء حدیث نمبر 210 صفحہ نمبر 85﴾

شرابی

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قرآن: يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (5/90)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم فلاح یاب ہو۔''

﴿سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 90﴾

قرآن: اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ج فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ (5/91)

ترجمہ: ''شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کروا دے اور اللہ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سو اب بھی باز آجاؤ۔''

﴿سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 91﴾

قرآن: يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (4/43)

ترجمہ: ''ایمان والو جب تم ہوش کی حالت میں نہ ہو یعنی تمہیں معلوم نہ ہو کہ

کیا کہہ رہے ہو (خواہ اس کی وجہ کوئی بھی ہو) تو اجتماعِ صلوٰۃ میں شریک نہ ہو، اس صلوٰۃ سے کیا فائدہ جس میں تم سمجھو ہی نہیں کہ کیا کہہ رہے ہو۔'' ﴿مفہوم سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 43﴾

قرآن: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ط قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ز وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ط (2/219)

ترجمہ: ''نشہ آور اشیاء میں کچھ فائدہ بھی ہے (جب انہیں دواؤں وغیرہ میں استعمال کیا جائے) لیکن ان کا نقصان، ان کے عارضی نفع کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہلاکت انگیز ہے۔''

﴿مفہوم سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 219﴾

ان آیات سے ایک چیز تو واضح ہو کر سامنے آ رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو شراب سے دُور رکھنا چاہتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تبلیغ کی بدولت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شراب کے قریب بھی نہ جاتے تھے کیونکہ یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تعلیم و تربیت یافتہ تھے، لیکن سنن ابوداوٗد کی اس حدیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو شرابی ثابت کیا جا رہا ہے:

حدیث: ''ابوعبدالرحمٰن سلمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہیں اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک انصاری نے بلایا اور دونوں کو شراب پلائی، شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے۔ پس انہیں نماز مغرب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی اور سورۃ الکافرون پڑھی تو اس میں خلط ملط کر گئے۔ پس

یہ حکم نازل ہوا: نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشے میں ہو، یہاں تک کہ جو کہہ رہے ہو اسے جانو (4/43)۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث نمبر 273 صفحہ نمبر 110﴾



باب نمبر۔50

کھانے میں مکھی گر جائے تو......

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

قرآن: وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلاً طَيِّبًا (5/88)

ترجمہ: ''اور جو اللہ نے تمہیں دیا ہے اُس میں سے حلال اور طیّب کھاؤ۔

﴿سورۃ المائدہ سورۃ نمبر 5 آیت نمبر 88﴾

نیز دیکھیے :

☆ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 57

☆ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 168

☆ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 172

☆ سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 114

☆ سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 81

قرآنِ حکیم نے کھانے پینے کی بعض چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اور بعض کو حلال، لیکن حلال کے ساتھ قرآن نے طیّب کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔ لغات القرآن میں طیّب کے معنی لکھے ہیں ''ہر وہ چیز جو دیکھنے، سُننے، سُونگھنے، کھانے میں پسندیدہ ہو اور اُس سے اِنسانی نفس بھی کیف اندوز ہو۔'' اللہ نے طیّب رزق کھانے کو کہا ہے لیکن سنن ابوداوٗد میں لکھا ہے :

حدیث: ''سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے دو کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے، وہ اپنے اسی پر کو کھانے میں

ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے تو تم اس پوری کو نہلا دو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 444 صفحہ نمبر 160﴾

قارئینِ کرام! سب جانتے ہیں کہ مکھی ہمیشہ گندی جگہ پر بیٹھتی ہے۔ ایک مکھی اِنسانی فضلے پر بیٹھنے اور ''مستفید'' ہونے کے بعد اگر آپ کی چائے میں گر جائے تو کیا کرنا چاہیے؟ سنن ابوداؤد کے مطابق اُسے اچھی طرح چائے میں غوطہ دینا چاہیے تاکہ اس کی ٹانگوں اور جسم پر لگے ہوئے فضلے کے ذرّات اچھی طرح چائے میں حل ہو جائیں۔ اب آپ چائے پی سکتے ہیں۔ گھبرایئے نہیں، آپ کا یہ عمل سنن ابوداؤد کی حدیث کے مطابق ہے۔



باب نمبر۔51

اللہ

اللہ ہر رات آسمان دنیا پر آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

قرآن: وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 186﴾

ترجمہ: ”اور (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم!) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہیئے کہ میرے احکام کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ نیک رستہ پائیں۔“ ﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 186﴾

قرآن: قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰی نَفْسِیْ ۚ وَ اِنِ اهْتَدَیْتُ فَبِمَا یُوْحِیْٓ اِلَیَّ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ ۝

ترجمہ: ”آپ فرمادیں اگر میں بہکا ہوں تو اس کے سوا نہیں کہ اپنے نقصان کو بہکا ہوں، اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو اس کی بدولت کہ میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے بیشک وہ سننے والا قریب ہے۔“ ﴿سورۃ السبا 34 آیت 50﴾

قرآن: وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ

صلے
ج وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝

ترجمہ: ''اور تحقیق ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسے گزرتے ہیں اس کے جی میں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی قریب ہیں۔'' ﴿سورۃ ق 50 آیت 16﴾

قرآن: وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝

ترجمہ: ''اور ہم تم سے بھی زیادہ اس سے قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھتے۔'' ﴿سورۃ الواقعہ 56 آیت 85﴾

قرآن: وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ

ترجمہ: ''اور اللہ ہر شے پر شاہد (نگران) ہے۔''

﴿سورۃ المجادلہ 58 آیت 6﴾

قرآن: وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ

ترجمہ: ''اور اللہ ہر شے پر شاہد (نگران) ہے۔''

﴿سورۃ البروج 85 آیت 9﴾

قرآن: وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ

ترجمہ: ''اور بے شک وہ اس پر گواہ ہے۔''

﴿سورۃ العادیات 100 آیت 7﴾

قرآن کا موقف بالکل واضح ہے کہ اللہ ہر وقت ہر جگہ موجود ہے، وہ تمہارے قریب ہے اور تمہیں دیکھ رہا ہے جبکہ روایات میں خدا کا تصور یہ ہے کہ سات آسمانوں کے اوپر ایک سمندر ہے جس میں آٹھ بکرے کھڑے ہیں، ان بکروں کے اوپر ایک تخت رکھا ہوا ہے اور اس تخت کے اوپر اللہ بیٹھا ہوا ہے جہاں سے اسے اُٹھ کر آسمانِ دنیا پر آنا پڑتا ہے اور یوں وہ لوگوں کی دعائیں سنتا ہے۔ سنن ابوداؤد کی مذکورہ احادیث ملاحظہ فرمائیے:

حدیث: ''ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور عبداللہ اغر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہمارا رب عزوجل ہر رات میں آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی ہو اور فرماتا ہے کہ جو مجھ سے دُعا کرے گا تو میں دُعا قبول فرماؤں گا۔ جو مجھ سے سوال کرے گا تو میں عطا کروں گا۔ جو مجھ سے بخشش چاہے گا تو میں اسے بخش دوں گا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1301 صفحہ نمبر 489﴾

اللہ رات کے آخری حصہ میں آسمانِ دنیا پر آجاتا ہے اور کہتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے۔

حدیث: ''ابوعبداللہ اغر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہمارا رب عزوجل ہر رات میں آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور کہتا ہے: کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں اسے قبول فرماؤں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اسے دوں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش مانگے کہ میں اسے بخش دوں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1306 صفحہ نمبر 483﴾

اللہ کہاں ہے۔ سات آسمان اس کے اوپر سمندر اس میں آٹھ بکرے، ان کے اوپر عرش اس پر اللہ بیٹھا ہوا ہے۔

حدیث: ''احنف بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں بطحاء کے مقام پر ایک جماعت میں تھا جس کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی جلوہ افروز تھے، پس جماعت کے اوپر سے بادل کا ایک ٹکڑا گزرا تو آپ نے اس کی جانب دیکھ کر فرمایا: تم اسے کس نام سے یاد کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا السحاب، فرمایا، المزن بھی؟ لوگوں نے کہا: المزن بھی۔ فرمایا کہ العنان بھی؟ لوگوں نے کہا العنان بھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ العنان ہلکے بادل کو کہتے ہیں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں معلوم نہیں۔ فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ پھر اس آسمان اور دوسرے کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک اسی طرح بتایا۔ پھر ساتویں کے اوپر ایک سمندر ہے جس کی نیچے والی اور اوپر والی سطح میں اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے کا۔ پھر اس کے اوپر آٹھ بکری نما فرشتے ہیں جن کے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے کا۔ پھر ان کی پیٹھوں کے اوپر عرش ہے جس کے نیچے والے اور اوپر والے حصے میں اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے کا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے اوپر

ہے۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1296 صفحہ نمبر 476﴾

جب اللہ عرش پر بیٹھتا ہے تو عرش چر چراتا ہے۔

حدیث: ''جبیر بن محمد نے اپنے والد ماجد محمد بن جبیر سے روایت کی ہے کہ ان کے والد محترم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔۔۔۔۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کیا ہے؟ اس کا عرش آسمانوں پر اس طرح ہے اور انگلیوں سے بتایا کہ قبے کی طرح اور وہ اس طرح چر چراتا ہے جیسے سوار کے باعث پالان چر چراتا ہے۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1299 صفحہ نمبر 477﴾

عرش اُٹھانے والا فرشتہ کتنا بڑا ہے؟۔ اس کے کان کی لو اور کندھے کے درمیان سات سو برس کا فاصلہ ہے۔

حدیث: ''محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مجھے اجازت دی گئی کہ عرش کے اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کے متعلق یہ بات بیان کر دوں کہ اس کے کان کی لو اور کندھے کے درمیان سات سو برس کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1300 صفحہ نمبر 478﴾

قیامت کے روز اللہ اپنے ایک ہاتھ میں آسمانوں اور دوسرے ہاتھ میں زمینوں کو پکڑ لے گا۔

حدیث: ''سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ لے گا، پھر انہیں اپنے دست قدرت میں لے کر فرمائے گا: حقیقی بادشاہ میں ہوں، جابر بادشاہ کہاں ہیں؟ متکبر بادشاہ کہاں ہیں؟ پھر زمینوں کو لپیٹ لے گا اور انہیں لے کر۔ ابن العلاء نے کہا کہ دوسرے دست قدرت میں پھر فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں، جابر بادشاہ کہاں ہیں؟ متکبر بادشاہ کہاں ہیں؟۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1305 صفحہ نمبر 482﴾

اللہ تعالیٰ انسان کو دوبارہ پیدا کرنے کیلئے ریڑھ کی ہڈی کا محتاج ہے۔

حدیث: ''اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے جسم کے ہر حصے کو زمین کھا جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے کہ اسی سے پیدا کیا گیا اور اسی سے دوبارہ بنایا جائے گا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1313 صفحہ نمبر 485﴾

زمانہ ہی خدا ہے۔

حدیث: ''زہری، سعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدمی مجھے اذیت پہنچاتا ہے زمانے کو برا بھلا کہہ کر کیونکہ زمانہ میں ہوں، اختیار میرا ہے اور رات دن کو میں بدلتا ہوں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1833 صفحہ نمبر 656﴾



باب نمبر۔52

گستاخ رسول کی سزا۔

قرآن میں ہے کہ کفار، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مجنون کہا کرتے تھے۔

ملاحظہ کیجیے قرآنی حوالہ جات:

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیوانہ کہا گیا

قرآن: وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِىْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ (15/6)

ترجمہ: ''اور وہ (کافر) بولے اے وہ شخص جس پر قرآن اتارا گیا ہے بیشک تو دیوانہ ہے۔'' ﴿سورۃ الحجر سورہ نمبر 15 آیت نمبر 6﴾

قرآن: اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَ اَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ (23/70)

ترجمہ: ''یا وہ کہتے ہیں اس کو دیوانگی ہے بلکہ وہ ان کے پاس حق بات کے ساتھ آیا ہے اور ان میں سے اکثر حق بات سے نفرت رکھنے والے ہیں۔'' ﴿سورۃ المومنون سورہ نمبر 23 آیت نمبر 70﴾

قرآن: وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ (68/51)

ترجمہ: ''اور تحقیق قریب ہے (ایسا لگتا ہے) کہ کافر آپ کو پھسلا دیں گے، اپنی نگاہوں سے جب وہ اس کتاب نصیحت کو سنتے ہیں اور وہ کہتے

ہیں کہ بیشک یہ دیوانہ ہے۔'' ﴿سورۃ القلم سورہ نمبر 68 آیت نمبر 51﴾

قرآن: ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ (44/14)

ترجمہ: ''پھر وہ اس سے پھر گئے اور کہنے لگے (یہ تو کسی کا) سکھایا ہوا دیوانہ ہے۔'' ﴿سورۃ الدخان سورہ نمبر 44 آیت نمبر 14﴾

قرآن: اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ط بَلِ الَّذِيْنَ لَايُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِى الْعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ (34/8)

ترجمہ: ''اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے یا اسے جنون ہے، (نہیں) بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ عذاب اور دور کی (شدید) گمراہی میں ہیں۔'' ﴿سورۃ السبا سورہ نمبر 34 آیت نمبر 8﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو شاعر کہا گیا

قرآن: وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ (37/36)

ترجمہ: ''اور وہ کہتے ہیں کیا ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں؟ ایک شاعر، دیوانے کی خاطر۔'' ﴿سورۃ الصٰفٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 36﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مسحور کہا گیا

قرآن: إِذْ يَقُولُ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلاَّ رَجُلاً مَّسْحُوراً (17/47)

ترجمہ: ''یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم اُس کی تابعداری میں لگے ہوئے ہو جن پر جادُو کر دیا گیا ہے۔''

﴿سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 47﴾

قرآن: وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلاً مَّسْحُوراً (25/8)

ترجمہ: ''اُن ظالموں نے کہا کہ تم ایسے آدمی کے پیچھے ہو لیے جو جادُو زدہ ہے۔''

﴿سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت نمبر 8﴾

اِس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے فرمایا :

قرآن: انظُرْ كَيْفَ ضَرَبُواْ لَكَ الأَمْثَالَ فَضَلُّواْ فَلاَ يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلاً (17/48)

ترجمہ: ''دیکھیں تو سہی آپ کیلئے کیا کیا مثالیں بیان کرتے ہیں پس وہ بہک رہے ہیں، اب تو راہ پانا اِن کے بس میں نہیں رہا۔''

﴿سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 48﴾

دوسری جگہ فرمایا :

قرآن: انظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلاً (25/9)

ترجمہ: ''خیال تو کیجیے کہ یہ لوگ آپ کی نسبت کیسی کیسی باتیں بناتے ہیں، پس جس سے خود ہی بہک رہے ہیں اور کسی طرح راہ پر نہیں آ سکتے۔''

﴿سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت نمبر 9﴾

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے فرمایا

کہ آپؐ اپنے ربّ کے فضل سے مجنون نہیں ہیں۔ ملاحظہ کیجیے قرآنی حوالہ جات:

قرآن: مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ (68/2)

ترجمہ: ’’آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہیں۔‘‘ ﴿سورۃ القلم سورہ نمبر 68 آیت نمبر 2﴾

قرآن: وَمَا صَاحِبُکُمْ بِمَجْنُوْنٍ (81/22)

ترجمہ: ’’اور تمہارے رفیق (حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کچھ دیوانے نہیں۔‘‘ ﴿سورۃ التکویر سورہ نمبر 81 آیت نمبر 22﴾

قرآن: فَذَکِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّکَ بِکَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ (52/29)

ترجمہ: ’’پس آپ نصیحت کرتے رہیں، پس آپ اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہیں، نہ دیوانے۔‘‘ ﴿سورۃ الطّور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 29﴾

قرآن: قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُکُمْ بِوَاحِدَةٍ ج اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰی وَفُرَادٰی ثُمَّ تَتَفَکَّرُوْا قف مَا بِصَاحِبِکُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ط اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ (34/46)

ترجمہ: ’’فرما دیں میں تمہیں صرف نصیحت کرتا ہوں ایک بات کی کہ تم اللہ کے واسطے کھڑے ہو جاؤ دو دو اور اکیلے اکیلے، پھر تم غور کرو کہ تمہارے اس ساتھی کو کوئی جنون نہیں ہے، وہ تو صرف سخت عذاب آنے سے پہلے تمہیں ڈرانے والے ہیں۔‘‘ ﴿سورۃ السبا سورہ نمبر 34 آیت نمبر 46﴾

قرآن: اَوَلَمۡ يَتَفَكَّرُوۡا سكتة مَا بِصَاحِبِهِمۡ مِّنۡ جِنَّةٍ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ (7/184)

ترجمہ: ''کیا وہ غور نہیں کرتے؟ کہ ان کے صاحب (محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کو کچھ جنون نہیں، وہ نہیں مگر صاف صاف ڈرانے والے۔''

﴿سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 184﴾

آپ نے دیکھا کہ کفار نے آپ کی شان میں کیا کیا گستاخیاں کیں، آپ کو کن کن القابات سے پکارا لیکن قرآن مجید میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پاگل کہنے والوں کو قتل کر دیا جائے بلکہ حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان بیان فرمائی لیکن درج ذیل احادیث میں اللہ کی ہدایت کے برعکس قتل کی سزا سنائی جارہی ہے:

حدیث: ''عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک نابینا صحابی کی ام ولد تھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سبّ وشتم کیا کرتی اور بدگوئی کرتی تھی۔ مولیٰ منع کرتا مگر باز نہ آتی۔ ڈانٹ ڈپٹ کرتا تب بھی نہ رکتی۔ ایک رات اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بدگوئی کی اور سبّ وشتم کرتی رہی۔ پس صحابی نے خنجر لے کر اس کے پیٹ پر رکھا اور دباؤ ڈال کر اسے قتل کر دیا۔ چنانچہ اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان سے بچہ بھی برآمد ہوا جس سے وہ خون میں لت پت ہوگئی۔ صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس بات کا ذکر ہوا تو آپ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا: میں ایسا کرنے والے کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اور اپنے حق کی جو میرا اس پر ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ پس نابینا صحابی کھڑے ہوئے، لوگوں کو

پھاندتے اور لرزتے ہوئے بڑھے، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے جا بیٹھے۔عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں اس کا مالک تھا، وہ آپ کو سبّ وشتم کرتی اور ہجو کیا کرتی تھی، میں منع کرتا تو باز نہیں آتی تھی، ڈانٹ ڈپٹ کرتا تب بھی نہ رکتی، میرے اس سے دو بیٹے ہیں موتی جیسے اور وہ میری غمخوار تھی۔گزشتہ رات جب وہ آپ کو سب وشتم کرنے لگی اور ہجو گوئی کی تو میں نے خنجر لے کر اس کے پیٹ پر رکھ دیا اور اس پر دباؤ ڈال کر اسے قتل کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: لوگو! گواہ رہنا کہ اس کا خون رائگاں گیا۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 956 صفحہ نمبر 336﴾

حدیث: "شعبی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سبّ وشتم کرتی تھی اور آپ کی ہجو کیا کرتی۔ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ دیا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کے خون کو باطل قرار دیا۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 957 صفحہ نمبر 338﴾



باب نمبر۔53

میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔

قرآن: وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعاً وَّلَا تَفَرَّقُوۡا (3/103)

ترجمہ: ''اور اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور تفرقے میں نہ پڑو۔''

قرآن: اِنَّ فِرۡعَوۡنَ عَلَا فِى الۡاَرۡضِ وَجَعَلَ اَهۡلَهَا شِيَعاً ۔ (28/4)

ترجمہ: ''بے شک فرعون ملک میں سرکشی کر رہا تھا اور اُس نے ملک کے باشندوں کو الگ الگ گروہ کر دیا تھا۔''

قرآن: وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ مِنَ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعاً كُلُّ حِزۡبٍ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ (30/32)

ترجمہ: '' اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ، اُن لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دِین میں فرقہ بازی کی اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے ہر گروہ اُس پر خوش ہے جو کچھ اُس کے پاس ہے۔''

قرآن: اِنَّ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعاً لَّسۡتَ مِنۡهُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ (6/159)

ترجمہ: '' بے شک جن لوگوں نے فرقہ بازی کی اور خود بھی کسی فرقے سے متعلق ہو گئے (اے نبی ﷺ) آپ ؐ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔''

قرآن: وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِداً ضِرَاراً وَّكُفۡراً وَّتَفۡرِيۡقاً بَيۡنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَاِرۡصَاداً لِّمَنۡ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَه (9/107) لَا تَقُمۡ فِيۡهِ اَبَداً (9/108)

ترجمہ: ''اور وہ لوگ جنہوں نے مسجدِ ضرار بنائی کفر کرنے کیلئے اور مومنوں

میں تفرقہ ڈالنے کیلئے۔ آپ ﷺ اُس میں کبھی بھی کھڑے نہ ہونا۔“

قرآن: **وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ (8/46)**

ترجمہ: ”آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی (اُکھڑ جائے گی)۔“ ﴿سورۃ الانفال 8 آیت 46﴾

اللہ نے فرقہ بندی کو شرک کہا ہے اور فرمایا کہ جنہوں نے فرقہ بندی اختیار کی ان کا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کوئی تعلق نہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ فرقوں میں بٹ جانے والے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت میں شامل نہیں اس لئے درج ذیل حدیث کے یہ الفاظ کہ ”میری امت“ یہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے الفاظ نہیں ہو سکتے کیونکہ اہل فرقہ تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے امتی ہی نہیں:

حدیث: ”ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہودی اکہتر یا بہتّر فرقوں میں بٹے تھے اور نصاریٰ بھی اکہتّر یا بہتّر فرقوں میں تقسیم ہو گئے لیکن میری امت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی۔“

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1172 صفحہ نمبر 427﴾



باب نمبر۔54

حضرت عزیر نبی تھے یا نہیں، میں نہیں جانتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ٌنِ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ(9/30)

ترجمہ: ''یہود نے کہا عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور کہا نصاریٰ نے مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔'' ﴿سورۃ التوبہ 9 آیت 30﴾

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر قرآن نازل کیا گیا اور قرآن میں حضرت عزیر علیہ السلام کا ذکر موجود ہے، یہ کیسے ممکن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حضرت عزیر علیہ السلام کا علم نہ ہو کہ وہ کون تھے، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو قرآن کے مفسر تھے لیکن درج ذیل حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مقام و مرتبے کو کمتر ثابت کرنے کیلئے کہا جا رہا ہے کہ آپ کو تو پتا ہی نہیں تھا کہ حضرت عزیر علیہ السلام کون تھے نبی تھے یا کچھ اور:

حدیث: ''سعید بن ابو سعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے علم سے نہیں جانتا کہ تبع لعین ہے یا نہیں اور میں اپنے علم سے نہیں جانتا کہ حضرت عزیر نبی تھے یا نہیں۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1249 صفحہ نمبر 456﴾



باب نمبر۔55

میری شفاعت کبیرہ گناہ کرنے والوں کیلئے ہے۔

شفاعة کے لغوی معنی دوسرے کے ساتھ اُس کی مدد کرتے ہوئے یا اُس کی خبر گیری کرتے ہوئے مِل جانے کے ہیں ﴿ تاج العروس ﴾۔ اِس کے بعد **شفاعة** کے معنے سفارش اِس لیے ہوگئے کہ اِس میں ایک شخص کسی دوسرے شخص کی معاونت کیلئے اُس کے ساتھ کھڑا ہوجاتا ہے اور اُس کے حق میں سفارش کرتا ہے ﴿ تاج العروس ﴾۔ قرآنِ مجید میں ہے کہ:

قرآن: **وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ** ﴿50/21﴾

ترجمہ: ''اور ہر شخص (ہمارے حضور) حاضر ہوگا اور اُس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہی دینے والا۔''

﴿ سورۃ ق سورہ نمبر 50 آیت نمبر 21 ﴾

یہ گواہ خود بخود گواہی دینا شروع نہیں کردیں گے بلکہ جسے اِجازت دی جائے گی، وہ گواہی دے گا، اِن گواہی دینے والوں کو شفیع (ساتھ کھڑے ہونے والے) کہا گیا ہے، جیسا کہ قرآن میں ہے:

قرآن: **مَن ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ** ﴿2/255﴾

ترجمہ: ''کون ہے جو خُدا کی اِجازت کے بغیر اُس کے حضور کسی کے ساتھ کھڑا ہوسکے گا۔''

﴿ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 255 ﴾

اِس طرح کی آیات میں شفاعت کے معنے شہادت کے ہیں کیونکہ کسی کے حق میں سچّی گواہی دینا بھی اُس کی بہت بڑی مدد ہوتی ہے، یہ بات خُود قرآن نے بھی بیان کی ہے:

قرآن: وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿43/86﴾

ترجمہ: ''جنہیں یہ لوگ خُدا کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کا کوئی اِختیار نہیں رکھتے، اِس کا اختیار وہ رکھتا ہے جوحق کے ساتھ شہادت دیتا ہے۔'' ﴿سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 86﴾

آپ نے دیکھا کہ یہاں شفاعت کے معنی شہادت کے دیئے گئے ہیں۔ باقی جہاں تک مجرموں کا کسی کی سفارش سے چھوٹ جانا یا کسی کی سفارش سے کسی کو وہ کچھ مل جانا جس کا وہ حقدار نہیں، قرآنِ کریم کی بنیادی تعلیم کے خلاف ہے۔ ربّ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

قرآن: وَاتَّقُواْ يَوْماً لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئاً وَلاَ يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلاَ يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلاَ هُمْ يُنصَرُوْنَ ﴿2/48,2/123﴾

ترجمہ: ''اوراُس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا، اور نہ اُس سے کوئی سفارش (شفاعت) قبول کی جائے گی اور نہ اُس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ہی اُن کی کوئی مدد کی جائے گی۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 48﴾ ﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 123﴾

اِس کے برعکس سنن ابوداؤد میں ہے کہ شفاعت کے ذریعے کبیرہ گناہ کرنے والے لوگوں کو جہنّم سے نکال لیا جائے گا۔ حدیث ملاحظہ کیجیے:

حدیث: ''اشعث حرانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کیلئے ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1314 صفحہ نمبر 485﴾

یہ احادیث قرآنی تعلیم کے بالکل خلاف ہیں، ہمارا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قرآنِ کریم کے خلاف کچھ بھی نہیں فرمایا بلکہ یہ سب کچھ آپؐ سے غلط طور پر منسوب کر دیا گیا ہے۔



باب نمبر۔56

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جھوٹ بولنے کی اجازت دے دی ہے۔

قرآن: وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ (16/62)

ترجمہ: ''اور وہ اللہ کیلئے ٹھہراتے ہیں جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں، اور ان کی زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں کہ ان کیلئے بھلائی ہے، لازمی بات ہے کہ ان کیلئے جہنم ہے، بیشک وہ جہنم میں آگے بھیجے جائیں گے۔''
﴿سورۃ النحل 16 آیت 62﴾

قرآن: فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ (3/61)

ترجمہ: ''پھر جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔'' ﴿سورۃ آل عمران 3 آیت 61﴾

اللہ تعالیٰ نے ہر جگہ جھوٹ کی مذمت کی ہے لیکن درج ذیل روایت میں جھوٹ کی اجازت دی جا رہی ہے:

حدیث: ''حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بظاہر غلط بیانی کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا مگر تین مقامات سے متعلق۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمایا کرتے کہ میں اس شخص کو جھوٹا شمار نہیں کرتا جو لوگوں کے درمیان صلح کروائے اور ایسی بات کہے جس کا مقصد صرف اصلاح ہو اور وہ

آدمی جو جنگ کے دوران کوئی بات کہے اور آدمی اپنی بیوی سے کچھ کہے یا بیوی اپنے خاوند سے کچھ کہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1490 صفحہ نمبر 543﴾



باب نمبر۔57

مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خاتم النبین کہا ہے:

قرآن: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (33/40)

ترجمہ: ''محمد تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور (سب) نبیوں پر مُہر (آخری نبی) ہیں اور اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔''

﴿سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 40﴾

لیکن مذہبی پیشواؤں نے نبوّت کا دروازہ کھولنے کیلئے جعلی روایات وضع کر کے سنن ابوداؤد میں شامل کر دیں، جس کی ایک مثال ملاحظہ کیجیے:

حدیث: ''حضرت انس نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1583 صفحہ نمبر 571﴾

نیز حدیث نمبر 1582 بھی دیکھ لیں۔

آج کل کی مثال کے مطابق اگر ایم بی بی ایس (MBBS) کرنے والا آدمی ڈاکٹر کہلاتا ہے تو میٹرک پاس ہومیو پیتھ بھی اپنے نام کے ساتھ ڈاکٹر ہی لکھتا ہے۔ اسی طرح اگر حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم انبیاء تھے تو مذکورہ بالا روایت کے مطابق اچھا خواب دیکھنے والا شخص بھی نبی ہو

گا۔فرق صرف اتنا ہوگا کہ یہ میٹرک پاس ہومیو پیتھ کی طرح ذرا کم درجے کا نبی ہوگا۔
(نعوذ باللہ)



باب نمبر۔58

جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے بیداری میں دیکھا۔شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

حدیث: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو عنقریب وہ مجھے بیداری میں دیکھ لے گا یا اس کی طرح ہے جس نے مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1588 صفحہ نمبر 572﴾

اس حدیث کے مخاطب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہو سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا ہوا تھا اور اگر خواب میں وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھتے تو مذکورہ بالا حدیث کے مطابق وہ واقعی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی ہوتے جبکہ آج اگر کوئی مسلمان خواب میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت کرے تو یہ یقینی بات نہیں بلکہ ممکن ہے شیطان ہی کوئی بزرگ صورت دکھا رہا ہو کیونکہ آج کے انسان نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا ہوا نہیں ہے۔



باب نمبر۔59

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمان کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو کیونکہ وہ مجھے پسند نہیں۔

اللہ نے نکاح کیلئے مرد وعورت دونوں کی پسند کا خیال کیا ہے لہٰذا فرمایا:

قرآن: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ط ﴿4/19﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! تمہارے لئے حلال نہیں کہ تم عورتوں کے زبردستی مالک بن جاؤ۔

قرآن: فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ ﴿4/3﴾

ترجمہ: سو نکاح کرلو جو عورتیں تمہیں بھلی لگیں۔

ان آیات کی موجودگی میں یہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایسے نکاح کو توڑنے کا حکم دیں گے:

حدیث: ''حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ ایک عورت میرے نکاح میں تھی اور میں اسے پسند کرتا تھا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے ناپسند فرماتے تھے، انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو تو میں نے انکار کیا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اسے

طلاق دے دو۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب النوم حدیث نمبر 1697 صفحہ نمبر 614﴾



باب نمبر۔60

نبی اور ظلم ۔ایک چیونٹی نے کاٹا،تمام چیونٹیوں کو جلا دیا۔

ظلم کے معنی حد سے تجاوز کرنا بھی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اِرشاد فرمایا کہ :

قرآن: وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ (3/57)(سورۃ آل عمران آیت 57)

قرآن: وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ (3/140)(سورۃ آل عمران آیت 140)

قرآن: اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ (42/40)(سورۃ الشوریٰ آیت 40)

ترجمہ: ''خدا ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔''

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو عدل قائم کرنے کیلئے مبعوث فرمایا چنانچہ فرمانِ خداوندی ہے :

قرآن: لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ(57/25)

ترجمہ: ''یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور اُن کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمایا تا کہ لوگ عدل پر قائم رہیں۔''

﴿سورۃ الحدید سورہ نمبر 57 آیت نمبر 25﴾

لیکن سنن ابوداؤد میں ایک نبیؑ کو نعوذ باللہ ظالم ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

حدیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: انبیائے کرام علیہم السلام میں سے ایک نبی کسی درخت کے نیچے اترے،انہیں ایک چیونٹی نے کاٹ دیا، انہوں نے ہٹانے کا حکم دیا جو اس کے نیچے سے ہٹالیا گیا، پھر حکم دیا تو

سب چیونٹیاں جلادی گئیں۔اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل فرمائی کہ حرکت تو ایک چیونٹی کی تھی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلدسوم ابواب السلام حدیث نمبر 1824 صفحہ نمبر 653﴾

﴿سنن ابوداؤد جلدسوم ابواب السلام حدیث نمبر 1825 صفحہ نمبر 653﴾

اس حدیث کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اِسے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب کیا گیا ہے یعنی آپؐ نے نعوذ باللہ کسی سابقہ نبیؑ کو ظالم قرار دیا۔حالانکہ اللہ نے آپؐ کے متعلق فرمایا کہ(وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ (42/15) ''اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔'') آپؐ کی آمد کا مقصد ہی عدل قائم کرنا تھا۔



باب نمبر۔61

خوبصورت لونڈی۔حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مکاتبت کر کے نکاح کر لیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡم(68/4)

ترجمہ: ''اور بے شک آپ اخلاق انسانی کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔''

﴿سورۃ القلم 68 آیت 4﴾

اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اخلاق و کردار کی بلندی کی گواہی دے رہا ہے لیکن درج ذیل حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اخلاق عالیہ کو متنازعہ ثابت کرنے کیلئے پہلے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ گواہی دلوائی جارہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نعوذ باللہ اس قدر شہوت پرست تھے کہ کسی خوبصورت عورت کو دیکھتے ہی اس پر عاشق ہو جاتے بلکہ شادی پر تیار ہو جاتے تھے۔اگلے مرحلے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس خدشے کو درست ثابت کر دیا گیا اور بقول راوی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نکاح کی پیشکش کر دی جو کہ منظور کر لی گئی۔تیسری اور اہم بات یہ کہ ایک غیر آزاد غلام عورت حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مدد طلب کرنے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آتی ہے اور آپ اس کی مدد کرنے کی بجائے اسے کٹی پتنگ جان کر شادی کا پیغام دے دیتے ہیں (نعوذ باللہ):

حدیث: ''عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جویریہ بنت حارث بن مصطلق (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تقسیم میں ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا ان کے

چچازاد بھائی کے حصے میں آئیں، انہوں نے اپنی مکاتبت کر لی اور یہ ایسی خوبصورت تھیں کہ اُڑتی ہوئی نظر بھی ان پر پڑتی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ یہ اپنی کتابت کے متعلق سوال کرنے کی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، جب دروازے پر کھڑی ہوئیں تو میں نے انہیں دیکھ لیا اور اس جگہ ان کا ہونا میں نے ناپسند کیا کیونکہ میں نے جان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی اسی طرح دیکھیں گے جیسے میں نے دیکھی ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں جویریہ بنت حارث (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہوں اور میرے حالات آپ پر مخفی نہیں ہیں، میں ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصے میں آئی ہوں اور میں نے اپنی مکاتبت کر لی ہے اور اپنے بدل کتابت کا سوال کرنے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کام کیوں نہیں کر لیتیں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں تمہاری کتابت ادا کر کے تمہارے ساتھ نکاح کر لوں۔ عرض گزار ہوئیں کہ میں ایسا کر چکی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ لوگوں نے جب سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کر لیا ہے تو جتنے قیدی ان کے قبضے میں تھے انہیں آزاد کر دیا اور کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سسرال والے ہیں۔ پس ہم نے کوئی عورت اپنی قوم کیلئے

اتنی برکت (فائدے) والی نہیں دیکھی کیونکہ ان کے باعث بنی مصطلق کے سوگھروں کے قیدی آزاد کردیئے گئے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب العتق حدیث نمبر 533 صفحہ نمبر 190﴾



باب نمبر۔62

نماز

نمازیں پچاس تھیں۔

نماز کی فرضیت کے متعلق قرآنِ کریم میں بیسیوں آیات موجود ہیں، ہم اِن میں سے صرف ایک کا حوالہ دے رہے ہیں:

قرآن: وَأَقِيمُوا الصَّلاةَ ﴿2/110﴾

ترجمہ: ''اور نماز قائم کرو۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 110﴾

اللہ تعالیٰ نے نماز قائم کرنے کا حکم، قرآن کی وساطت سے دیا ہے لیکن اہلِ یہود نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی برتری ثابت کرنے کیلئے ایک حدیث وضع کی اور ایک خاص پلاننگ کے تحت اسے اُمّتِ مسلمہ کا عقیدہ بنا دیا، چنانچہ آج کا واعظ آنکھیں بند کیے، جھوم جھوم کر محراب و منبر سے اسی کو دُہرائے چلے جا رہا ہے۔ کہا یہ گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر پچاس نمازیں فرض کی گئی تھیں لیکن آپ کو (نعوذ باللہ) اس بات کا احساس نہیں ہوا کہ میری اُمّت یہ نہ پڑھ سکے گی، چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپؐ کی راہنمائی فرمائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تین مرتبہ اللہ تعالیٰ کے پاس واپس بھیجا، اس طرح صرف پانچ نمازیں باقی رہ گئیں۔ یہاں ہمیں یہودیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ یہ روایت وضع کرتے وقت اُنہوں نے پانچ نمازیں باقی رکھیں، ورنہ اگر اسی روایت میں آتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چوتھی مرتبہ بھی کہا تھا کہ اپنے ربّ کے پاس جایئے۔ اگر اس سے آگے یہ لکھ دیا جاتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم چوتھی دفعہ گئے تو بقیہ پانچ بھی ختم کر دی گئیں تو قارئینِ کرام! آپ یقین کریں کہ پورا قرآن صرف نماز ہی

کے متعلق کیوں نہ ہوتا، آج کے مُلّا نے اُمّت کو یہی درس دینا تھا کہ چونکہ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ کوئی نماز فرض نہیں لہٰذا قرآن میں نماز کے متعلق تمام آیات منسوخ ہیں۔ صحیح بخاری میں اس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

حدیث: ''ابنِ حزم اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پس اللہ تعالیٰ نے میری اُمّت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں اس کے ساتھ لوٹا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ اُنھوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر آپؐ کی اُمّت کیلئے کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا پچاس نمازیں۔ اُنھوں نے کہا کہ اپنے ربّ کی طرف واپس جایئے کیونکہ آپؐ کی اُمّت میں یہ طاقت نہیں ہے۔ میں واپس لوٹا تو ان کا ایک حصّہ کم کر دیا گیا، اُنھوں نے کہا کہ اپنے ربّ کی طرف پھر جایئے کیونکہ آپؐ کی اُمّت میں ان کی طاقت نہیں ہے، پس میں واپس گیا تو ایک حصّہ مزید کم کر دیا گیا۔ میں ان کی طرف آیا تو اُنھوں نے پھر کہا کہ اپنے ربّ کی طرف جایئے کیونکہ آپؐ کی اُمّت میں ان کی طاقت بھی نہیں ہے۔ میں واپس لوٹا تو فرمایا کہ یہ پانچ ہیں اور یہی پچاس ہیں میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوا کرتی۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اُنھوں نے کہا کہ اپنے ربّ کی طرف جایئے، میں نے کہا کہ مجھے اب اپنے ربّ سے حیا آتی ہے، پھر مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے۔''

﴿صحیح بخاری جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 339 صفحہ نمبر 234﴾
﴿صحیح بخاری جلد دوم کتاب بداء الخلق حدیث نمبر 440 صفحہ نمبر 223﴾

﴿صحیح بخاری جلد دوم کتاب الانبیاء حدیث نمبر 568 صفحہ نمبر 268﴾
﴿صحیح بخاری جلد دوم کتاب المناقب حدیث نمبر 1069 صفحہ نمبر 481﴾
سنن ابوداؤد کی درج ذیل روایت میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے:

حدیث: ''عبداللہ بن عصم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نمازیں پچاس تھیں۔ نیز غسل جنابت سات دفعہ کیا جاتا اور پیشاب لگنے سے کپڑے کو سات دفعہ دھویا جاتا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم برابر سوال کرتے رہے یہاں تک کہ نمازیں پانچ مقرر فرما دی گئیں۔ نیز جنابت سے ایک دفعہ غسل کیا جاتا اور پیشاب لگنے سے کپڑے کو ایک دفعہ دھویا جاتا۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 247 صفحہ نمبر 139﴾

وتر واجب ہیں یا نہیں۔ صحابہؓ میں اختلاف۔

حدیث: ''زید بن اسلم نے عطا بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ صنابحی نے کہا کہ حضرت ابومحمد وتر کو واجب کہتے ہیں، حضرت عبادہ بن صامت نے کہا کہ غلط کہتے ہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پانچ نمازوں کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے۔ جوان کیلئے اچھی طرح وضو کرے، انہیں وقت پر پڑھے اور ان کے اندر رکوع وخشوع اچھی طرح کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس سے وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت فرمائے گا اور جو ایسا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں ہے لہٰذا چاہے تو اسے بخش دے اور چاہے عذاب دے۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 424 صفحہ نمبر 204﴾

وتر واجب ہیں یا نہیں، صحابہؓ کا اختلاف۔

حدیث: ''بنی کنانہ کے مخدجی نامی شخص نے ابومحمد کو شام میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ وتر واجب ہیں۔مخدجی کا بیان ہے کہ میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ ابومحمد نے غلط کہا ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں جس نے انہیں ادا کیا اور ہلکی سمجھ کر ان میں سے کچھ ضائع نہ کیں تو اس سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے انہیں ادا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں چاہے اسے عذاب دے اور چاہے اسے جنت میں داخل کردے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب شہر رمضان حدیث نمبر 1406 صفحہ نمبر 528﴾

سمع اللہ کا کیا جواب ہے، حدیث میں اختلاف۔

حدیث: ''مومل بن الفضل الحرانی، ولید، محمود بن خالد، ابومسعر ابن سرح، بشر بن بکر، محمد بن مصعب، عبداللہ بن یوسف، سعید بن عبدالعزیز، عطیہ بن قیس، قزعہ بن یحیٰی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب **سمع اللہ لمن حمدہ** کہتے تو یہ بھی کہا کرتے'' **اللھم ربنا لک الحمد مل السماء** ''مومل نے کہا'' **مل السموت و مل الارض و مل ما شئت من شی بعد اھل الثنا ء و المجد**

احق ما قال العبد و کلنا لک عبد لا مانع لما اعطیت ۔
۔۔''محمود نے یہ بھی کہا'' **ولا معطی لما منعت** ''پھر سارے اس
پر متفق ہو گئے'' **ولا ینفع ذاالجد منک الجد**''بشر نے کہا''
ربنا لک الحمد '' اور محمود نے لفظ'' **الھم** ''نہیں کہا بلکہ کہا''
ربنا لک الحمد۔۔۔۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 838 صفحہ نمبر 334﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 839 صفحہ نمبر 335﴾

سجدے کے دوران صحابہؓ کا ستر ننگا ہو جاتا تھا۔

حدیث: ''مولیٰ اسماء بنت ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو تم میں سے اللہ اور آخری دن (قیامت) پر ایمان رکھتی ہو وہ اس وقت تک سر نہ اٹھائے جب تک مرد سر نہ اٹھا لیں یہ ناپسند فرماتے ہوئے کہ عورتیں مردوں کا ستر دیکھیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 842 صفحہ نمبر 335﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم رکوع اور سجدوں میں کیا پڑھتے تھے۔احادیث کا اختلاف

حدیث: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم رکوع میں **سبحان ربی العظیم** اور سجدوں میں **سبحان ربی**

الاعلیٰ کہتے اور رحمت کی آیت پڑھتے تو ٹھہر کر اس کا سوال کرتے اور عذاب کی آیت پر ٹھہر کر پناہ مانگتے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 862 صفحہ نمبر 342﴾

حدیث: ''مطرف نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سجدوں اور رکوع میں کہا کرتے'' **سبوح قدوس رب الملئکۃ والروح۔''**

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 863 صفحہ نمبر 343﴾

حدیث: ''عاصم بن حمید سے روایت ہے کہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ قیام کیا پس آپ نے سورۃ البقرۃ پڑھی، جب آیت رحمت کو پڑھتے تو ٹھہر کر سوال کرتے اور جب آیت عذاب پڑھتے تو ٹھہر کر پناہ مانگتے۔راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے قیام کے برابر رکوع کیا اور رکوع میں کہتے **سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ** ۔پھر قیام کے برابر سجدہ کیا اور سجدے میں اسی طرح کہا پھر کھڑے ہوئے اور سورۂ آل عمران پڑھی پھر ایک ایک سورت پڑھی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 864 صفحہ نمبر 343﴾

حدیث: ''ابوحمزہ مولیٰ انصار نے بنی عبس کے ایک آدمی سے روایت کی کہ

حضرت حزیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ کہتے اللہ اکبر تین بار **ذوالملکوت و الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمة** ۔ پھر سورۂ فاتحہ پڑھ کر سورۂ بقرہ پڑھی پھر رکوع کیا تو رکوع بھی قیام کے برابر تھا اور رکوع میں کہتے **سبحان ربی العظیم، سبحان ربی العظیم** پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قومہ بھی آپ کا رکوع کے برابر تھا اور **لربی الحمد** کہتے رہے پھر سجدہ کیا اور آپ کا سجدہ بھی قیام کے برابر تھا آپ سجدے میں **سبحان ربی الاعلیٰ** کہتے پھر سجدے سے سر اٹھایا اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر میں سجدہ کیا تھا اور جلسہ میں **رب اغفرلی** کہا کرتے ۔ پس آپ نے چار رکعتیں پڑھیں اور ان میں البقرۃ ، آل عمران ، النساء اور المائدہ پڑھی یا الانعام کی تلاوت کی اس میں شعبہ کو شک ہے ۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 865 صفحہ نمبر 343﴾

حدیث: ''مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے رکوع و سجود میں اکثر یوں کہا کرتے: **سبحانک اللھم و بحمدک اللھم اغفرلی** اور قرآن کریم کی ایک آیت سے یہی مراد لیا کرتے ۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 868 صفحہ نمبر 344﴾

حدیث: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سجدے میں کہا کرتے: **اللھم اغفرلی ذنبی کلہ دقہ وجلہ واولہ واخرہ** ۔ابن سرح نے یہ بھی کہا **علانیتہ وسرہ**۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 869 صفحہ نمبر 345﴾

صحابہؓ کا بغیر وضو نماز پڑھنا۔

کُتبِ احادیث کے مطابق تیمّم کا حکم نازل ہونے سے پہلے نماز کی ادائیگی کیلئے وضو فرض تھا، لیکن درج ذیل حدیث میں یہ بیان کیا جارہا ہے کہ صحابہ کرام رِضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے پانی نہ ملنے کی صورت میں بے وضو حالت میں نمازیں پڑھیں۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب نماز کیلئے وضو فرض تھا (اور تیمّم کا حکم ابھی نہیں آیا تھا) تو یہ کیسے ممکن ہے کہ صحابہ کرام رِضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ایک ایسے فرض کو ترک کر دیا جس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی، اِس کے ساتھ ساتھ مذکورہ روایت میں ہے کہ صحابہ کرام رِضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بغیر وُضو نماز پڑھنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا، جس پر تیمّم کی آیت نازل ہوگئی۔حالانکہ اِس حدیث کے گھڑنے والے کو یہ معلوم نہیں کہ وُضو اور تیمّم کا حکم ایک ہی آیت یعنی سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 6 میں آیا ہے۔﴿تیمّم کا ذِکر ایک اور مقام یعنی سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 43 پر بھی آیا ہے لیکن وہاں غسل کے ذِکر کے ساتھ ہے﴾۔ملاحظہ کیجیے مذکورہ حدیث:

حدیث: ''عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت اسید بن حضیر اور ان کے ساتھ کچھ لوگوں کو ہار کی تلاش میں روانہ فرمایا جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گم کر دیا تھا۔نماز کا

وقت ہو گیا تو لوگوں نے وضو کے بغیر نماز پڑھی۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا۔ پس تیمّم کی آیت نازل ہو گئی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 317 صفحہ نمبر 164﴾

ناپاک کپڑے میں نماز پڑھنا

کپڑے سے منی کو کھرچ کر اس سے نماز پڑھنا درست ہے

ارشادِ خداوندی ہے:

قرآن: وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿74/4﴾

ترجمہ: ''اپنے کپڑے پاک رکھو۔''

﴿سورۃ المدثر سورہ نمبر 74 آیت نمبر 4﴾

جبکہ حدیث میں ہے کہ:

حدیث: ''ابراہیم نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی اور آپ اس کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 371 صفحہ نمبر 184﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حیض کے خون لگے کمبل کو اوڑھ کر نماز پڑھائی، معلوم ہونے پر بھی نماز کو نہ لوٹایا۔

حدیث: ''ام یونس بنت شداد نے اپنی نند ام حجدر عامریہ سے روایت کی کہ

انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا جب کہ حیض کا خون کپڑے کو لگ جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھی اور بچھانے کا کپڑا ہمارے اوپر تھا اور ہم نے اس کے اوپر کمبل ڈال رکھا تھا۔ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کمبل لے کر اوڑھ لیا پھر آپ باہر نکلے اور نماز فجر پڑھ کر بیٹھ گئے۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! یہ تو خون کا نشان ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کے اردگرد سے پکڑ کر ایک غلام کے ہاتھوں میری طرف بھیجتے ہوئے فرمایا کہ اسے دھو دو اور جب خشک ہو جائے تو میرے پاس بھیج دینا۔ پس میں نے اپنا کونڈا منگا کر اسے دھویا اور خشک ہونے پر اسے آپ کی خدمت میں بھجوا دیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دوپہر کے وقت تشریف لائے اور وہ کمبل آپ کے اوپر تھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 387 صفحہ نمبر 189﴾

بابل شہر کی زمین پر نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ لعنتی ہے۔

قرآن کریم نے جن لوگوں پر لعنت کی ہے اس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

۱۔ کافروں پر لعنت:

﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 161۔ سورۃ الاحزاب 33 آیت 64﴾

۲۔ قرآن سے انکار پر لعنت

﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 89﴾

۳۔ مومن کو عمداً قتل کرنے والے پر لعنت

﴿سورۃ النساء 4 آیت 93﴾

۴۔ منافقین پر لعنت

﴿سورۃ التوبہ 9 آیت 68۔سورۃ الشوریٰ 42 آیت 22,23۔سورۃ الفتح 48 آیت 6﴾

۵۔ اللہ و رسول کو اذیت پہنچانے والوں پر لعنت

﴿سورۃ الاحزاب 33 آیت 57﴾

۶۔ مومن مردوں اور عورتوں پر بہتان تراشی کرنے والوں پر لعنت

﴿سورۃ الاحزاب 33 آیت 58﴾ ﴿سورۃ الاحزاب 33 آیت 60,61﴾

۷۔ قرآن کو چھپانے والوں پر لعنت

﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 159﴾

۸۔ ظالموں پر اللہ کی لعنت

﴿سورۃ الاعراف 7 آیت 44۔سورۃ ھود 11 آیت 18۔سورۃ مومن 40 آیت 52﴾

۹۔ فساد کرنے والوں پر لعنت

﴿سورۃ الرعد 13 آیت 25﴾

۱۰۔ ایمان کے بعد کفر اختیار کرنے والوں پر لعنت

﴿سورۃ آل عمران 3 آیت 85,86﴾

﴿نوٹ: لعنت کا ذکر مزید چند مقامات پر بھی آیا ہے لیکن موضوع کی مناسبت سے یہاں شامل نہیں کیا گیا﴾

قرآن کریم میں مندرجہ بالا کاموں پر لعنت کی گئی ہے لیکن بابل کی زمین یا کسی بھی زمین پر لعنت کا ذکر نہیں بلکہ فرمایا کہ: ساری زمین کو مخلوق کے فائدے کیلئے پیدا کیا گیا ہے (55/10) لیکن درج ذیل حدیث میں بابل کی زمین کو لعنتی ثابت کیا جا رہا ہے:

حدیث: ''عمار بن سعد مرادی نے ابو صالح غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بابل شہر کے پاس سے گزرے جبکہ وہ سفر میں تھے، چنانچہ موذن آیا کہ نماز عصر کیلئے اذان کہے۔ جب آپ اس کی حد سے باہر نکل گئے تو موذن کو حکم فرمایا چنانچہ اس نے نماز کیلئے اقامت کہی، جب فارغ ہو گئے تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے مقبرے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور بابل کی سرزمین میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا کیونکہ وہ ملعونہ ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 487 صفحہ نمبر 223﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مقرر کردہ امام کا سجدہ کرتے وقت ستر کھل جاتا تھا۔ نمازی عورتوں کی شکایت۔

حدیث: ''حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایسی جگہ پر آباد تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں جانے والے ہمارے پاس سے گزرا کرتے۔ جب وہ واپس لوٹتے ہوئے ہمارے پاس سے گزرتے تو ہمیں بتاتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں یہ آیتیں بتائی ہیں۔ میں ذہین لڑکا تھا اس لئے میں نے کافی قرآن مجید زبانی یاد کر لیا تھا۔ میرے والد ماجد اپنی قوم کا ایک وفد لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے نماز سکھائی اور فرمایا کہ تمہاری امامت وہ کرے جو زیادہ قاری ہو پس حفظ کرنے کے باعث میں قرآن کریم زیادہ جانتا تھا لہٰذا مجھے آگے کیا تو میں امامت کراتا۔ میرے اوپر ایک چھوٹی سی زرد

چادر ہوتی چنانچہ جب میں سجدہ کرتا تو میرا ستر کھل جاتا۔ قبیلے کی عورتوں میں سے ایک نے کہا: اپنے قاری کا ستر تو ہم سے چھپا لیجئے۔ پس لوگوں نے میرے لئے عمانی قمیض خرید دی۔ اسلام لانے کے بعد اتنا میں کسی اور بات پر خوش نہیں ہوا تھا میں امامت کراتا اور میری عمر سات یا آٹھ سال تھی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 582 صفحہ نمبر 257﴾

عورت بغیر شلوار کے صرف کُرتے اور دوپٹے سے نماز پڑھ سکتی ہے۔

حدیث: ''محمد بن زید نے اس حدیث کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ کیا عورت کُرتے اور دوپٹے سے نماز پڑھ سکتی ہے جبکہ اس کے جسم پر تہبند نہ ہو؟ فرمایا جبکہ کُرتا اتنا لمبا ہو کہ پیروں کے ظاہری حصے کو چھپا لے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 636 صفحہ نمبر 272﴾

نمازی کے آگے سے گذرنا

نمازی کے آگے سے گذرنے والے سے لڑو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن: وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا

وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ(8/46)

ترجمہ: ''اور اِطاعت کرو اللہ کی، اور اُس کے رسولؐ کی اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ بُز دِل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی (اُکھڑ جائے گی) اور صبر کرو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

﴿سورۃ الانفال 8 آیت 46﴾

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آپس کے لڑائی جھگڑے سے منع فرمایا ہے لیکن درج ذیل حدیث میں اہتمام کر کے مسلمانوں کو لڑانے کی کوشش کی جا رہی ہے، یہی نہیں بلکہ نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو دائرہ اسلام سے نکال کر شیطان قرار دے دیا گیا ہے:

حدیث: ''عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے جہاں تک ہو سکے اسے روکے اور اگر باز نہ آئے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 692 صفحہ نمبر 286﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 695 صفحہ نمبر 286﴾

نمازی کے آگے سے گذرنے والا شیطان ہوتا ہے۔

حدیث: ''ابوودا ک نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور گزرنے والے کو حتی الامکان روکو کہ وہ شیطان ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 714 صفحہ نمبر 292﴾

﴿سنن ابوداوٗد جلداوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 715 صفحہ نمبر 292﴾

نمازی کے آگے سے گدھا، سیاہ کتا اور عورت گذر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

حدیث: ''عبداللہ بن صامت نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ حضرت حفص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو توڑ دیتی ہے۔ دونوں نے سلیمان سے روایت کی کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کچھ چیزیں آدمی کی نماز کو توڑ دیتی ہیں جبکہ اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی چیز نہ ہو وہ گدھا، سیاہ کتا اور عورت ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ کالے، زرد اور سفید کتے میں کیا فرق ہے؟ فرمایا کہ بھتیجے! جیسے تم نے پوچھا میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلداوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 697 صفحہ نمبر 287﴾

حائضہ عورت اور کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

حدیث: ''جابر بن زید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ شعبہ نے مرفوعاً روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا حائضہ عورت اور کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلداوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 698 صفحہ نمبر 287﴾

کتا، گدھا، خنزیر، یہودی، آگ پرست اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

حدیث: ''عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میرے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بغیر سترہ کے نماز پڑھے تو کتا، گدھا، خنزیر، یہودی ، آگ پرست اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں اور ایک ڈھیلے کی مار سے پرے پرے گزریں تو نماز ہو جائے گی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 699 صفحہ نمبر 288﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور مویشی کی کشمکش۔ مویشی آپؐ کی نماز توڑنا چاہتا تھا۔

حدیث: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے، پس ایک بکری کا بچہ آپ کے سامنے سے گزرنے لگا تو آپ نے اسے روکا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 704 صفحہ نمبر 289﴾

ابن عباسؓ نمازیوں کے آگے سے گذرے لیکن کسی نے برا نہ منایا۔

حدیث: ''عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اور ان

دنوں میں قریب البلوغ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ پس میں کچھ صف کے سامنے سے گزرا ، گدھی سے اترا اسے چرنے کیلئے چھوڑ دیا اور صف میں شامل ہو گیا اس بات کا کسی نے بھی برا نہیں منایا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 710 صفحہ نمبر 290﴾

گدھا اور عورتیں نمازیوں کے آگے سے گذریں لیکن نماز نہ ٹوٹی۔

حدیث: ''ابوصہباء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ہم گفتگو کر رہے تھے کہ کیا چیز نماز کو توڑتی ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں اور بنی عبدالمطلب کا ایک لڑکا گدھے پر سوار ہو کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ پس وہ اترا اور میں بھی اتر پڑا اور گدھے کو ہم نے صف کے آگے چھوڑ دیا اور کوئی مضائقہ نہ سمجھا۔ نیز بنی عبدالمطلب کی دو لڑکیاں آئیں اور صف کے درمیان میں داخل ہو گئیں اور کوئی قباحت محسوس نہ کی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 711 صفحہ نمبر 291﴾

دوران نماز گدھی اور کتیا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آگے سے گذرے لیکن نماز نہ ٹوٹی۔

حدیث: ''عباس بن عبید اللہ بن عباس نے فضل بن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور

ہم اپنے جنگل میں تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ پس آپ نے کھلے جنگل میں نماز پڑھی جبکہ آپ کے سامنے سترہ بھی نہیں تھا اور ہماری گدھی اور کتیا آپ کے سامنے پھر رہی تھیں، آپ نے اس میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 713 صفحہ نمبر 291﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز پڑھتے تو حضرت عائشہؓ آپؐ اور قبلے کے درمیان لیٹی ہوتی تھیں۔

حدیث: ''ہشام بن عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب رات کو نماز پڑھا کرتے تو میں آپ اور قبلے کے درمیان لیٹی ہوتی جس پر آپ آرام فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ جب آپ وتر پڑھتے تو مجھے وتر پڑھنے کیلئے جگا دیا کرتے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 706 صفحہ نمبر 289﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 707 صفحہ نمبر 290﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 708 صفحہ نمبر 290﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 709 صفحہ نمبر 291﴾

دورانِ نماز اِدھر اُدھر دیکھنا

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے انسان اللہ کی توجہ سے ہٹ جاتا ہے۔

قرآن مجید میں ہے کہ اللہ کو ہر شے کا علم ہے(57/3) وہ کائنات کے اسرار و رموز کا علم رکھتا ہے(10/61۔25/6) غیب کا علم رکھنے والا ہے(6/59) تمام انسانی اعمال کا علم رکھنے والا ہے(16/19) نگاہوں کی خیانت اور دل کے ارادوں تک کا علم رکھنے والا ہے(40/19۔50/16) وہ سب کچھ دیکھنے والا ہے(57/4) سب کچھ سننے والا ہے(58/1) اسے ہر بات کی خبر ہے(2/234)۔

اس خدا کے بارے میں مندرجہ ذیل حدیث میں کہا جا رہا ہے کہ وہ انسان سے اپنی توجہ ہٹا لیتا ہے:

حدیث: ''سعید بن مسیّب نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ برابر بندے کی جانب متوجہ رہتا ہے اور وہ نماز میں ہو جب تک اِدھر اُدھر نہ دیکھے، جب اِدھر اُدھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی توجہ ہٹا لیتا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 901 صفحہ نمبر 352﴾

نماز میں آسمان کو دیکھنے سے بینائی ختم ہو سکتی ہے۔

حدیث: ''جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو اس میں دیکھا کہ کچھ لوگوں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے

ہیں ، پھر دونوں راوی متفق ہو گئے فرمایا کہ لوگ آسمان کی طرف دیکھنے سے باز آ جائیں۔مسدد نے کہا کہ نماز میں دیکھنے سے ہوسکتا ہے کہ ان کی بینائی واپس نہ لوٹائی جائے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 904 صفحہ نمبر 353﴾

حدیث: ''قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ نماز میں اپنی نگاہیں اٹھاتے ہیں پس سختی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے باز آ جائیں ورنہ ان کی نگاہیں اُچک لی جائیں گی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 905 صفحہ نمبر 353﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم دوران نماز گھاٹی کی طرف دیکھ رہے تھے۔

حدیث: ''سلونی سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز فجر کی اقامت کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے اور گھاٹی کی طرف دیکھ رہے تھے۔امام ابوداؤد نے فرمایا کہ آپ نے رات کے وقت گھاٹی کی جانب نگرانی کیلئے سوار بھیجے تھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 908 صفحہ نمبر 354﴾

حدیث: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ظہر اور عصر میں قرآن پڑھتے تھے، ریش

مبارک ہلنے سے پتہ چلتا تھا۔

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 792 صفحہ نمبر 319﴾

نماز مغرب میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سورۃ الاعراف اور سورۃ الانعام پڑھتے تھے۔

حدیث: ''عروہ بن زبیر نے مروان بن حکم سے روایت کی ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے جو مغرب میں بہت چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو؟ حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مغرب میں دو لمبی سورتیں پڑھا کرتے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں لمبی سورتیں کونسی ہیں، فرمایا کہ سورۂ اعراف اور سورۂ انعام اور ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے پوچھا تو اپنی طرف سے کہا کہ سورۂ المائدہ اور سورۂ الاعراف۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 803 صفحہ نمبر 322﴾

امام بھول جائے تو اسے لقمہ نہ دو۔

حدیث: ''حارث نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے علی! نماز میں امام کو لقمہ نہ دیا کرو۔ امام ابوداوٗد نے فرمایا کہ ابواسحاق نے حارث سے نہیں سنیں مگر چار حدیثیں اور یہ حدیث ان میں سے نہیں ہے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 900 صفحہ نمبر 352﴾

حدیث: حضورصلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں لوگوں سے باتیں کرنا جائز نہیں کیونکہ اس میں تسبیح تکبیر اور قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے یا جوبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔(مشکوک الفاظ)

﴿سنن ابوداوَد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 922 صفحہ نمبر 360﴾

نقش ونگار والی چادر نے مجھے بھلا دیا۔

حدیث: ''عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک چادر کے ساتھ نماز پڑھی جس میں نقش ونگار بنے ہوئے تھے فرمایا کہ اس نے مجھے بھلا دیا تھا لہٰذا جاکر یہ ابوجہیم کو دے دو اور میرے لیے کمبل لے آوَ۔''

﴿سنن ابوداوَد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 906 صفحہ نمبر 354﴾

اصل وجہ: حضورصلی اللہ علیہ والہ وسلم کی چادر ابوجہیم کی چادر سے اچھی تھی۔

حدیث: ''ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضورصلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ابوجہیم کی کُردی چادر لے لی تو آپ سے کہا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ کی چادر اس کُردی چادر سے بہتر تھی۔''

﴿سنن ابوداوَد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 907 صفحہ نمبر 354﴾

سبحان اللہ مردوں کیلئے اور تالی بجانا عورتوں کیلئے ہے۔

حدیث: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ مردوں کیلئے اور تالی بجانا عورتوں کیلئے ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 931 صفحہ نمبر 363﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 932 صفحہ نمبر 364﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 933 صفحہ نمبر 366﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 934 صفحہ نمبر 366﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 936 صفحہ نمبر 366﴾

جو نماز میں اشارہ کرے جس کا کوئی مفہوم ہو تو وہ دوبارہ نماز پڑھے۔

حدیث: ''ابوغطفان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: نماز میں سبحان اللہ کہنا مردوں کے واسطے اور تالی بجانا عورتوں کیلئے ہے، جو نماز میں ایسا اشارہ کرے جس کا کوئی مفہوم ہو تو دوبارہ نماز پڑھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 936 صفحہ نمبر 366﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز میں اشارہ فرمالیا کرتے تھے

حدیث: ''زہری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز میں اشارہ فرما لیا کرتے تھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 935 صفحہ نمبر 366﴾

تکبیر تحریمہ میں ہاتھ کانوں تک اٹھائے۔

حدیث: ''وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ کس طرح پڑھا کرتے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہوئے تو قبلہ کی جانب منہ کر کے تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ کانوں کے برابر ہو گئے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 949 صفحہ نمبر 371﴾

حضرت ابن عمرؓ نے نماز میں ردو بدل کر دیا جو آج تک جاری ہے۔

مسلمانوں کے دلوں میں نماز کے متعلق شکوک وشبہات پیدا کرنے کیلئے واضعین حدیث کی ایک ناکام کوشش ملاحظہ فرمائیں:

حدیث: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تشہد کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کی: تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس میں وبرکاتہ کا اضافہ میں نے کیا ہے۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس پر وحدہ لاشریک لہ کا اضافہ میں نے کیا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 958 صفحہ نمبر 375﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حکم کہ عصر سے پہلے چار رکعات پڑھو

حدیث: ''ابوالمثنیٰ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو نماز عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1257 صفحہ نمبر 474﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم خود عصر سے پہلے دو رکعت پڑھتے تھے

حدیث: ''عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1258 صفحہ نمبر 474﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمام عمر بعد نماز عصر دو رکعتیں پڑھتے رہے تھے۔

حدیث: ''اسود اور مسروق دونوں گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں آیا جس روز نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1265 صفحہ نمبر 477﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1266 صفحہ نمبر 477﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں کوئی آدمی مغرب سے پہلے دو رکعتیں نہیں پڑھتا تھا۔

حدیث: ''طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو رکعتیں پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا نماز مغرب سے پہلے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانہ میں انہیں پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا اور آپ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1270 صفحہ نمبر 478﴾

رات اور دن کی نمازوں کی دو دو رکعتیں ہیں۔

حدیث: ''علی بن عبداللہ بارقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: رات اور دن کی نماز کی دو دو رکعتیں ہیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1281 صفحہ نمبر 481﴾

تمام نمازوں کی دو دو رکعتیں ہیں۔

حدیث: ''عبداللہ بن حارث نے حضرت مطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ نماز کی دو دو رکعتیں ہیں تا کہ ہر دو رکعات ہر تم تشہد پڑھو اور اپنی مصیبت وغربت کا حال عرض

کرتے ہوئے دونوں ہاتھ پھیلا کر کہو اے اللہ! اے اللہ! جو ایسا نہ کرے اس کی نماز نامکمل ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1282 صفحہ نمبر 481﴾

نوٹ: اس روایت کی اسناد میں موسیٰ بن عبدالعزیز مجہول ہے۔ (صفحہ نمبر۔482)

آیت منسوخ۔

حدیث: ''عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ سورۂ المزمل میں فرمایا گیا: رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے۔ (73/1-3) اسے معلوم ہے اے مسلمانو! تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا تو اس نے اپنے کرم سے تم پر رجوع فرمائی، اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو (73/20) سے منسوخ فرمادیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1290 صفحہ نمبر 485﴾

نماز چاشت

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان کہ نماز چاشت پڑھو۔

حدیث: ''از دشنوۂ قبیلے کے ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے جنہیں میں نہ سفر میں چھوڑتا ہوں نہ حضر میں یعنی چاشت کی دو رکعتیں، ہر مہینے کے تین روزے اور نہ سویا کروں مگر وتر پڑھ کر۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب الوتر حدیث نمبر 1418 صفحہ نمبر 532﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب الوتر حدیث نمبر 1419 صفحہ نمبر 532﴾

نماز چاشت پڑھنے سے تمام گناہ معاف۔

حدیث: ''سہل بن معاذ بن انس جہنی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو فجر پڑھ کر اپنے مصلے پر بیٹھا رہے یہاں تک کہ چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لے، اس دوران اچھی بات کے سوا کچھ نہ کہے تو اس کی خطائیں معاف فرما دی جاتی ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1273 صفحہ نمبر 479﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے۔

حدیث: ''کریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فتح مکہ کے روز چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں اور ہر دو رکعات پر سلام پھیرتے رہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1276 صفحہ نمبر 479﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1277 صفحہ نمبر 480﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم صرف سفر سے واپسی پر چاشت پڑھتے تھے۔

حدیث: ''عبداللہ بن شفیق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز چاشت پڑھا کرتے

تھے؟ فرمایا نہیں مگر سفر سے واپس آنے پر، میں عرض گزار ہوا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دو سورتوں کو ملایا کرتے تھے فرمایا مفصل کو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1278 صفحہ نمبر 480﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کبھی بھی نماز چاشت نہیں پڑھی لیکن میں پڑھتی ہوں۔

حدیث: ''عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چاشت کی نماز ہرگز نہیں پڑھی لیکن میں اسے پڑھتی ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی عمل کو پسند فرماتے ہوئے بھی چھوڑ دیتے تھے کہ لوگ اس پر عمل کریں اور وہ ان پر فرض نہ فرما دیا جائے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1279 صفحہ نمبر 480﴾

مغرب اور عشاء کی الگ الگ اقامت کہی گئی۔

حدیث: ''کریب مولیٰ عبداللہ بن عباس نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عرفات سے روانہ ہوئے، جب وادی میں پہنچے تو اتر پڑے، پیشاب کیا اور وضو فرمایا لیکن پوری طرح وضو نہ فرمایا۔ میں نے نماز کیلئے گزارش کی تو فرمایا نماز آگے پڑھیں گے۔ پس سوار ہو گئے اور جب مزدلفہ پہنچے تو اتر گئے اور پوری طرح وضو فرمایا پھر نماز کی اقامت ہوئی تو نماز مغرب پڑھائی پھر ہر ایک نے اپنے اونٹ کو اپنی قیام گاہ

پر بٹھا دیا پھر عشاء کی اقامت کہی گئی اور نماز عشاء پڑھائی گئی۔ ان دونوں کے درمیان آپ نے کوئی نماز نہ پڑھی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 159 صفحہ نمبر 74﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 161 صفحہ نمبر 74﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 162 صفحہ نمبر 74﴾

ایک ہی اقامت سے دونوں نمازیں پڑھی گئیں۔

حدیث: ''سعید بن جبیر اور عبداللہ بن مالک کا بیان ہے کہ ہم نے مزدلفہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ہی اقامت سے پڑھی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 164 صفحہ نمبر 75﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 161 صفحہ نمبر 74﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 163 صفحہ نمبر 74﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 165 صفحہ نمبر 75﴾

کمر بند کے بغیر نماز نہ پڑھو۔

حدیث: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مال غنیمت کو بیچنے سے منع فرمایا جب تک تقسیم نہ ہو جائے اور کھجوروں کے بیچنے سے جب تک ہر آفت سے محفوظ نہ ہو جائیں اور اس سے کہ آدمی کمر بند باندھے بغیر نماز پڑھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب البیوع حدیث نمبر 1573 صفحہ نمبر 599﴾

ننگے ہو کر عورت کا نماز پڑھنا۔

حدیث: ''عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج مطہراتؓ میں سے ایک نے اعتکاف کیا، پس وہ زردی اور سرخی دیکھتیں۔ چنانچہ کبھی ہم ان کے نیچے طشت رکھ دیتے اور وہ نماز پڑھا کرتیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 704 صفحہ نمبر 266﴾

نماز پڑھتے ہوئے حالت قیام میں پلیٹ صرف اُسی صورت میں فائدہ مند ثابت ہوسکتی ہے جب اِنسان بالکل ننگا ہو، کیا مذہبی پیشوائیت اُمّ المومنینؓ کا ننگے ہو کر نماز پڑھنا ثابت کرنا چاہتی ہے۔۔۔؟



باب نمبر۔63

بہادری

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سورج گرہن سے گھبرا جاتے تھے

حدیث: ''ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو آپ گھبرائے ہوئے اور اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ مدینہ منورہ کے اندر اس روز میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا پس آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور ان میں طویل قیام فرمایا، فارغ ہوئے اور سورج روشن ہو گیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ کی یہ نشانیاں ہیں جن کے ذریعے وہ خوف دلاتا ہے جب تم ایسا دیکھو تو اتنی نماز پڑھو جتنی قریب ہی تم نے فرض نماز پڑھی ہو۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الکسوف حدیث نمبر 1172 صفحہ نمبر 442﴾

صحابہؓ کی دلیری۔ تیز ہوا سے بھی ڈرتے تھے کہ کہیں قیامت نہ آجائے۔

حدیث: ''عبید اللہ بن نضر کو ان کے والد ماجد نے بتایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں سخت اندھیرا ہوا تو میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے ابو حمزہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں بھی آپ حضرات نے ایسا دیکھا؟ فرمایا معاذ اللہ! اگر تیز ہوا بھی چلنے

لگتی تو ہم قیامت کے خوف سے مسجد کی جانب دوڑنے لگتے تھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الکسوف حدیث نمبر 1183 صفحہ نمبر 444﴾

نبی وقت کا سب سے بہادر آدمی ہوتا ہے، جو اپنے دور کے فرعونوں، ہامانوں اور نمرودوں سے ٹکرا جاتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایسی شخصیت سورج گرہن سے ڈر جائے یا اس کے تربیت یافتہ متبعین ذراسی تیز ہوا چلنے سے گھبرا جائیں۔



باب نمبر۔64

دین میں جبر نہیں

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان کہ مجھے لڑنے کا حکم دیا گیا یہاں تک کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہہ دیں۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کو جبراً یا تلوار کے زور پر پھیلانے کی سختی سے تردید فرمائی ہے ۔قرآن میں ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں (2/256)۔اگر اللہ چاہتا تو دنیا کے تمام انسانوں کو مسلمان ہی بنا دیتا (11/118)۔آپ نصیحت ہی اسے کریں جو میری وعید سے ڈرتا ہو (50/45)۔جو تمہاری طرف صلح کا ہاتھ بڑھائے تو تم اس سے صلح کرلو (4/90)۔چاہے مشرکین میں سے ہی کوئی تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ بھی دو اور اسے اس کے امن کی جگہ پہنچاؤ (9/6)۔جس نے کسی بھی انسان خواہ اس کا تعلق کسی مذہب، علاقے، رنگ، نسل سے ہو کو ناحق قتل کر دیا تو یہ ایسا ہی ہے کہ اس نے پوری دنیا کے انسانوں کو قتل کر دیا (5/32)۔اور قتل تو بہت بڑی بات ہے کسی غیر مسلم کے خدا کو برا بھی مت کہو (6/108)۔کسی کو تبلیغ کرنی ہے تو نہایت حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ کرو اور ان سے اچھی اور نرمی سے گفتگو کرو (16/125)۔اہل کتاب اگر صرف اللہ پر ایمان لے آئیں تو وہ تمہارے بھائی ہیں (3/64)۔اہل کتاب سے دوستی کرنے سے اللہ تمہیں منع نہیں فرماتا سوائے ان اہل کتاب کے جو تم سے جنگ کریں اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکال دیں (60/8)۔اسلام حق ہے، جس کا جی چاہے اسے مان لے اور جس کا جی چاہے اس کا انکار کر دے کسی کو زبردستی مسلمان بنانے کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں (18/29)۔

قارئین کرام! یہ تھا قرآن کا موقف جس کے مقابلے میں مذہبی پیشوائیت نے وضع

احادیث کے حوالے دے دے کر پوری دنیا میں شور مچایا ہوا ہے کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلایا گیا ہے، کافروں سے اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم ہے جب تک وہ مسلمان نہیں ہوجاتے۔استغفراللہ۔ ملاحظہ کیجئے اللہ کا موقف اوراس کے بعد مذہبی پیشوائیت کا موقف اوراس کے بعد خود فیصلہ کیجئے کہ ان لوگوں نے قرآن کے ساتھ کیا انصاف کیا ہے:

قرآن: فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ (50/45)

ترجمہ: پس آپ قرآن سے نصیحت کریں اسے جو میری وعید سے ڈرتا ہے۔

قرآن: وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلاَ يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ.(11/118)

ترجمہ: اگر آپ کا رب چاہتا تو تمام لوگوں کو ایک ہی امت بنادیتا۔

قرآن: لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْن.(2/256)

ترجمہ: دین میں کوئی جبر نہیں۔

منافقین کے بارے میں فرمایا:

قرآن: فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلاً(4/90)

ترجمہ: ” پس اگر یہ لوگ تم سے کنارہ کشی اختیار کریں اور تم سے لڑائی نہ کریں اور تمہاری جانب صلح کا پیغام ڈالیں تو اللہ نے تمہارے لیے ان پر ستانے کی کوئی راہ نہیں رکھی۔“

کفّار کے بارے میں فرمایا:

قرآن: فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلاَمَ لَسْتَ مُؤْمِناً (4/94)

ترجمہ: ''تحقیق کرلیا کرو اور جو تمہاری طرف صلح کا ہاتھ بڑھائے اس کے متعلق بدظنی سے کام نہ لو۔''

مشرکین کے بارے میں فرمایا:

قرآن: وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ (9/6)

ترجمہ: ''اگر مشرکین ہی سے کوئی آپ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دیں یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے، پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دیں۔''

کسی بھی دشمن کے بارے میں فرمایا:

قرآن: وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (8/61)

ترجمہ: ''اور اگر وہ (دشمن) صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی صلح کی طرف جھکو اور اللہ پر بھروسہ رکھو بیشک وہ سننے اور جاننے والا ہے۔''

قرآن: اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعاً وَّمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعاً (5/32)

ترجمہ: ''جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کردے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کردیا۔''

قرآن: وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ

عَدْواً بِغَيْرِ عِلْمٍ .(6/108)

ترجمہ: ''اور گالی مت دو ان کو جن کی یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کیونکہ وہ جہالت میں اللہ کو گالی دیں گے۔''

قرآن: اُدْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ .(16/125)

ترجمہ: ''اپنے ربّ کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کریں۔''

قرآن: قُلْ يَآ اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئاً وَّلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً اَرْبَاباً مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ(3/64)

ترجمہ: ''آپ کہہ دیں اے اہل کتاب! آؤ اس ایک بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کا حکم نہ مانیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور ہم میں سے کوئی کسی کو رب نہ بنائے اللہ کو چھوڑ کر، پھر اگر وہ پھر جائیں تو کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلم (فرمانبردار) ہیں۔''

قرآن: لا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُم مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ .(60/8)

ترجمہ: ''جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں کی اور تمہیں گھروں سے نہیں نکالا ان کے بارے میں اللہ تمہیں منع نہیں فرماتا کہ تم

ان سے دوستی کرو۔''

قرآن: وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ. (18/29)

ترجمہ: ''آپ کہہ دیں کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے، پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کردے۔''

قرآن: قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ(10/108)

ترجمہ: ''آپ کہہ دیں ،اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق پہنچ چکا، تو جس نے ہدایت پائی صرف اپنی جان کیلئے ہدایت پائی، اور جو گمراہ ہوا تو صرف اپنے برے کو گمراہ ہوا، اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔''

قرآن کے بعد پیش خدمت ہے وہ وضعی حدیث جو سراسر قرآن کی تعلیم کی نفی کر رہی ہے:

حدیث: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وصال ہو گیا اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے ۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم فرمایا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں، جس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا

اس نے اپنا مال و جان مجھ سے بچا لیا مگر جو اللہ کا حق و حساب اس پر ہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا خدا کی قسم میں ان لوگوں سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے، خدا کی قسم اگر انہوں نے اونٹ کا گھٹنا باندھنے کی رسی دینے سے بھی انکار کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اس انکار پر ان سے لڑوں گا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1542 صفحہ نمبر 572﴾



باب نمبر۔65

لونڈی غلام

عرب کے قبائل عموماً ایک دوسرے سے جنگیں لڑتے رہتے تھے، اِن جنگوں میں جولوگ قید ہوجاتے، اُنہیں غلام اور لونڈیاں بنالیا جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اعلانِ نبوّت کے وقت غلام لونڈیاں پورے عرب کی آبادی کا 75 فیصد تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے غلامی کا دروازہ بند کردیا۔ قرآن میں ہے کہ جنگی قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دو اور اگر وہ فدیہ نہ دے سکیں تو مفت ہی چھوڑ دو، مطلب یہ کہ اُنہیں اپنا غلام بنا کر نہ رکھو۔

پوری آیت ملاحظہ کیجیے:

قرآن: فَإِذا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّى إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنّاً بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاء حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ذَلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿47/4﴾

ترجمہ: ’’پھر جب کافروں سے تمہاری مُڈبھیڑ ہوتو گردنوں پر وار مارو۔ جب اُن کو اچھی طرح کچل ڈالو تو اب خوب مضبوط قید و بند سے گرفتار کرو (پھر اِختیار ہے) کہ خواہ اِحسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر تاوقتیکہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔ یہی حکم ہے اور اگر اللہ چاہتا تو (خود) ہی اِن سے بدلہ لے لیتا لیکن (اُس کا منشا یہ ہے کہ تم میں سے ایک کا امتحان دوسرے کے ذریعے سے لے لے۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کردیئے جاتے ہیں اللہ اُن کے اعمال ہرگز ضائع نہ

کرے گا۔“

﴿سورۃ محمد سورہ نمبر 47 آیت نمبر 4﴾

قرآن کا حکم آنے سے پہلے جن لوگوں کو غلام اور لونڈیاں بنایا جاچکا تھا، اللہ تعالیٰ نے اُن کی آزادی کے سامان پیدا کردیئے۔ ملاحظہ کیجیے:

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177 — سورۃ البلد سورہ نمبر 90 آیت نمبر 13

سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 33 — سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 92

سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 89 — سورۃ المجادلہ سورہ نمبر 58 آیت نمبر 3

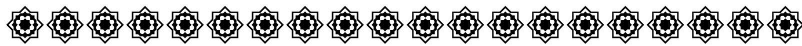
اِس کے بعد آیئے اُس حدیث کی طرف جس میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے اِس حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے ﴿نعوذ باللہ﴾

لونڈی کو آزاد نہ کرو بلکہ کسی رشتہ دار کو تحفے میں دے دو۔

حدیث: ”سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میری ایک لونڈی تھی تو میں نے اسے آزاد کردیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کو یہ بات بتائی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا تم اگر اسے اپنی ننھیال والوں کو دیتیں تو تمہیں زیادہ ثواب ملتا۔“

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الزکوۃ حدیث نمبر 1677 صفحہ نمبر 623﴾

قرآن کے حکم کے مطابق لونڈی کو آزاد کرنے میں ثواب ہے یا اسے لونڈی ہی بنا کر رکھنے میں ثواب ہے؟



باب نمبر۔66

توہم پرستی

قربانی کا جانور اگر حج کے راستے میں مرجائے تو اس کے خون سے جوتا رنگ لینا چاہیے۔(فرمان رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

حدیث: ''حضرت ناجیہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کے ساتھ ہدی کے جانور بھیجے اور فرمایا کہ ان میں سے اگر کوئی مرنے لگے تو اسے نحر کر دینا، پھر اس کے خون میں جوتا رنگ لینا پھر لوگوں کے کھانے کیلئے اسے چھوڑ دینا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب المناسک حدیث نمبر 1749 صفحہ نمبر 643﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب المناسک حدیث نمبر 1750 صفحہ نمبر 643﴾



جلالپوری کی کتاب رسوم اقوام سے رجوع کریں

باب نمبر۔67

قرعہ اندازی جائز

قرآنِ کریم اِنسانی فکر کو بڑی اہمیت دیتا ہے اور تاکید کرتا ہے کہ اپنے معاملات کے فیصلے عقل وفکر اور علم وبصیرت کی رُو سے کیا کرو، اِس لیے ہر وہ رَوِش جس میں عقل وفکر کے چراغ گل کر کے ظن وتخمین اور قیاسات وتوہمات سے فیصلے کیے جائیں، اس کے نزدیک مذموم ہیں لہٰذا قرآنِ مجید میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن: وَأَن تَسْتَقْسِمُواْ بِالأَزْلاَمِ ذَلِكُمْ فِسْقٌ ﴿5/3﴾

ترجمہ: ''تم پر حرام کیا گیا قرعہ کے تیروں کے ذریعے فال گیری کرنا، یہ سب بدترین گناہ ہیں۔'' ﴿سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 3﴾

قرآن: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنصَابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿5/90﴾

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اِس کے سِوا نہیں کہ شراب، جُوا اور بُت اور قرعہ اندازی ناپاک ہیں، شیطانی کام ہیں، سواِن سے بچو تا کہ فلاح پاؤ۔'' ﴿سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 90﴾

لیکن سنن ابوداؤد میں قرعہ اندازی کو جائز قرار دیا گیا ہے بلکہ یہاں تک کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم خود بھی قرعہ اندازی کیا کرتے تھے۔ کیا یہ بات تسلیم کی جا سکتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کیا کرتے تھے؟ ملاحظہ کیجیے چند احادیث:

قرعہ اندازی جائز۔

حدیث: ''عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہراتؓ کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ جس کا نام نکل آتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے اور ان میں سے آپ نے ہر زوجہ مطہرہؓ کے لئے ایک رات دن کی باری تقسیم فرمائی ہوئی تھی، سوائے حضرت سودہ بنت زمعہ کے کہ انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دی تھی۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 371 صفحہ نمبر 142﴾

لڑکا ماں کے پاس رہے گا یا باپ کے پاس۔ قرعہ اندازی کر لو۔

حدیث: ''ہلال بن اسامہ نے اہل مدینہ کے مولیٰ ابومیمونہ سلمیٰ سے روایت کی ہے کہ ایک سچے آدمی نے فرمایا کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک ایرانی عورت آئی جس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا، وہ لڑکے کو اپنے پاس رکھنا چاہتی تھی جبکہ اس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی تھی، عرض گزار ہوئی کہ اے حضرت ابو ہریرہ! میں فارسی بولتی ہوں، میرا خاوند میرے بیٹے کو مجھ سے لے جانا چاہتا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فارسی میں کہا کہ دونوں قرعہ ڈال لو۔ اس کا خاوند آ کر کہنے لگا میرے لڑکے کے متعلق

مجھ سے کون جھگڑتا ہے؟ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بندۂ خدا میں نہیں کہتا مگر میں نے سنا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میرا خاوند میرے بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے حالانکہ اس نے مجھے ابو عتبہ کے کنویں کا پانی پلایا اور مجھے نفع پہنچایا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں اس کا قرعہ ڈالو۔ خاوند نے کہا کہ میرے بیٹے کے متعلق مجھ پر کون حق جتاتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (بچے سے) فرمایا کہ یہ تمہارا باپ ہے اور یہ تمہاری ماں ہے جس کا تم چاہو ہاتھ پکڑ لو۔ چنانچہ اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا، پس وہ اسے لے کر چلی گئی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الطلاق حدیث نمبر 507 صفحہ نمبر 198﴾



باب نمبر۔68

ایصال ثواب

رمضان میں اگر کوئی مر جائے تو اس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ہر شخص کو اپنے اعمال کا نتیجہ خود بھگتنا ہے، کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا:

قرآن: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰیج (6/165)

ترجمہ: ''کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔''

﴿سورۃ الانعام 6 آیت 165﴾

قرآن: وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ (2/48)

ترجمہ: ''اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا، اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔''

﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 48﴾

قرآن: وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَاهُمْ يُنْصَرُوْنَ(2/123)

ترجمہ: ''اور اس دن سے ڈرو (جس دن) کوئی شخص بدلہ نہ ہو سکے گا کسی

شخص کا کچھ بھی، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا، اور نہ اسے کوئی سفارش نفع دے گی، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔'' ﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 123﴾

قرآن: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ (2/254)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں دیا اس میں سے خرچ کرو، اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ خرید وفروخت ہوگی، نہ دوستی اور نہ سفارش، اور کافر وہی ظالم ہیں۔'' ﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 254﴾

قرآن: لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ (2/286)

ترجمہ: ''اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش (کے مطابق) اس کے لئے (اجر) ہے جو اس نے کمایا اور اس پر (عذاب) ہے جو اس نے کمایا۔'' ﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 286﴾

طوالت کے خیال سے ذیل میں صرف حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں:

سورۃ آل عمران 3 آیت 90۔ سورۃ آل عمران 3 آیت 115۔ سورۃ النساء 4 آیت 109۔ سورۃ النساء 4 آیت 123۔ سورۃ المائدہ 5 آیت 36۔ سورۃ الانعام 6 آیت 70۔ سورۃ یونس 10 آیت 54۔ سورۃ الرعد 13 آیت 16۔ سورۃ ابراہیم 14 آیت 31۔ سورۃ طٰہٰ 20 آیت 109۔ سورۃ لقمٰن 31 آیت 33۔ سورۃ السبا 34 آیت 42۔ سورۃ الزمر 39 آیت 47۔ سورۃ المومن 40 آیت 18۔ سورۃ الحدید 57 آیت 15۔ سورۃ البقرہ 2 آیت 134۔ سورۃ البقرہ 2 آیت 139۔ سورۃ البقرہ 2 آیت 141۔ سورۃ یونس 10 آیت 41۔ سورۃ ھود 11

آیت35۔سورۃ البقرہ2 آیت272۔سورۃ العنکبوت29 آیت6۔سورۃ الفاطر35 آیت18۔حٰم السجدۃ41 آیت46۔سورۃ الانعام6 آیت52۔سورۃ یونس10 آیت 41۔سورۃ النور24 آیت54۔سورۃ السبا34 آیت25۔سورۃ الزمر39 آیت39۔سورۃ الشوریٰ42 آیت15۔سورۃ الانعام6 آیت165۔سورۃ بنی اسرائیل17 آیت15۔ سورۃ الزمر39 آیت7۔سورۃ النجم53 آیت38۔سورۃ العنکبوت29 آیت33۔سورۃ التحریم66 آیت10۔سورۃ الاحزاب33 آیت30۔

قرآن کی اس وضاحت کے باوجود درج ذیل احادیث میں ایصال ثواب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب کیا جارہا ہے۔ملاحظہ فرمائیں:

حدیث: ''سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب کوئی شخص رمضان میں بیمار ہو جائے پھر تندرست نہ ہو بلکہ مر جائے تو اس کی جانب سے کھانا کھلایا جائے اور اس کے اوپر قضا نہیں ہے اور اگر اس نے نذر مانی ہو تو ولی اسے پوری کرے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 629 صفحہ نمبر 242﴾

فوت شدہ کی طرف سے روزے رکھو اور حج کرو۔

حدیث: ''عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی: میں نے اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں ایک لونڈی پیش کی تھی اب ان کا انتقال ہو گیا اور وہ لونڈی ترکہ میں چھوڑی ہے، فرمایا کہ تمہارا ثواب واجب ہو گیا اور لونڈی میراث میں تمہاری طرف لوٹ آئی۔عرض کی کہ جب وہ فوت ہوئیں تو ان پر ایک مہینے کے روزے تھے کیا یہ جائز ہے کہ ان

روزوں کی میں ان کی طرف سے قضا رکھ لوں فرمایا ہاں، عرض کی انہوں نے حج بھی نہیں کیا تھا تو کیا یہ کفایت کرے گا کہ میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ فرمایا۔ ہاں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الوصایا حدیث نمبر 1103 صفحہ نمبر 419﴾

اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ وخیرات۔

حدیث: ''ہشام کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میری والدہ ماجدہ کا اچانک انتقال ہوگیا ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو ضرور وہ صدقہ وخیرات کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب ملے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ہاں۔ پس اس عورت نے اپنی والدہ ماجدہ کی طرف سے صدقہ خیرات کی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الوصایا حدیث نمبر 1107 صفحہ نمبر 421﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الوصایا حدیث نمبر 1108 صفحہ نمبر 421﴾

مرنے والوں پر سورۃ یاسین پڑھا کرو۔

حدیث: ''محمد بن علاء اور محمد بن مکی مروزی، ابن المبارک، سلیمان تیمی، ابو عثمان (یہ نہدی نہیں) ان کے والد ماجد نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اپنے مرنے والوں پر سورۂ یاسین پڑھا کرو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجنائز حدیث نمبر 1344 صفحہ نمبر 523﴾

میت کو اس کے گھر والوں کی چیخ و پکار کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

حدیث: ''ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میت کو اس کے گھر والوں کی چیخ و پکار کے باعث عذاب دیا جاتا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجنائز حدیث نمبر 1352 صفحہ نمبر 526﴾



باب نمبر۔69

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حضرت آدم علیہ السلام کو طعنے اور ملامت۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں عیب چینی کرنے والے کے بارے میں فرمایا:

قرآن: وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ(104/1)

ترجمہ: ''عیب جُو کیلئے بڑی خرابی ہے۔''

﴿سورۃ الھمزۃ سورہ نمبر 104 آیت نمبر 1﴾

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

قرآن: وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ☆هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيْمٍ (68/10-11)

ترجمہ: ''اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ بڑی قسمیں کھانے والے، عیب نکالنے والے اور چغلیاں لگانے والے کا کہا نہ مانیں۔''

﴿سورۃ القلم سورہ نمبر 68 آیت نمبر 10 تا 11﴾

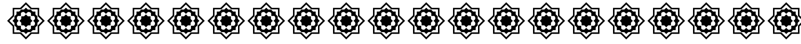
یقیناً آپ یہ پڑھ کر حیران ہوں گے کہ سنن ابوداؤد میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ''عیب نکالنے والا'' ثابت کیا گیا ہے۔ مذکورہ حدیث ملاحظہ کیجیے:

حدیث: ''طاؤس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بحث ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے حضرت آدم علیہ السلام! آپ ہم سب کے باپ ہیں لیکن آنجناب نے ہمیں محروم کیا اور جنت سے نکلوایا۔ حضرت آدم

علیہ السلام نے فرمایا: اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کلام کیلئے
چنا اور اپنے دست مبارک سے آپ کیلئے توریت لکھی۔ آپ مجھے اس
بات پر ملامت کرتے ہیں جو میری پیدائش سے چالیس سال پہلے
میرے لئے لکھ دی گئی تھی۔ پس حضرت آدم علیہ السلام غالب رہے
حضرت موسیٰ علیہ السلام پر۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1276 صفحہ نمبر 467﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1277 صفحہ نمبر 468﴾



باب نمبر۔70

زندہ درگور کرنے والی اور جس کو زندہ درگور کیا گیا، دونوں جہنم میں ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ☆بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ (81/8-9)

ترجمہ: ''اور جب زندہ درگور کی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ اسے کس گناہ میں قتل کیا گیا۔'' ﴿سورۃ التکویر 81 آیت 8 تا 9﴾

زندہ درگور کرنے والوں کے متعلق یہ خبر کہ وہ جہنم میں ہیں سمجھ میں آتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بیان کو متنازعہ بنانے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہ الفاظ بھی منسوب کئے جا رہے ہیں کہ جن معصوم بچیوں کو زندہ دفن کیا گیا وہ بھی جہنم میں ہیں ،ملاحظہ کیجئے:

حدیث: ''ابراہیم بن موسیٰ ، ابن ابی زائدہ ، ان کے والد ماجد عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: زندہ درگور کرنے والی اور جو زندہ درگور کی گئی دونوں جہنم میں ہیں۔''

﴿سنن ابوداوَد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1290 صفحہ نمبر 474﴾



باب نمبر۔71

گنہگار جنت میں اور عبادت گزار دوزخ میں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: بَلٰی مَنْ کَسَبَ سَیِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِیْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ☆ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ (2/81-82)

ترجمہ: ''کیوں نہیں! جس نے کمائی کوئی برائی اور اس کو اس کی خطاؤں نے گھیر لیا پس یہی لوگ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے یہی لوگ جنت والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' ﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 81 تا 82﴾

ہم نے یہاں صرف دو آیات پیش کی ہیں لیکن قرآن مجید میں بیسیوں کی تعداد میں ایسی آیات موجود ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ نیکی کا بدلہ جنت اور برائی کا بدلہ جہنم ہے، اب اگر کوئی قرآن کی یہ بات بطور نصیحت کسی کو کہہ دے تو یہ تبلیغ تو اللہ کے نزدیک پسندیدہ کام ہے جبکہ درج ذیل حدیث میں اسے بہت بڑا جرم بنا دیا گیا ہے، مذکورہ روایت کو پڑھیں اور مذہبی پیشوائیت کی عقل کا ماتم کریں:

حدیث: ''ضمضم بن جوس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل میں دو شخص نزدیک رہتے تھے، ایک ان میں سے گنہگار اور دوسرا خوب عبادت گزار تھا۔ عبادت گزار جب

بھی گنہگار کو دیکھتا تو اس سے باز رہنے کیلئے کہتا۔ایک روز اس نے اسے کوئی گناہ کرتے ہوئے دیکھا تو رکنے کیلئے کہا، گنہگار نے کہا کہ مجھے میرے رب پر چھوڑ دو۔کیا تم مجھ پر نگران ہو؟ عبادت گزار نے کہا خدا کی قسم اللہ تمہیں نہیں بخشے گا، یا، اللہ تمہیں جنت میں داخل نہیں کرے گا۔پس دونوں کی روحیں قبض کر لی گئیں اور دونوں اکٹھے پروردگار عالم کی بارگاہ میں پیش ہوئے۔عبادت گزار سے فرمایا گیا: کیا تجھے میرے متعلق سب کچھ علم ہے یا میرے اختیارات تیرے قبضے میں ہیں؟ گنہگار سے فرمایا کہ جا میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جا۔دوسرے کے متعلق فرمایا اسے جہنم میں لے جاؤ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس نے ایسی بات کہی جس سے اس کی دنیا اور آخرت برباد ہو گئیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1470 صفحہ نمبر 537﴾



باب نمبر۔72

ہاتھ چاٹو یا چٹاؤ

حدیث: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھا چکے تو اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک اسے چاٹ نہ لے یا چٹا نہ لے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث نمبر 447 صفحہ نمبر 161﴾

یعنی اگر کوئی آدمی کھانا کھانے کے بعد اپنی انگلیاں خود نہیں چاٹنا چاہتا تو آپ آگے بڑھ کر اس کی انگلیاں چاٹ لیں۔ اس میں پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں، آپ کا یہ عمل سنن ابوداؤد کی مذکورہ بالا حدیث کے مطابق ہوگا اور اس سے آپ کو ثواب بھی ہو گا۔



باب نمبر۔73

جنت کیسے ملتی ہے؟

قرآنِ کریم میں ہے کہ اِنسان جنّت کا حقدار اُسی صورت میں ہوتا ہے جب وہ اپنی زندگی قرآنی اصولوں کی پیروی میں گزارے۔ جنّت، دو رکعات نفل پڑھنے سے، جُمعہ پڑھنے سے یا تسبیح کے دانوں پر چند الفاظ دُہرا لینے سے نہیں ملتی بلکہ اس کے حصول کیلئے اعمالِ صالحہ بہت ضروری ہیں، اِسی لیے قرآن نے مختلف مقامات پر مختلف کاموں کا ذِکر کر کے بات واضح کر دی ہے کہ یہ وہ کام ہیں جو جنّت میں داخلے کا سبب بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ، قرآن میں فرماتا ہے:

قرآن: لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿2/177﴾

ترجمہ: ''نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تم اللہ، قیامت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ اور (اِس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں کو دو اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور

گردنوں کے آزاد کرانے میں اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جب وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیز گار ہیں۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177﴾

قرآن: الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿3/134﴾

ترجمہ: ''جو خرچ کرتے ہیں خوشی اور تکلیف میں اور غصّہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔'' ﴿سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 134﴾

قرآن: فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ وَ قٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَاب ﴿3/195﴾

ترجمہ: ''سو جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور لڑے اور مارے گئے، میں اُن کی بُرائیاں اُن سے ضرور دُور کر دُوں گا، اور اُنہیں باغات میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔''

﴿سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 195﴾

(5) ''جنّت، ایمان اور اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے۔''

﴿سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127۔سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42۔سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32۔سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58۔سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 19﴾

(6) ''لوگوں کو چاہیے کہ یہ نعمت حاصل کرنے کیلئے عملِ صالح کریں۔''

﴿سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 61﴾

طوالت کے خوف سے صرف حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں:

سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127۔سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 72۔سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 16۔سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 24۔سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 22۔سورۃ الغاشیہ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 8 تا 9۔سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 30 تا 31۔سورۃ البینہ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8۔سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9۔سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56۔سورۃ البقرہ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25۔سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57۔سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42۔سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60۔سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 23 تا 24۔سورۃ یٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت نمبر 26۔سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 22۔سورۃ المعارج سورہ نمبر 70 آیت 22 تا 35۔سورۃ المومنون سورہ نمبر 23 آیت 1 تا 11۔سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32۔سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 14۔سورۃ الطّور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 19۔سورۃ الحاقۃ سورہ نمبر 69 آیت نمبر 24۔سورۃ المرسلٰت سورہ نمبر 77 آیت نمبر 43۔سورۃ لقمٰن سورہ نمبر 31 آیت نمبر 8۔سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 تا 61۔سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23۔سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107۔سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت

40 تا42۔سورۃ البقرہ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82۔سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122۔سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23۔سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 14۔سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58۔سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 40۔سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 69۔سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7 تا12۔سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت 70 تا76۔

یہ تو قرآنی تعلیم تھی کہ جنّت اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے لیکن سنن ابوداوٗد کے مطابق جنّت کیسے ملتی ہے، ملاحظہ کیجیے:

قبر پر سبز ٹہنی گاڑ دینے سے مردے کے عذاب میں کمی ہو جاتی ہے

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 20 صفحہ نمبر 68﴾

دو رکعت پڑھنے سے جنت واجب۔

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 169 صفحہ نمبر 112﴾

وضو کے بعد دوسرا کلمہ پڑھنے سے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 169 صفحہ نمبر 112﴾

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 170 صفحہ نمبر 113﴾

دو رکعت نماز پڑھنے سے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 106 صفحہ نمبر 94﴾

نماز پنجوقتہ پڑھنے والے کی مغفرت فرما دی جاتی ہے۔

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 424 صفحہ نمبر 204﴾

جس نے فجر اور مغرب کی نماز پڑھ لی وہ کبھی جہنم میں نہیں جائے گا۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 427 صفحہ نمبر 205﴾

جمعہ پڑھنے سے ایک ہفتے کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 343 صفحہ نمبر 175﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 347 صفحہ نمبر 176﴾

مسجد جاتے ہوئے ہر قدم پر ایک سال کے روزے اور شب بیداری کا ثواب۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 345 صفحہ نمبر 176﴾

جماعت سے نماز پڑھنے سے مغفرت فرما دی جاتی ہے۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 560 صفحہ نمبر 250﴾

دو رکعت سے سابقہ گناہ معاف۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 896 صفحہ نمبر 351﴾

جو حج یا عمرہ کا مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک احرام باندھے اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب المناسک حدیث نمبر 1728 صفحہ نمبر 636﴾

جو یہ پڑھے ''استغفر اللہ......'' اسے بخش دیا جائے گا۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب الوتر حدیث نمبر 1503 صفحہ نمبر 559﴾

جو یہ پڑھے ''رضیت باللہ'' اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب الوتر حدیث نمبر 1515 صفحہ نمبر 562﴾

تسبیح فاطمی پڑھنے سے تمام گناہ معاف۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب الوتر حدیث نمبر 1490 صفحہ نمبر 554﴾

رمضان میں قیام کرنے سے سابقہ گناہ معاف۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب شہر رمضان حدیث نمبر 1357 صفحہ نمبر 511﴾

روزے رکھنے سے سابقہ گناہ معاف۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب شہر رمضان حدیث نمبر 1358 صفحہ نمبر 511﴾

شب قدر میں قیام کرنے سے سابقہ گناہ معاف۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب شہر رمضان حدیث نمبر 1358 صفحہ نمبر 511﴾

نماز جمعہ پڑھنے سے دوسرے جمعے تک کے گناہ معاف۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1037 صفحہ نمبر 401﴾

چار رکعات نماز پڑھنے سے تمام گناہ معاف۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1283 صفحہ نمبر 482﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1284 صفحہ نمبر 483﴾

روزانہ بارہ رکعات پڑھنے سے جنت میں گھر۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1236 صفحہ نمبر 467﴾

جو ظہر سے پہلے اور بعد چار چار رکعات پڑھے گا وہ آگ پر حرام۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1255 صفحہ نمبر 473﴾

سورۃ الملک پڑھنے سے بخشش ہو جاتی ہے۔

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل ابواب شہر رمضان حدیث نمبر 1386 صفحہ نمبر 522﴾

آمین کہنے سے جنت مل جاتی ہے۔

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 927 صفحہ نمبر 362﴾

کتے کو پانی پلانے سے بخشش۔

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 778 صفحہ نمبر 296﴾

عیادت کرنے سے جنت۔

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب الجنائز حدیث نمبر 1322 صفحہ نمبر 515﴾

جس کا آخری کلام کلمہ ہو وہ جنتی ہے۔

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب الجنائز حدیث نمبر 1339 صفحہ نمبر 521﴾

جنازے کی تین صفیں ہو جائیں تو مردہ جنتی ہے۔

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب الجنائز حدیث نمبر 1389 صفحہ نمبر 536﴾

چالیس آدمی جنازہ پڑھ لیں تو مردہ جنتی۔

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب الجنائز حدیث نمبر 1393 صفحہ نمبر 538﴾

کھانا کھانے اور نیا کپڑا پہننے کے بعد دعا سے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 625 صفحہ نمبر 217﴾

سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر کہنے سے جنت۔

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب النوم حدیث نمبر 1630 صفحہ نمبر 588﴾

چار دفعہ دعا پڑھنے سے جہنم سے آزادی۔

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب النوم حدیث نمبر 1634 صفحہ نمبر 590﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب النوم حدیث نمبر 1635 صفحہ نمبر 590﴾ وہ جنت میں داخل ہوگا۔

الھم اجرنی من النار کہنے سے جنت۔

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب النوم حدیث نمبر 1643 صفحہ نمبر 594﴾

مصافحہ کرنے سے بخشش۔

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1770 صفحہ نمبر 637﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1771 صفحہ نمبر 637﴾

کانٹے دار ٹہنی راستے سے ہٹانے پر جنت۔

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1804 صفحہ نمبر 648﴾

اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ یہ احادیث حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے غلط منسوب کردی گئیں ہیں یا واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ کچھ فرمایا تھا جو قرآن کے خلاف تھا۔ یقیناً آپ مجھ سے اِتفاق کریں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قرآن کے خلاف کچھ نہیں فرمایا تھا۔



باب نمبر۔74

وضو

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اللہ کا نام بغیر وضو کے نہیں لیتے تھے۔

حدیث: ''حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے تو انہوں نے سلام عرض کیا لیکن آپ نے انہیں جواب مرحمت نہ فرمایا یہاں تک کہ وضو فرمالیا۔ پھر ان سے عذر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ناپسند کیا مگر پاکی کی حالت میں یا فرمایا کہ حالت طہارت میں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 17 صفحہ نمبر 67﴾

وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا فرض ہے۔

حدیث: ''یعقوب بن ابوسلمہ کے والد ماجد نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اس کی نماز نہ ہوگی جس کا وضو نہیں ہے اور اس کا وضو نہیں جو اس پر اللہ کا نام نہ لے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 101 صفحہ نمبر 92﴾

اگر وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا فرض ہے تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وضو جب ٹوٹ جاتا تھا تو دوبارہ وضو کرنے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقیناً بسم اللہ

پڑھتے ہوں گے، اب بسم اللہ میں تو اللہ کا نام آتا ہے جبکہ دوسری حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کا نام بغیر وضو نہیں لیتے تھے، اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کا نام بغیر وضو نہیں لیتے تھے اور وضو سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک فرض کو ترک کیا، اس طرح نعوذ باللہ ساری زندگی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم بغیر وضو کے نمازیں ادا کرتے رہے، جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں۔

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو فرض ہو جاتا ہے۔

حدیث: ''مسدد، یحیٰی، شعبہ، ابوبر بن حفص، اغر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: وضو کرنا ہوتا ہے آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 194 صفحہ نمبر 122﴾

حدیث: ''ابوسلمہ نے ابوسفیان بن سعید بن مغیرہ سے روایت کی کہ وہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں ایک پیالہ ستو پلائے۔ انہوں نے پانی منگوا کر کلی کی فرمایا اے میرے بھانجے! تم وضو کیوں نہیں کرتے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آگ سے پکائی ہوئی چیز کھا کر وضو کیا کرو یا فرمایا کہ جس کو آگ نے مس کیا ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زہری کی حدیث میں اے بھتیجے ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 195 صفحہ نمبر 122﴾



باب نمبر۔75

عقل دشمن

حدیث: ''امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحیٰ بن معین نے معلٰی کو ثقہ کہا ہے اور امام احمد بن حنبلؒ اس سے روایت نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ عقلیات کی جانب مائل تھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 309 صفحہ نمبر 161﴾

اور ظاہر ہے جو عقلیات کی جانب مائل ہو وہ کب قابل بھروسہ ہوسکتا ہے؟

عورت سے بڑھ کر بے عقل کوئی نہیں۔ وجہ۔ کیونکہ دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ط (2/282)

ترجمہ: ''اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ کرلو، پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو تم گواہ پسند کرو (تاکہ) اگر ان میں سے ایک بھول جائے تو ان میں سے ایک (دوسری) یاد دلا دے۔''

﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 282﴾

عورت کو کم عقل ثابت کرنے کیلئے مندرجہ ذیل حدیث گڑھی گئی اور کم عقلی کا ثبوت یہ دیا گیا کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے لہٰذا تم بے عقل ہو حالانکہ

قرآن نے کہیں نہیں کہا کہ دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر ہے۔ درج بالا آیت بھی پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ ایک عورت کی شہادت ایک مرد کے برابر ہے۔ ساتھ جانے والی دوسری عورت کا مقصد بھی ساتھ ہی بیان کیا گیا ہے کہ گواہی ایک ہی عورت دے گی لیکن اگر وہ کہیں پر بھول جائے تو ساتھ والی عورت اسے یاد دلا دے گی:

حدیث: ''عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں نے عقل و دین میں ناقص اور سمجھ دار کو بھی بے سمجھ بنا دینے والا تم (عورتوں) سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ عورتیں عرض گزار ہوئیں کہ ہمارے عقل و دین کی کمی کیا ہے؟ فرمایا کہ تمہاری عقل کی کمی کا ثبوت تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر ہے اور تمہارے دین میں کمی یہ ہے کہ تم میں سے بعض کو رمضان کے روزے چھوڑنے پڑتے ہیں اور کئی روز بغیر نماز کے رہنا ہوتا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1256 صفحہ نمبر 458﴾



باب نمبر۔76

تیمّم

تیمّم کے طریقے میں صحابہ کرامؓ کا اختلاف۔

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْاؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْ مِّنْهُؕ مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ وَ لِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (5/6)

ترجمہ: ''اے اِیمان والو! جب تم نماز کیلئے اُٹھوتو دھولو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک اور اگر تم ناپاک ہوتو خوب پاک ہوجاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم نے عورتوں سے صحبت کی پھر نہ پاؤ پانی تو پاک مٹی سے تیمّم کرلو۔ اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرلو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ

تمہیں پاک کرے اور یہ کہ اپنی نعمت پوری کرے تم پر، تاکہ تم احسان مانو۔'' ﴿سورۃ المائدہ 5 آیت 6﴾

قرآن: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا (4/43)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ (اُس وقت جبکہ) غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے، یہاں تک کہ تم غسل کرلو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمّم کرو، مسح کرلو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔''

﴿سورۃ النساء 4 آیت نمبر 43﴾

قرآن نے واضح اور سیدھی سی بات کی ہے کہ پاک مٹی سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرلو اور یہ ہو نہیں سکتا کہ عرب کے لوگوں کو ان کی زبان میں کہی گئی بات بھی سمجھ نہ آئی ہو۔ قرآن کے احکامات کو متنازعہ بنانے کی ایک اور کوشش ملاحظہ فرمائیں:

حدیث: ''عبید اللہ بن عبداللہ بن عباس نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اولات الجیش میں اترے اور آپ کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں، جن کا عقیق ظفار کا ہار ٹوٹ کر گم ہو گیا تھا تو لوگوں کو ان کا ہار تلاش کرنے کے باعث رکنا پڑا یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی اور لوگوں کے پاس پانی نہ تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان پر ناراض ہوئے اور کہا کہ تم نے لوگوں کو روک دیا ہے جب کہ ان کے پاس پانی نہیں ہے، پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وحی نازل کرتے ہوئے پاک مٹی سے طہارت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ پس مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تیمّم کرنے لگے تو انہوں نے اپنے ہاتھ زمین پر مار کر اٹھا لئے اور مٹی ذرا بھی نہ لی اور انہیں اپنے چہروں پر پھیرا اور اپنے ہاتھوں پر کندھوں تک اور ہاتھوں کے اندرونی جانب بغلوں تک۔ ابن یحیٰ نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ ابن شہاب نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ لوگوں کے اس عمل کا اعتبار نہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن اسحاق نے اسی طرح اس کی روایت کی ہے اور اس میں کہا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو ضربوں کا ذکر کیا ہے جیسا کہ یونس نے ذکر کیا ہے۔ روایت کی ہیں معمر نے زہری سے دو ضربیں۔ مالک، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ ان کے والد ماجد نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ اسی طرح ابو اویس نے زہری سے روایت کی اور ابن عیینہ کو اس میں شک واقع ہوا کہ

ایک دفعہ۔عبید اللہ نے اپنے والد ماجد سے یا عبید اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے،اس میں اضطراب ہے۔ایک دفعہ کہا کہ اپنے والد ماجد سے اور دوسری دفعہ کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے،اس میں اضطراب ہے اور زہری سے اس کے سماع میں شک ہے اور کسی نے بھی دوضربوں کا ذکر نہیں کیا مگر جن کے میں نے نام لئے ہیں۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 320 صفحہ نمبر 165﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا طریقہ نصف کلائیوں تک مسح

حدیث: ''ابو مالک سے روایت ہے کہ۔۔۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک زمین پر مارے پھر ان پر پھونک ماری اور ان سے اپنے پرنور چہرے پر مسح فرمایا اور نصف کلائیوں تک۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 322 صفحہ نمبر 166﴾

تیمّم میں کلائیاں شامل ہیں۔اس میں اختلاف۔

حدیث: ''شعبہ نے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے۔کہا کہ پھر ان پر پھونک ماری اور ان کے ساتھ اپنے پرنور چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح فرمایا۔پہنچوں تک یا کلائیوں تک۔شعبہ نے کہا کہ سلمہ کہا کرتے:دونوں ہتھیلیوں،چہرۂ انور اور دونوں کلائیوں پر۔پس منصور نے ایک روز ان سے کہا:غور کیجئے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں کیونکہ کلائیوں کا ذکر آپ کے سوا کوئی نہیں کرتا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلداوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 325 صفحہ نمبر 167﴾

تیمّم میں ہاتھوں پر پھونک ماریں یا نہ ماریں۔اختلاف۔

حدیث: ''عبدالرحمٰن بن ابزی نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کی روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر ان کے ساتھ اپنا چہرہ اور اپنی ہتھیلیوں پر مسح کر لیا کرو اور پھر باقی حدیث بیان کی۔امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے شعبہ، حصین، ابو مالک نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمار کو اسی طرح خطبہ دیتے ہوئے سنا مگر یہ بھی فرمایا کہ پھونک نہ مارو۔ حسین بن محمد، شعبہ، حکم سے اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے کہا: پس اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں اور پھونک ماری۔''

﴿سنن ابوداؤد جلداوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 326 صفحہ نمبر 168﴾

بغیر وضو یا تیمّم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی کے سلام کا جواب نہیں دیتے تھے۔

حدیث: ''حضرت ابوجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بئر جمل کی جانب سے تشریف لا رہے تھے کہ آپ کو ایک آدمی ملا جس نے آپ کو سلام کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ ایک دیوار آئی تو آپ نے اپنے پرنور چہرے اور دونوں مبارک ہاتھوں پر مسح فرمایا پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 329 صفحہ نمبر 169﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 330 صفحہ نمبر 169﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 331 صفحہ نمبر 170﴾



باب نمبر۔77

بچے اور بچی کے پیشاب میں فرق۔

بچہ پیشاب کر دے تو کپڑے کو دھونا ضروری نہیں

حدیث: ''عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے چھوٹے صاحبزادے کو لے کر جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا تو اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگا کر اس پر چھڑک دیا اور اسے نہ دھویا۔''

﴿سنن ابوداوَد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 373 صفحہ نمبر 184﴾
﴿سنن ابوداوَد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 374 صفحہ نمبر 185﴾
﴿سنن ابوداوَد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 375 صفحہ نمبر 185﴾
﴿سنن ابوداوَد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 376 صفحہ نمبر 185﴾
﴿سنن ابوداوَد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 377 صفحہ نمبر 186﴾
﴿سنن ابوداوَد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 378 صفحہ نمبر 186﴾

بچی کپڑوں پر پیشاب کر دے تو کپڑے کو دھونا ضروری ہے۔

حدیث: '' قابوس نے حضرت لبابہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی گود میں حسین بن

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے تو انہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا، میں
عرض گزار ہوئی کہ آپ دوسرے کپڑے پہن لیں اور ازار مجھے دے
دیجئے تا کہ میں دھو دوں۔ فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے
اور لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جاتا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 374 صفحہ نمبر 185﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 375 صفحہ نمبر 185﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 376 صفحہ نمبر 185﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 377 صفحہ نمبر 186﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 378 صفحہ نمبر 186﴾



باب نمبر۔78

اذان

اذان کی ابتدا کیسے ہوئی۔اگر حدیث وحی ہے تو یہ کیا ہے۔

حدیث: ''ابوعمیر بن انس نے اپنے چچا سے روایت کی جو انصار سے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اہتمام کیا کہ نماز کیلئے لوگوں کو کس طرح جمع کیا جائے۔آپ سے کہا گیا کہ نماز کا وقت ہونے پر ایک جھنڈا بلند کر دیا جائے، جب لوگ اسے دیکھیں تو ایک دوسرے کو بتا دیں، یہ بات آپ کو پسند نہ آئی۔پھر آپ سے نرسنگے کا ذکر کیا گیا۔ زیاد کی روایت میں ہے کہ یہود کا نرسنگا۔یہ بھی یہودیوں کا فعل ہونے کی وجہ سے پسند نہ آیا۔راوی کا بیان ہے کہ پھر ناقوس کا ذکر ہوا تو نصاریٰ کا فعل ہونے کے باعث پسند نہ آیا۔پس حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوٹ آئے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اس جستجو کا بڑا احساس تھا تو انہیں خواب میں اذان دکھائی گئی۔اگلے روز جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو بتاتے ہوئے عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں سونے اور جاگنے کے درمیان تھا، پھر کسی آنے والے نے مجھے اذان دکھائی، راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے بھی بیس روز پہلے دیکھ چکے تھے لیکن چھپائے رکھا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے ان سے فرمایا تمہیں بتانے سے کس چیز نے روکا؟ عرض

گزار ہوئے کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سبقت لے گئے تو مجھے حیا محسوس ہونے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! کھڑے ہو جاؤ اور جس طرح تمہیں عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتاتے جائیں وہ کہتے جاؤ۔ پس حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان کہی۔ ابو بشر نے ابو عمیر سے روایت کی ہے کہ انصار کا یہ خیال ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر اس روز بیمار نہ ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہیں مؤذن مقرر فرماتے۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 495 صفحہ نمبر 225﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 503 صفحہ نمبر 230﴾

بلند آواز سے اذان دینے والے کی مغفرت فرما دی جاتی ہے

حدیث: "ابو یحییٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بلند آواز سے اذان کہنے والے کی مغفرت فرما دی جاتی ہے اور جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے ہر تر اور خشک چیز اس کی گواہی دیتی ہے اور جماعت میں حاضر ہونے والے کا پچیس گنا ثواب لکھا جاتا ہے اور اس کے دو نمازوں کے درمیانی گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 512 صفحہ نمبر 235﴾

اذان کا جواب دینے سے جنت مل جاتی ہے۔

حدیث: "حفص بن عاصم بن عمر کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:
جب مؤذن **اللہ اکبر اللہ اکبر** کہے تو تم بھی **اللہ اکبر اللہ اکبر** کہو، جب وہ **اشھد ان لا الہ الا اللہ** کہے تو تم بھی **اشھد ان لا الہ الا اللہ** کہو، جب وہ **اشھد ان محمد رسول اللہ** کہے تو تم بھی **اشھد ان محمد رسول اللہ** کہو، پھر وہ **حی علی الصلوٰۃ** کہے تو تم **لا حول ولا قوۃ الا باللہ** پھر وہ **حی علی الفلاح** کہے تو تم **لا حول ولا قوۃ الا باللہ** پھر وہ **اللہ اکبر اللہ اکبر** کہے تو تم بھی **اللہ اکبر اللہ اکبر** کہو پھر وہ **لا الہ الا اللہ** کہے تو تم بھی دل سے **لا الہ الا اللہ** کہو تو جنت میں داخل ہو گے۔ جو زبان و دل سے یہ کلمات کہتا ہے اسے جنتی شمار فرمالیا جاتا ہے۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 524 صفحہ نمبر 238﴾

اذان کی آواز سے شیطان کی ہوا خارج ہو جاتی ہے۔

حدیث: ''اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب نماز کیلئے اذان کہی جائے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے کہ اس کی ہوا خارج ہوتی ہے یہاں تک کہ اسے اذان کی آواز نہیں آتی جب اذان ختم ہوتی ہے تو واپس آ دھمکتا ہے۔ جب نماز کیلئے اقامت کہی جائے تو پھر دوڑتا ہے یہاں تک کہ جب تکبیر ختم ہو جائے تو واپس آ پہنچتا ہے یہاں تک کہ آدمی کے دل میں خیالات پیدا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں بات کو یاد کر جو اسے یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ آدمی یہ بھی بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 513 صفحہ نمبر 235﴾

اذان ایک جگہ کھڑے کھڑے نہیں دینی چاہیے بلکہ گھوم پھر کر دینی چاہیے۔

حدیث: ''عون بن ابوجحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ مکہ مکرمہ کے اندر ایک چمڑے کے خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ پس حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے اور اذان کہی، میں دیکھ رہا تھا کہ انہوں نے اپنا منہ ادھر ادھر کیا ، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے اوپر سرخ حلہ تھا یمنی چادر کا گویا قطر کی بنی ہوئی ہے۔ موسیٰ کا بیان ہے کہ راوی نے کہا میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ابطح کی جانب نکل گئے پس اذان کہی اور جب حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح پر پہنچے تو اپنی گردن کو دائیں بائیں جانب پھرایا اور خود نہیں گھومے پھر اندر داخل ہوئے اور نیزہ لے کر آئے پھر باقی حدیث بیان کی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 517 صفحہ نمبر 236﴾

اذان اور اقامت کے درمیان کوئی دعا رد نہیں کی جاتی۔

حدیث: ''ابوایاس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: وہ دُعا رد نہیں ہوتی جو اذان و اقامت کے درمیان کی جائے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 518 صفحہ نمبر 237﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 521 صفحہ نمبر 237﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 522 صفحہ نمبر 237﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اذان میں اضافہ۔ صلو فی بیوتکم۔

حدیث: ''محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک بارش والے روز حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مؤذن سے فرمایا کہ جب تم **اشهد ان محمدا رسول الله** کہو تو اس کے بعد **حی علی الصلوٰۃ** نہ کہنا بلکہ **صلو فی بیوتکم** کہنا۔ لوگوں نے اس بات کو ناپسند کیا تو فرمایا ایسا انہوں نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے۔ جمعہ ایک ذمہ داری ہے اور میں نے ناپسند کیا کہ کیچڑ اور بارش میں آپ لوگوں کو چلنے کی تکلیف دوں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1053 صفحہ نمبر 405﴾



باب نمبر۔79

شفاعت۔وسیلہ

قرآنِ کریم میں ربّ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

قرآن: **وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوداً﴿17/79﴾**

ترجمہ: ''اور رات کا کچھ حصّہ قرآن کی تلاوت کے ساتھ بیدار رہیں، یہ تمہارے لیے زائد ہے،عنقریب آپ کا ربّ آپ کو مقامِ محمود میں کھڑا کرے گا۔''

﴿سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 79﴾

محمود کے معنی ہیں جس کی بہت زیادہ تعریف کی جائے۔آج اگر صرف اذان کے حوالے سے بات کی جائے تو دُنیا میں کوئی لمحہ ایسا نہیں گزر رہا جس میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعریف نہ کی جا رہی ہو، یوں آج غیر مسلم بھی یہ اِعتراف کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مقامِ محمود پر فائز ہیں لیکن درج ذیل حدیث میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مقامِ محمود پر ابھی فائز نہیں ہوئے لہٰذا سب مسلمان دُعا کریں کہ اللہ آپ کو اُس مقام پر فائز کرے:

حدیث: ''عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کی آواز سنو تو وہی کہو جو وہ کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو کیونکہ وہ جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے جو اللہ کے بندوں

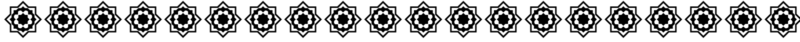
سے ایک ہی بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں۔پس جو میرے لئے وسیلہ مانگے گا اس کیلئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 520 صفحہ نمبر 237﴾

دعائے وسیلہ۔

حدیث: ''محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اذان سن کر کہا: اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر جلوہ افروز فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔ قیامت کے روز وہ میری شفاعت کا مستحق ہوگیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 526 صفحہ نمبر 239﴾



باب نمبر۔80

شب قدر

شب قدر کو ''تلاش'' کرو۔

قرآن: اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ ☆ وَمَآ اَدۡرٰىکَ مَا لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ☆ لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۵ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ☆ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوۡحُ فِیۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ☆ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ☆

نزول قرآن سے پہلے کا زمانہ ایک تاریک دور تھا جب ہر طرف ظلم کا نظام تھا، فرمایا کہ قرآن مجید ایسی ہی ایک رات (تاریک دور) میں نازل کیا گیا اور یہ ایسی بابرکت رات (دور) تھی جو ہزاروں راتوں (ادوار) سے بہتر تھی۔ یہاں اس رات کا ذکر کیا گیا ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا تھا اور وہ ایک ہی رات تھی جو گزر چکی ہے لیکن یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ اب اس رات کو کیسے تلاش کیا جا سکتا ہے؟ ذیل کی احادیث قابل غور ہیں:

حدیث: ''عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: شب قدر کو رمضان المبارک کی آخری دس راتوں میں تلاش کیا کرو جب کہ نو راتیں، سات راتیں، پانچ راتیں باقی ہوں (یعنی اکیسویں، تیئسویں اور پچیسویں رات کو)۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب شہر رمضان حدیث نمبر 1367 صفحہ نمبر 515﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب شہر رمضان حدیث نمبر 1368 صفحہ نمبر 515﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب شہر رمضان حدیث نمبر 1369 صفحہ نمبر 516﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب شہر رمضان حدیث نمبر 1370 صفحہ نمبر 516﴾



باب نمبر۔81

زکوٰۃ

صدر اول میں زکوٰۃ وصول کرنے والے زیادتی کرتے تھے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ(16/90)

ترجمہ: ''بے شک اللہ عدل کا حکم دیتا ہے۔'' ﴿سورۃ النحل 16 آیت 90﴾

قرآن: وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (5/7)

ترجمہ: ''کسی قوم کی دشمنی تمہیں انصاف سے روک نہ دے۔ انصاف کرو، یہ تقوٰی کے قریب ہے۔'' ﴿سورۃ المائدہ 5 آیت 7﴾

قرآن: لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ (57/25)

ترجمہ: ''تحقیق ہم نے اپنے رسولوں کو بھیجا واضح دلائل کے ساتھ اور ہم نے ان کے ساتھ اتاری کتاب اور میزان عدل تا کہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔'' ﴿سورۃ الحدید 57 آیت 25﴾

☆حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان کہ:

قرآن: وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ط(42/15)

ترجمہ: (مجھے حکم دیا گیا کہ تمہارے درمیان عدل کروں) ﴿سورۃ الشوریٰ 42 آیت 15﴾

اللہ تعالیٰ نے عدل کا حکم دیا اور فرمایا کہ تمام انبیاء کو عدل قائم کرنے کیلئے بھیجا

گیا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبان مبارک سے کہلوایا گیا کہ مجھے بھیجا ہی اس لئے گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل کروں، حکم ہے کہ دشمن سے بھی عدل کرو۔ ان واضح احکامات کے پیش نظر یہ کیسے ممکن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی موجودگی میں لوگوں کے ساتھ ظلم ہو اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس بات کا علم بھی ہو لیکن آپ ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے کی بجائے ظالم کی تائید کریں۔ درج ذیل احادیث میں تو یہی کچھ بیان کی گیا ہے:

حدیث: ''ابن عبید سے روایت ہے جو بنی سدوس سے تھے کہ حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ابن عبید نے اپنی حدیث میں کہا کہ ان کا نام بشیر نہ تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کا نام بشیر رکھ دیا۔ ان کا بیان ہے کہ ہم عرض گزار ہوئے زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں تو جتنا وہ زیادہ لیتے ہیں کیا اس کے مطابق ہم چھپا لیا کریں؟ فرمایا نہیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1571 صفحہ نمبر 587﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1574 صفحہ نمبر 588﴾

زکوٰۃ وصول کرنے والے ظلم کرتے ہیں اس بات کا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو علم تھا۔

حدیث: ''ابو کامل کی یہ حدیث محمد بن اسمٰعیل، عبدالرحمٰن بن ہلال عبسی سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کچھ اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ بعض مصدق جب ہمارے پاس آتے ہیں تو ہم

پر ظلم کرتے ہیں۔فرمایا کہ اپنے مصدق کو راضی رکھا کرو۔عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! خواہ وہ ظلم کریں؟ فرمایا کہ اپنے مصدق کو راضی رکھا کرو۔عثمان کی روایت میں ہے کہ خواہ تم پر ظلم کیا جائے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1574 صفحہ نمبر 588﴾

صحابہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نمائندے کو زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔

(6) صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کامل پیروی کرتے تھے۔

﴿سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 100۔سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 64۔سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 117۔سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 108۔سورۃ الشعراء سورہ نمبر 26 آیت نمبر 215۔سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 285۔سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 46۔سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 7۔سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 51﴾

غور کیجیے اللہ تعالیٰ، قرآنِ مجید میں اعلان فرما رہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیروی کِیا کرتے تھے لیکن سنن ابوداؤد میں ہے کہ صحابہ کرامؓ، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احکامات کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے۔ ملاحظہ کیجیے:

حدیث: ''اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا تو حضرت ابن جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ابن جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہی بات بری لگی کہ وہ فقیر تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے غنی کردیا اور خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تم ظلم کرتے ہو کیونکہ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار اللہ کی راہ میں دے رکھے ہیں، رہے عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا تو ان کی زکوٰۃ مجھ پر ہے اور اتنی ہی اور پھر فرمایا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ آدمی کا چچا باپ کی طرح یا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔''

﴿سنن ابوداوَد جلد اوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1609 صفحہ نمبر 600﴾

سادات پر زکوٰۃ وصدقہ حرام ہے۔

قرآن: اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

ترجمہ: ''صدقات (حق ہے) صرف مفلسوں کا، اور محتاجوں کا، اور اس پر کام کرنے والے (کارکنوں کا) اور (ان لوگوں کا) جنہیں (اسلام کی) الفت دی جائے اور گردنوں کے چھڑانے میں اور قرضداروں کا (قرض ادا کرنے) میں، اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کا (یہ) اللہ کی طرف سے ٹھہرایا ہوا ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔''

قرآن کریم میں زکوٰۃ،صدقات اور انفاق فی سبیل اللہ کے مستحقین کیلئے جو کرائیٹیر یا بتایا گیا ہے اس میں ذات گوت،نسب،علاقہ وغیرہ کی قید نہیں بلکہ جو بھی ضرورت مند ہے وہ مستحق ہے لیکن درج ذیل احادیث میں بتایا جارہا ہے کہ سید ذات پر زکوٰۃ وصدقات حرام ہیں:

حدیث: ''ابورافع نے حضرت ابن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک آدمی کو بنی مخزوم سے زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا تو اس نے ابورافع سے کہا کہ میرے ساتھ چلیے آپ کو بھی اس میں سے کچھ مل جائے گا،انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ان سے پوچھ لوں۔پس میں نے حاضر بارگاہ ہوکر آپ سے دریافت کیا تو فرمایا قوم کا مولیٰ اسی قوم میں شمار ہوتا ہے اور صدقہ لینا ہمارے لئے حلال نہیں ہے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1636 صفحہ نمبر 611﴾

صدقہ

اور صدقہ بھی حرام ہے۔

حدیث: ''قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب کسی پڑی ہوئی کھجور کے پاس سے گزرتے جس کا مالک معلوم نہ ہوتا تو اسے اس ڈر سے نہ لیتے کہ مبادا وہ صدقے کی ہو۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1637 صفحہ نمبر 611﴾

﴿سنن ابوداؤد جلداوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1638 صفحہ نمبر 611﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقے کے اونٹ لیے۔

حدیث: ''کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے میرے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں وہ اونٹ لینے کیلئے بھیجا جو آپ نے انہیں صدقے سے عطا فرمائے تھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلداوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1639 صفحہ نمبر 611﴾

﴿سنن ابوداؤد جلداوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1640 صفحہ نمبر 611﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان کہ بہتر صدقہ وہ ہے کہ جس کے بعد آدمی مالدار رہے۔

حدیث: ''ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے جو مالداری چھوڑے یا صدقہ دینے کے بعد مالدار رہے اور ابتدا اپنے عیال سے کرے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلداوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1662 صفحہ نمبر 618﴾

﴿سنن ابوداؤد جلداوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1659 صفحہ نمبر 617﴾

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا صحابہؓ کو مشکل نظر آتا تھا۔

مال تو بہت کمترین چیز ہے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تو حضور صلی

اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم پر اپنی جانیں قربان کرتے تھے لیکن کسی کم ظرف جھوٹے راوی نے درج ذیل حدیث صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے منسوب کر کے اپنی آخرت برباد کی ہے:

حدیث: ''مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت: جو لوگ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی (9/34) اتری تو مسلمانوں کو یہ بات بہت مشکل نظر آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ حضرات کی مشکل میں حل کرتا ہوں۔ پس یہ جا کر عرض گزار ہوئے: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اس آیت پر عمل کرنا آپ کے اصحاب کو بڑا مشکل نظر آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو فرض نہیں فرمایا مگر باقی مال کو پاک کرنے کیلئے اور میراث کو فرض فرمایا ہے تاکہ وہ بعد والوں کیلئے ہو جائے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تکبیر کہی پھر فرمایا کیا میں تمہیں آدمی کا بہترین خزانہ نہ بتاؤں؟ وہ نیک عورت ہے کہ جب آدمی اس کی طرف دیکھے تو خوش کر دے اور جب اسے حکم دے تو تعمیل کرے اور جب وہ غائب ہو تو حفاظت کرے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1650 صفحہ نمبر 614﴾

صحابہؓ گھر کا تمام مال بھی پیش کر دیتے تھے۔

حدیث: ''زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک روز ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا۔ حسن اتفاق کہ اس وقت میرے پاس مال تھا۔ اس روز میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر میں حضرت ابوبکر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے سبقت لے سکا تو آج لے جا سکتا ہوں پس میں اپنا نصف مال لے کر حاضر ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اپنے اہل وعیال کیلئے کیا چھوڑا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اتنا ہی۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا سارا مال لے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنے اہل وعیال کیلئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ عرض گزار ہوئے ان کیلئے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے دل میں کہا کہ میں کبھی ان سے سبقت نہیں لے سکتا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1665 صفحہ نمبر 618﴾



باب نمبر۔82

کبھی چیز خدا دی نہ دھیلے دی نہ پا دی

کسی کی گمشدہ چیز مل جائے تو یہ تمہارے لیے اللہ کی طرف سے رزق ہے اسے کھالو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حدیث پر عمل۔

اسلامی تعلیم یہ ہے کہ گمشدہ چیز کا مالک تلاش کرو، اگر باوجود کوشش کے نہ مل سکے اوراس کے ملنے کی امید بھی نہ ہوتو اس صورت میں یہ گمشدہ چیز تمہاری ہے۔ درج ذیل حدیث میں ایسی کوئی بات نظر نہیں آ رہی بلکہ جلد ہی گمشدہ درہم کا مالک بھی پہنچ جاتا ہے افسوس کی بات یہ ہے کہ سارا الزام حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور اہل بیت اطہارؓ کے افراد پر لگایا جارہا ہے:

حدیث: ''محمد بن علاء ، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج، عبید اللہ بن مقسم، ایک آدمی، سعید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک دینار ملا تو اسے لے کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دریافت کیا تو فرمایا: یہ اللہ کا رزق ہے، پس اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کھایا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی۔ جب اس کے بعد ایک عورت دینار کو تلاش کرتی ہوئی آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے علی! اسے دینار ادا کرو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب اللقطہ حدیث نمبر 1701 صفحہ نمبر 629﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب اللقطہ حدیث نمبر 1702 صفحہ نمبر 629﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب اللقطہ حدیث نمبر 1704 صفحہ نمبر 630﴾

سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب اللقطہ حدیث نمبر 1702 صفحہ نمبر 629 میں ہے کہ ایک لڑکا دینار تلاش کرتا ہوا آیا۔



حدیث میں اختلاف صحابہؓ کے دور سے چلا آرہا ہے

کوئی مسلمان حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیث کا انکار نہیں کرسکتا، ہاں بعض ایسی عبارتیں جنہیں حدیث کا نام دیا جاتا ہے لیکن اگر ان میں اللہ جل شانہ، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، ازواج مطہراتؓ، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یا انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی کی گئی ہو وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کلام نہیں تسلیم کیا جاسکتا۔ آج جب کسی ''موضوع'' حدیث پر اعتراض کیا جائے تو جاہل لوگوں کی اکثریت واویلا مچا دیتی ہے کہ یہ منکر حدیث ہے لیکن درج ذیل حدیث اس بات کا ثبوت ہے کہ جب کوئی بات ایک آدمی سے دوسرے آدمی تک پہنچتی ہے تو اس میں غلطی کا امکان بہرحال موجود رہتا ہے:

حدیث: ''خیوان بن خلدہ سے روایت ہے جنہوں نے بصرہ والوں میں سے حضرت ابوموسیٰ اشعری سے قرآن مجید پڑھا تھا کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فلاں فلاں کام سے منع فرمایا ہے اور چیتے کی کھال پر بیٹھنے سے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا آپ جانتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حج اور عمرہ کو جمع کرنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ایسا نہیں ہے۔ فرمایا کہ یہ مذکورہ باتوں کے ساتھ ہے لیکن آپ بھول گئے ہیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 31 صفحہ نمبر 29﴾



باب نمبر۔83

حج

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (6/164)

ترجمہ: ''کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔''

﴿سورۃ الانعام 6 آیت 164﴾

مزید حوالہ جات: سورہ یونس 10 آیت 41۔سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت 15۔سورۃ الفاطر 35 آیت 18۔سورۃ الزمر 39 آیت 7۔سورۃ النجم 53 آیت 38 تا 41۔

حج بدل جائز ہے۔

حدیث: ''سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فضل بن عباس سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے تو خثعم کی ایک عورت مسئلہ پوچھنے حاضر ہوئی۔ پس فضل اس کی طرف اور وہ ان کی طرف دیکھنے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری جانب کر دیا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو حج فرض فرمایا ہے اسے میرے والد محترم نے اس وقت پایا جب وہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں اور سواری پر ٹک نہیں سکتے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں اور یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 45 صفحہ نمبر 34﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 46 صفحہ نمبر 34﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 47 صفحہ نمبر 34﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور صحابہؓ کے تلبیہ میں اختلاف تھا

قرآن: رسولؐ کی اطاعت بہت ضروری ہے۔

﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 46﴾

قرآن: رسولؐ کی اطاعت کرو۔

﴿سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 32۔سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 132۔ سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 172۔سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 59۔سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 92۔سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 1۔سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 20۔سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 24۔سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 59۔سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 70۔سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 33۔ سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 14۔سورۃ المجادلہ سورہ نمبر 58 آیت نمبر 13۔سورۃ التغابن سورہ نمبر 64 آیت نمبر 12﴾

قرآن: صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کامل پیروی کرتے تھے۔

﴿سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 100۔سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 64۔سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 117۔سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 108۔سورۃ الشعراء سورہ نمبر 26 آیت نمبر 215۔سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 285۔سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 46۔سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 7۔سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 51﴾

غور کیجیے اللہ تعالیٰ، قرآنِ مجید میں اعلان فرما رہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیروی کیا کرتے تھے لیکن سنن ابوداؤد میں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احکامات کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے۔ ملاحظہ کیجیے :

حدیث: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا: **لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک** ۔ حضرت عبداللہ بن عمر اپنے تلبیہ میں یہ اضافہ کیا کرتے: **لبیک لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک والرغباء الیک والعمل**۔

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 48 صفحہ نمبر 35﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 49 صفحہ نمبر 35﴾

چھ کنکریاں ماریں یا سات ۔ ابن عباسؓ بھول گئے ۔

حدیث: ''قتادہ نے ابومجلز کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جمروں پر کنکریاں مارنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چھ کنکریاں ماریں تھیں یا سات۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 210 صفحہ نمبر 87﴾

حرم میں شکار کرنے کی سزا ۔ کپڑے چھین لو۔

حدیث: ''سلیمان عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ایک آدمی کو پکڑ رکھا ہے جو مدینہ منورہ کے حرم میں شکار کر رہا تھا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حرام فرمایا ہے، پس انہوں نے اس کے کپڑے چھین لئے پس اس کا ایک دوست آ کر ان سے جھگڑنے لگا تو فرمایا: بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس حرم کو حرام کیا ہے اور فرمایا: جو اس میں کسی کو شکار کرتا ہوا پائے تو اس کا سامان چھین لے لہٰذا میں تمہیں وہ چیز واپس نہیں دوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دلائی ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کی قیمت ادا کر دیتا ہوں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 269 صفحہ نمبر 107﴾

☆☆

سفر حج میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنے غلام کو مار پیٹ کرنا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: **الَّذِيْنَ يُنفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ** (3/134)

ترجمہ: ''جو خرچ کرتے ہیں خوشی (خوشحالی) اور تکلیف میں، اور پی جاتے ہیں غصہ، اور معاف کر دیتے ہیں لوگوں کو، اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو۔'' ﴿سورۃ آل عمران سورۃ نمبر 3 آیت نمبر 134﴾

اللہ نے مومنوں کی ایک نشانی یہ بتائی ہے کہ یہ لوگ غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اولین مومنین میں سے تھے لیکن درج ذیل حدیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو درج بالا آیت کریمہ سے انحراف کرتے ہوئے دکھا کر مومنین کی صف سے نکالنے کی ناپاک جسارت کی جا رہی ہے:

حدیث: ''عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ حج کی نیت سے نکلے، جب ہم عرج کے مقام پر پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اترے اور ہم بھی اتر گئے۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پہلو میں بیٹھ گئیں اور میں اپنے والد ماجد کے پاس۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خورد ونوش کا سامان مشترک تھا جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام کے پاس تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگے وہ نظر تو آ گیا لیکن اس کے ساتھ اونٹ نہیں تھا، فرمایا تمہارا اونٹ کہاں ہے؟ عرض گزار ہوا کہ وہ رات کے وقت گم ہو گیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک ہی اونٹ تھا اور تم نے اسے گم کر دیا۔ پس یہ اسے پیٹنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تبسم ریز ہو کر فرما رہے تھے: اس محرم کی طرف دیکھو کیا کر رہا ہے۔ ابن ابی

رزمہ کا بیان ہے کہ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمارہے تھے کہ اس احرام والے کو دیکھو کیا کر رہا ہے اور آپ تبسم فرماتے رہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 54 صفحہ نمبر 37﴾



باب نمبر۔84

اعتکاف

معتکف مریض کی عیادت نہ کرے۔

حدیث: ''زہری نے عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: معتکف کیلئے سنت ہے کہ مریض کی عیادت نہ کرے، جنازے کے ساتھ شامل نہ ہو، عورت کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے اور کسی حاجت کیلئے باہر نہ نکلے مگر جس کے بغیر چارہ نہ ہو اور اعتکاف نہیں مگر روزے کے ساتھ اور اعتکاف نہیں مگر جامع مسجد میں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 701 صفحہ نمبر 265﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اعتکاف کی حالت میں مریض کی مزاج پرسی فرمالیا کرتے تھے۔

حدیث: ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی مریض کے پاس سے اعتکاف کی حالت میں گزرتے تو بغیر ٹھہرے حسب معمول گزرتے جاتے اور اس کا حال پوچھ لیتے۔ ابن عیسیٰ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اعتکاف کی حالت میں مریض کی مزاج پرسی فرمالیا کرتے تھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 700 صفحہ نمبر 265﴾

دونوں حدیثیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہیں اور دونوں میں مختلف بات کی گئی ہے۔



باب نمبر۔85

شہید

ڈوب کر مرنے والا شہید۔سمندری سفر میں چکرانے والا شہید۔

اللہ کی راہ میں شہید ہوجانے والوں کے بارے میں قرآن میں ہے کہ:

قرآن: وَلاَ تَقُولُواْ لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبيلِ اللّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاء وَلَكِن لاَّ تَشْعُرُونَ ﴿2/154﴾

ترجمہ: ''اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں اُنہیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم اِس کا شعور نہیں رکھتے۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 154﴾

قرآن: وَلَاتَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتًا ط بَلۡ اَحۡیَآءٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ یُرۡزَقُوۡنَ ﴿3/169﴾

ترجمہ: ''جو اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں مُردہ خیال بھی نہ کرنا بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے ربّ کے پاس سے رِزق پاتے ہیں۔''

﴿سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 169﴾

دوسری طرف شہید کے مقام اور جہاد کی اہمیت کو کم کرنے کیلئے بہت سی حدیثیں وضع کی گئیں ملاحظہ کیجیے:

حدیث: ''محمد بن بکار عیشی ،مروان ،عبدالوہاب بن عبدالرحیم جویری دمشقی ، مروان، ہلال بن میمون رملی ،یعلیٰ بن شداد نے حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

فرمایا: سمندری سفر میں چکرانے والا وہ ہے جس کو قے آئے اوراس کیلئے شہید کے برابر ثواب ہے اور جو ڈوب جائے اس کیلئے دو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 721 صفحہ نمبر 272﴾

شہید اپنے گھر والوں میں سے ستّر (70) افراد کی شفاعت کرے گا۔

حدیث: ''نمران بن عتبہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم یتیم ہو گئے تھے فرمایا تمہیں بشارت ہو کہ میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شہید اپنے گھر والوں میں ستر افراد کی شفاعت کرے گا۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 750 صفحہ نمبر 285﴾

طاعون، ڈوبنے والا......سب شہید۔

حدیث: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے کے سوا سات قسم کی شہادت اور ہے، طاعون سے مرنے والا شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا شہید ہے، ذات الجنب سے مرنے والا شہید ہے، جل کر مر جانے والا شہید ہے، دب کر مرنے والا شہید ہے اور بچے کے باعث مرنے والی عورت شہید ہے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب الجنائز حدیث نمبر 1334 صفحہ نمبر 519﴾

اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مرنے والا شہید ہے۔

حدیث: ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس کے مال کو بغیر حق کے کوئی لینا چاہے اور وہ لڑتا ہوا قتل ہوجائے تو وہ شہید ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1344 صفحہ نمبر 500﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1345 صفحہ نمبر 501﴾



باب نمبر۔86

نذر

نذر کسی چیز کو ٹالتی نہیں ہاں البتہ بخیل کا مال نکل جاتا ہے۔

نذر پوری کرنا فرض ہے

قرآنِ مجید میں ہے کہ:

قرآن: **يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْماً كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيراً** (76/7)

ترجمہ: ''(مومن وہ ہیں جو) اپنی نذریں پوری کرتے ہیں اور وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوگی۔''

﴿سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7﴾

حج کے سلسلے میں ایک جگہ فرمایا:

قرآن: **ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ** (22/29)

ترجمہ: ''پھر چاہیے کہ اپنا میل کچیل دور کریں، اور اپنی نذریں (منّتیں) پوری کریں، اور قدیم گھر (بیت اللہ) کا طواف کریں۔''

﴿سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 29﴾

قرآن: **وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ** (2/270)

ترجمہ: ''اور جو تم خرچ کرو گے کوئی خیرات، یا تم کوئی نذر مانو گے، تو بے شک اللہ اسے جانتا ہے اور ظالموں کیلئے کوئی مددگار نہیں۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 270﴾

قرآن: فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۚ فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا لا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا (19/26)

ترجمہ: ''تو کھا اور پی اور آنکھیں ٹھنڈی کر، پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہہ دے کہ میں نے رحمٰن کیلئے روزہ کی نذر مانی ہے، پس آج ہرگز کسی آدمی سے کلام نہ کروں گی۔''

﴿سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 26﴾

قرآن: إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۚ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (3/35)

ترجمہ: ''جب عمران کی بی بی نے کہا اے میرے ربّ! جو میرے پیٹ میں ہے، میں نے تیری نذر کیا (سب سے) آزاد رکھ کر، سو تو مجھ سے قبول کرلے، بے شک تو سننے والا، جاننے والا ہے۔''

﴿سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 35﴾

ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ نذر یا منّت ماننا کوئی گناہ کی بات نہیں بلکہ فرمایا کہ مومن وہ ہیں جو اپنی نذریں پوری کرتے ہیں لیکن درج ذیل حدیث میں قرآن کے موقف کو مسترد کیا جارہا ہے، ملاحظہ کیجیے:

حدیث: ''عبداللہ ابن مرہ ہمدانی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نذر سے منع ہی کیا کرتے اور فرماتے: نذر کسی چیز کو ٹالتی تو نہیں، ہاں اس کی

وجہ سے بخیل کا مال نکل جاتا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الایمان والنذ ور حدیث نمبر 1499 صفحہ نمبر 573﴾

اچھی یا بُری نذر ماننا ایک الگ موضوع ہے۔ ہمارا افسوس اس بات پر ہے کہ حدیث میں نذر کو بالکل مسترد کر دیا گیا ہے جو کہ قرآن کے خلاف ہے۔

سلیمان بن ارقم کو وہم ہوا۔

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الایمان والنذ ور حدیث نمبر 1503 صفحہ نمبر 574﴾

نذر والدہ کی۔ پوری بیٹا کرے۔

حدیث: ''عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتویٰ پوچھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ میری والدہ محترمہ فوت ہوگئیں اور ان کے اوپر ایک نذر تھی جسے وہ پورا نہ کرسکیں، فرمایا کہ ان کی طرف سے تم اسے پوری کردو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الایمان والنذ ور حدیث نمبر 1512 صفحہ نمبر 577﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الایمان والنذ ور حدیث نمبر 1513 صفحہ نمبر 577﴾



باب نمبر۔87

بارہ ہزار کا لشکر کبھی مغلوب نہیں ہوتا۔

حدیث: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اچھے ساتھی چار ہیں، اچھا سریہ (فوجی دستہ) چار سو افراد کا ہے، اچھا لشکر چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار فوجیوں کا لشکر کبھی مغلوب نہیں ہوتا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 839 صفحہ نمبر 312﴾

اس حدیث کے موضوع ہونے میں کیا شک ہوسکتا ہے کہ دنیا میں کئی لشکر ایسے دیکھے گئے ہیں جن کی تعداد بارہ ہزار سے کئی گنا زیادہ تھی لیکن وہ شکست سے دوچار ہوئے،



باب نمبر۔88

تسبیح فاطمی

قرآن، اِیمان کے بعد اَعمالِ صالحہ پر بہت زور دیتا ہے۔ اِس کے نزدیک اِیمان بلاعمل یا عمل بلا اِیمان بے فائدہ ہے۔ قرآن اُن رَسمی عبادات کے بھی خلاف ہے جن میں اُن کی رُوح موجود نہ ہو، اِسی لیے فرمایا گیا کہ:

قرآن: لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ج ﴿2/177﴾

تلخیص: ''نیکی یہ نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ.....تم اپنا مال اللہ کی محبت میں ضرورتمندوں میں خرچ کرو۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177﴾

قرآن: اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ط ﴿9/19﴾

ترجمہ: ''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجدِ حرام کی آرائش وزیبائش کرنا اُس کے برابر ٹھہرالیا ہے جو اللہ اور یومِ آخرت پر اِیمان لایا اور جہاد کیا، اللہ کے نزدیک یہ دونوں برابر نہیں۔''

﴿سورۃ التوبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 19﴾

(3) حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ آپؐ اپنا کام خود کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ آپؐ بکری کا دودھ خود دوھ لیتے، اپنا جُوتا خود گانٹھ لیتے، اپنے کپڑے خود سی لیتے وغیرہ۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ آپؐ نے اپنی ساری زندگی، عملی زندگی کے طور پر گزاری ہو جبکہ دوسروں کو تعلیم یہ دیں کہ تم فلاں وظیفہ پڑھ لو تمہارا کام ہو جائے گا۔

کیا اسلام ٹونے ٹوٹکوں، اوراد و وظائف اور ترکِ دنیا کی تعلیم دینے والا مذہب ہے یا ایک مکمل ضابطۂ حیات؟ کیا مذکورہ وظیفہ پڑھنے سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کا کام خود بخود ہو جاتا تھا؟ سنن ابوداوٗد کی درج ذیل حدیث سے تو یہی ثابت ہوتا ہے:

حدیث: ''فضل بن حسن ضمری سے روایت ہے کہ زبیر بن عبدالمطلب کی صاحبزادیوں حضرت ام الحکم یا حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں سے کسی ایک نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس قیدی آئے پس میں، میری بہن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اپنی حالت کی آپ سے شکایت کی اور آپ سے سوال کیا کہ کسی قیدی کا ہمارے لئے بھی حکم فرما دیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ غزوہ بدر کے باعث یتیم ہونے والی لڑکیاں زیادہ مستحق ہیں لیکن میں تمہیں ایسی بات بتاتا ہوں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہے یعنی ہر فرض نماز کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر کہنا تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور پھر کہنا نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی

ہے اور اسی کیلئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج حدیث نمبر 1213 صفحہ نمبر 466﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج حدیث نمبر 1214 صفحہ نمبر 467﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب النوم حدیث نمبر 1627 صفحہ نمبر 586﴾



باب نمبر۔89

قسم

باپوں کی قسم نہ کھایا کرو۔

حدیث: ''محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: قسم نہ کھایا کرو اپنے باپوں کی اور نہ اپنی ماؤں کی اور نہ بتوں کی اور قسم نہ کھایا کرو مگر اللہ کی اور اللہ کی قسم بھی نہ کھاؤ مگر جب کہ تم سچے ہو۔''

﴿سنن ابوداوَد جلد دوم کتاب الایمان والنذ ورحدیث نمبر 1471 صفحہ نمبر 565﴾

﴿سنن ابوداوَد جلد دوم کتاب الایمان والنذ ورحدیث نمبر 1472 صفحہ نمبر 565﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے باپ کی قسم کھائی۔

حدیث: ''سلیمان بن داؤد عتکی ، اسمٰعیل بن جعفر مدنی ، ابوسہیل نافع بن مالک ، عامر، ان کے والد ماجد نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی یعنی اعرابی کے قصے والی حدیث کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: نجات پا گیا اس کے باپ کی قسم اگر سچا ہے، جنت میں داخل ہو گیا اس کے باپ کی قسم اگر سچا ہے۔''

﴿سنن ابوداوَد جلد دوم کتاب الایمان والنذ ورحدیث نمبر 1475 صفحہ نمبر 566﴾

جس نے خدا کے سوا کسی اور کی قسم کھائی تو اس نے مشرکوں جیسا کام کیا۔

حدیث: ''سعید بن ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے ایک شخص کو کعبہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے خدا کے سوا کسی اور کی قسم کھائی تو اس نے مشرکوں جیسا کام کیا۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الایمان والنذ ور حدیث نمبر 1474 صفحہ نمبر 566﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ فرمایا۔

حدیث: "حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ فرمایا۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب القضاء حدیث نمبر 212 صفحہ نمبر 87﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب القضاء حدیث نمبر 214 صفحہ نمبر 87﴾

ربیعہ نے سہیل سے روایت کی۔ سہیل کا انکار۔

حدیث: "سلیمان بن بلال نے ربیعہ سے ابومصعب کی اسناد کے ساتھ معناً اسے روایت کیا۔ سلیمان نے کہا کہ میں سہیل سے ملا اور اس حدیث کے متعلق ان سے پوچھا تو فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ ربیعہ نے مجھ سے یہ آپ کے واسطے سے بیان کی ہے، فرمایا کہ اگر ربیعہ تمہیں میرے واسطے سے بتاتے ہیں تو اسے ربیعہ سے میرے واسطے کے ساتھ روایت کرتے رہو۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب القضاء حدیث نمبر 215 صفحہ نمبر 88﴾

قسم پر قرعہ اندازی کرلو۔

حدیث: ''ابورافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک چیز کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں جھگڑا پیش کیا اور ان میں سے گواہ کسی ایک کے پاس بھی نہ تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قسم پر قرعہ ڈالا جائے خواہ تم اسے پسند کرو یا ناپسند۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب القضاء حدیث نمبر 220 صفحہ نمبر 90﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب القضاء حدیث نمبر 221 صفحہ نمبر 90﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب القضاء حدیث نمبر 222 صفحہ نمبر 90﴾



باب نمبر۔90

عریف دوزخ میں جائیں گے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: بَلٰـی مَنْ کَسَـبَ سَیِّـئَةً وَّاَحَـاطَـتْ بِـهٖ خَطِیْٓـئَتُـهٗ فَـاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُـمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۸۱ وَالَّـذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ (2/81-82)

ترجمہ: ''کیوں نہیں! جس نے کمائی کوئی برائی اور اس کو اس کی خطاؤں نے گھیر لیا پس یہی لوگ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے یہی لوگ جنت والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' ﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 81 تا 82﴾

انسان جنت یا دوزخ میں رنگ، نسل، علاقے، پیشے کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے اعمال کی وجہ سے جائے گا جیسا کہ قرآن مجید کی درج بالا آیات سے ظاہر ہے لیکن مندرجہ ذیل حدیث میں بتایا جا رہا ہے کہ لوگ اپنے پیشے کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے:

حدیث: ''غالب قطان نے ایک آدمی سے روایت کی جس کے والد ماجد سے اس کے جد امجد نے فرمایا: وہ ایک چشمے پر رہتے تھے جب انہیں اسلام کا علم ہوا تو پانی والے نے اپنی قوم سے اس شرط پر سو اونٹوں کا وعدہ کیا کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ اس نے اونٹ ان میں بانٹ دیئے۔ پھر ان سے واپس لینے چاہے تو اپنے بیٹے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں بھیجتے ہوئے اس سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنا کہ میرے والد

نے سلام عرض کیا ہے اور انہوں نے اپنی قوم کو سو اونٹ اس شرط پر
دیئے کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ وہ مسلمان ہو گئے اور اونٹ ان میں
بانٹ دیئے گئے، اب وہ واپس لینا چاہتے ہیں پس یہ زیادہ حقدار
ہیں یا وہ لوگ؟ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہاں یا ناں جو کچھ فرمائیں
اس کے بعد عرض کرنا کہ میرا والد چشمے کا عریف ہے، وہ آپ سے
سوال کرتے ہیں کہ ان کے بعد مجھے عریف مقرر فرما دیا جائے۔ وہ
حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے والد ماجد نے سلام عرض
کیا ہے فرمایا کہ تم پر اور تمہارے باپ پر سلام ہو۔ کہا کہ میرے والد
محترم نے اپنی قوم کیلئے سو اونٹ مقرر فرمائے کہ وہ مسلمان ہو جائیں
، وہ اچھی طرح مسلمان ہو گئے پھر اونٹ ان سے واپس لینے کا ارادہ
ہو گیا پس والد ماجد ان کے زیادہ حقدار ہیں یا وہ لوگ؟ فرمایا کہ اگر وہ
دینا چاہیں تو دے دیں اور واپس لینا چاہیں تو ان لوگوں سے زیادہ
حقدار ہیں۔ اگر وہ مسلمان ہوئے ہیں تو ان کا اسلام ان کیلئے ہے،
اگر مسلمان نہ ہوتے تو اسلام پر قتل کئے جاتے، عرض کی کہ میرے
والد محترم بہت بوڑھے اور چشمے کے عریف ہیں انہوں نے آپ سے
سوال کیا ہے کہ ان کے بعد عرافت میرے لئے مقرر فرما دیجئے۔
فرمایا کہ عرافت حق ہے اور اس کے بغیر لوگوں کو چارۂ کار نہیں لیکن
عریف دوزخ میں جائیں گے۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الفرائض حدیث نمبر 1160 صفحہ نمبر 440﴾



باب نمبر۔91

کرایہ داری

قرآن کے پیش کردہ معاشی نظام کا زرّیں اُصول ہے کہ معاوضہ محنت کا ہے، سرمائے کا نہیں۔ نظامِ سرمایہ داری کے پیروکاروں کو اِس اُصول کی سمجھ نہیں آرہی تھی، اِس لیے وہ کہتے تھے کہ ''تجارت اور سُود ایک ہی چیز ہے'' ﴿2/275﴾۔ اُنہیں یہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ایک شخص ایک کاروبار میں ایک سو ﴿100﴾ روپے لگا کر ایک ماہ میں بیس ﴿20﴾ روپے منافع کماتا ہے جسے قرآن جائز قرار دیتا ہے جبکہ دوسری طرف ایک شخص ایک سو ﴿100﴾ روپے کسی دوسرے آدمی کو بطور قرض دیتا ہے اور ایک ماہ بعد وہ بھی بیس ﴿20﴾ روپے بطور سُود کماتا ہے، یہ بیس روپے کیسے حرام ہوجاتے ہیں؟ فرمایا ''اللہ نے تجارت کو حلال کیا اور سُود کو حرام کیا ہے'' ﴿2/275﴾۔

تجارت میں چونکہ اِنسان سرمائے کے ساتھ محنت بھی کرتا ہے اِس لیے وہ جو کچھ اصل زر سے زائد لے رہا ہوتا ہے وہ دراصل اپنی محنت کا معاوضہ ہوتا ہے نہ کہ سرمائے کا، اِس لیے یہ حلال ہے جبکہ سُود میں چونکہ محنت نہیں ہوتی لہٰذا اللہ نے اِسے حرام قرار دیا ہے۔ المختصر یہ کہ ہر وہ مال جو سرمائے کے بل بوتے پر اور محنت کے بغیر حاصل ہوجائے، حرام ہے جیسے سُودی قرضے دینا، زمین خرید کر مزارعوں کو کاشت کیلئے دے دینا اور پیداوار کا ایک حصّہ بلا محنت ہتھیا لینا، مکان کرایہ پر دینا، کسی دوسرے کے کاروبار میں روپیہ ﴿INVEST﴾ کر کے بلا محنت منافع میں حصّہ دار بن جانا، بینک میں روپیہ جمع کرا دینا اور بغیر محنت کے منافع لینا وغیرہ۔

قرآن کی اِن واضح ہدایات کی روشنی میں ایک مسلمان کبھی سوچ بھی نہیں سکتا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا صحابہ کرام رِضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین زمین کرایہ پر دے کر سُودی کاروبار کرتے ہوں گے لیکن سنن ابوداؤد میں لکھا ہے کہ:

حدیث: ''سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زمین کو کرائے پر دیا کرتے تھے یہاں تک کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ حضرت رافع بن خدیج انصاری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ پس حضرت عبداللہ ان سے ملے اور کہا کہ اے ابن خدیج ! آپ زمین کو کرائے پر دینے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کیا روایت کرتے ہیں ؟ پس حضرت رافع نے حضرت عبداللہ سے کہا کہ میں نے اپنے دونوں چچاؤں سے سنا جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے وہ گھر والوں سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ نے کہا خدا کی قسم مجھے بخوبی معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مبارک زمانہ میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی۔ پھر حضرت عبداللہ ڈرے کہ مبادا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس بارے میں کوئی ایسا حکم فرمایا ہو جو ان کے علم میں نہ ہو لہٰذا انہوں نے زمین کو کرائے پر دینا بند کر دیا۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 1 صفحہ نمبر 17﴾

حدیث: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زمین ہو تو خود کاشت کرے یا کاشتکاری کیلئے اپنے بھائی کے سپرد کر دے لیکن اسے تہائی چوتھائی بٹائی یا اناج مقرر کر کے کرائے پر نہ دے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 2 صفحہ نمبر 18﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 5 صفحہ نمبر 19﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 7 صفحہ نمبر 20﴾

حدیث: ''ابن ابی نعیم سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک زمین میں کھیتی کی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کے پاس سے گزرے جبکہ وہ اسے پانی دے رہے تھے، دریافت فرمایا کہ یہ کھیتی کس کی ہے اور زمین کس کی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ جوتنا بونا بیج اور محنت میری طرف سے، نصیب پیداوار پر اور نصف فلاں (مالک زمین) کا۔ فرمایا کہ تم دونوں نے سودی کاروبار کیا۔ زمین اس کے مالک کو دے دو اور اپنا خرچ لے لو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 8 صفحہ نمبر 20﴾

حدیث: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو بٹائی پر زمین دینا نہ چھوڑے وہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 12 صفحہ نمبر 22﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم خود کرائے پر زمین دیتے تھے۔

حدیث: ''نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خیبر والوں (یہودیوں) سے نصف حصے پر معاملہ طے فرمایا تھا جو بھی پھلوں اور زراعت کی صورت میں حاصل ہو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 14 صفحہ نمبر 22﴾

حدیث: ''نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو خیبر کے کھجوروں کے باغات اور ان کی زرعی زمین اس شرط پر دے دی کہ اس میں محنت کریں اور مالی اخراجات برداشت کریں اور اس کے نصف پھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے ہوں گے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 15 صفحہ نمبر 22﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 16 صفحہ نمبر 23﴾



باب نمبر۔92

پچھنے لگوانا

پچھنے لگانے والے کی کمائی پلید ہے۔

حدیث: ''موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، یحیٰی، ابراہیم بن عبداللہ بن ۔۔۔قارظ، سائب بن یزید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: پچھنے لگانے والے کی کمائی پلید ہے اور کتے کی قیمت پلید ہے اور زانیہ کی کمائی پلید ہے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 27 صفحہ نمبر 27﴾

اجازت مانگنے کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پچھنے لگانے کی مزدوری لینے سے منع فرمادیا۔

حدیث: ''ابن محیصہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پچھنے لگانے کی مزدوری لینے کی اجازت مانگتے رہے لیکن آپ نے انہیں اس سے منع فرمادیا، وہ برابر سوال کرتے اور اجازت مانگتے رہے یہاں تک کہ آپ نے انہیں حکم دیا کہ اپنے اونٹوں کو چارہ کھلا دینا اور اپنے غلام کو۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 28 صفحہ نمبر 28﴾

خود حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پچھنے لگانے کی مزدوری عنایت فرمائی۔

حدیث: ”عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اس کی مزدوری عنایت فرمائی اگر آپ اسے پلید جانتے تو اسے عطا نہ فرماتے۔“

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 29 صفحہ نمبر 28﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 30 صفحہ نمبر 28﴾



باب نمبر۔93

ہبہ

ہبہ واپس لینے والا قے کھانے والے کی طرح ہے۔ کتے جیسا ہے۔

حدیث: ''مسلم بن ابراہیم، ابان، ہمام اور شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیّب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا قے کر کے کھانے والے کی طرح ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 142 صفحہ نمبر 61﴾

حدیث: ''طاؤس نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: حلال نہیں ہے کسی شخص کیلئے کہ وہ دوسرے کو عطیہ دے یا کوئی چیز ہبہ کرے پھر اسے واپس لوٹائے ماسوائے باپ کے جو اپنے بیٹے کو دے۔ اور مثال اس شخص کی جو عطیہ دے کر واپس لے کتے جیسی ہے جو کھاتا رہتا ہے، جب شکم سیر ہو جائے تو قے کر دیتا ہے پھر اپنی قے کو کھا لیتا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 143 صفحہ نمبر 61﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 144 صفحہ نمبر 61﴾



باب نمبر۔94

بجو، گدھا، ٹڈی حلال

بجو حلال ہے۔

حدیث: ''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بجو کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ وہ شکار ہے لیکن محرم اگر اس کا شکار کرے تو اس پر ایک دنبہ لازم آتا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 401 صفحہ نمبر 148﴾

گدھا حلال ہے۔

حدیث: ''عبید بن ابوالحسن نے عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ حضرت غالب بن ابحر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم قحط میں مبتلا ہو گئے اور میرے پاس کچھ مال نہ تھا کہ اپنے گھر والوں کو کھلاتا مگر چند گدھے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پالتو گدھوں کا گوشت حرام فرما چکے تھے۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہم قحط میں مبتلا ہو گئے ہیں اور میرے پاس مال نہیں کہ اپنے گھر والوں کو کھلاؤں ماسوائے چند موٹے تازے گدھوں کے اور گھریلو گدھوں کا گوشت آپ حرام فرما چکے ہیں، فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو اپنے موٹے گدھوں کا گوشت کھلاؤ کیونکہ میں نے تو انہیں بستیوں کی گندگی کے باعث حرام قرار دیا تھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 409 صفحہ نمبر 150﴾

ٹڈی حلال ہے۔

حدیث: ''ابویعفور کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ٹڈی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں چھ یا سات غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ رہا تو آپ کے ساتھ ہم اسے کھایا کرتے تھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 415 صفحہ نمبر 152﴾



باب نمبر۔95

برے نام سے مت پکارو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (49/11)

ترجمہ: ''اور باہم برے القاب سے نہ چڑاؤ (نام نہ بگاڑو) ایمان کے بعد گناہ (کا نام) برا نام ہے، اور جو باز نہ آیا تو یہی لوگ ظالم ہیں۔''

﴿سورۃ الحجرات 49 آیت 11﴾

مکھی مکھی

اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ کسی کو برے نام سے پکارنا گناہ اور ظلم ہے لیکن درج ذیل حدیث میں یہی برا کام حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب کیا جارہا ہے:

حدیث: ''عاصم بن کلیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میرے سر کے بال لمبے تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا: مکھی، مکھی۔ پس میں واپس لوٹ آیا اور بال چھوٹے کر لئے، پھر میں اگلے روز حاضر بارگاہ ہوا، فرمایا کہ میں نے تمہیں برا نہیں کہا لیکن یہ زیادہ خوبصورت ہیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الترجل حدیث نمبر 788 صفحہ نمبر 269﴾

جامعین ومحدثین کے کلمات بھی ذرا ملاحظہ کریں نام معلوم ہونے کے باوجود فرما رہے ہیں کہ ایک کانے آدمی سے روایت ہے کہ۔۔۔:

ایک کانے آدمی سے روایت ہے......

حدیث: ''عبداللہ بن عثمان ثقفی نے ثقیف کے ایک کانے آدمی سے روایت کی جس کو اس کی خوبیوں کے باعث معروف کیا جاتا، ممکن ہے اس کا نام زہیر بن عثمان ہو جب کہ مجھے (عبداللہ بن عثمان) اچھی طرح اس کا نام معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔۔۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 349 صفحہ نمبر 131﴾

برکت نام نہ رکھو۔ وجہ؟۔ یہاں برکت ہے؟ جواب نہیں۔

حدیث: ''ابوسفیان نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اگر میں بہ حیات رہا تو ان شاء اللہ تعالیٰ اپنی امت کو نافع، افلح اور برکت نام رکھنے سے منع کر دوں گا۔ اعمش کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ ابوسفیان نے نافع کا ذکر بھی کیا تھا یا نہیں کیونکہ ایک آدمی جب کہے کہ کیا یہاں برکت ہے؟ تو لوگ کہتے ہیں کہ نہیں ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1525 صفحہ نمبر 553﴾

ابوعیسیٰ کنیت نہ رکھو۔ (حکم عدولی)

حدیث: ''زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک صاحبزادے کو ابوعیسیٰ کنیت رکھنے پر پیٹا اور حضرت مغیرہ بن شعبہ نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی ہوئی تھی تو

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ کیلئے ابوعبداللہ کنیت رکھ لینا کافی نہیں، انہوں نے کہا کہ میری یہ کنیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رکھی تھی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے تو اگلی پچھلی لغزشیں معاف فرما دی گئیں تھیں اور ہم جنجال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ پس وہ وفات تک ابوعبداللہ کنیت ہی سے پکارے گئے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1528 صفحہ نمبر 554﴾

میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو۔

حدیث: ''محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1530 صفحہ نمبر 555﴾

جو میرے نام پر نام رکھے وہ میری کنیت پر کنیت نہ رکھے اور جو میری کنیت پر کنیت رکھے وہ میرے نام پر نام نہ رکھے۔

حدیث: ''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو میرے نام پر نام رکھے وہ میری کنیت پر کنیت نہ رکھے اور جو میری کنیت پر کنیت رکھے وہ میرے نام پر نام نہ رکھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1531 صفحہ نمبر 555﴾

میرے نام پر نام اور کنیت پر کنیت رکھ لو۔

حدیث: ''محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اگر آپ کے بعد میرے گھر کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں اس کا نام آپ کے نام پر اور اس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھ لوں؟ فرمایا ہاں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1532 صفحہ نمبر 556﴾

نام پر نام اور کنیت پر کنیت رکھنے سے کس نے منع کیا ہے؟

حدیث: ''صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام میں نے محمد رکھا ہے اور اس کی کنیت ابوالقاسم رکھی ہے چنانچہ مجھے بتایا گیا کہ آپ اسے ناپسند فرماتے ہیں، فرمایا کہ کس چیز نے میرے نام کو حلال کیا اور میری کنیت کو حرام کیا یا کس چیز نے میری کنیت کو حرام کیا اور میرے نام کو حلال کیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1533 صفحہ نمبر 556﴾



باب نمبر۔96

باعزت لوگوں کی لغزشوں سے درگذر کیا کرو۔

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن: اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيُ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (24/2)

ترجمہ: ’’زِنا کار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھاؤ، اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر اِیمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت‘‘۔﴿سورۃ نور 24 آیت 2﴾

انسان کا جذبات کے ہاتھوں مغلوب ہو جانا فطری سی بات ہے اس کیفیت میں انسان اکثر غلط نتیجے پر پہنچتا ہے۔ بعض لوگ ٹی وی ڈرامہ یا فلم دیکھنے کے دوران رونے لگ جاتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ حقیقت نہیں بلکہ اداکاری ہے اسی لئے جب اللہ نے زانی مرد و عورت کیلئے کوڑوں کی سزا مقرر فرمائی تو اللہ کو پتا تھا کہ خصوصاً عورت کو سزا دینے کے دوران انسان اپنے فطری جذبات کے تحت مغلوب ہو سکتا ہے لہٰذا ساتھ ہی فرما دیا۔ **وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللَّه**۔ ’’اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھانا۔‘‘ لہٰذا عدل کا تقاضا ہے کہ جو بھی جرم کرے اسے اس کی سزا ضرور ملنی چاہیے خواہ وہ عزت دار ہو یا عام آدمی لیکن درج ذیل احادیث پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ انہیں صاحب اقتدار اور معاشرے کے صاحب حیثیت لوگوں نے آڈر پر وضع کروایا ہے:

حدیث: ''جعفر بن مسافر اور محمد بن سلیمان انباری ابن ابی فدیک، عبدالملک بن زید، جعفر بن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل، محمد بن ابوبکر، عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: باعزت لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کیا کرو ماسوائے حدود کے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 970 صفحہ نمبر 342﴾

آپس میں حدود کو بھی معاف کر دیا کرو۔

حدیث: ''عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: آپس میں حدود کو بھی معاف کر دیا کرو اور جو مجھ تک پہنچ جائے گی تو اس کا جاری کرنا واجب ہو جائے گا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 971 صفحہ نمبر 343﴾

زنا معاف۔

حدیث: ''علقمہ بن وائل نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مقدس زمانے میں ایک عورت نماز کے ارادے سے نکلی، اسے ایک آدمی ملا جس نے وہ دبوچ لی اور اس سے اپنی خواہش پوری کی، عورت چلائی تو وہ دوڑ گیا۔ عورت کے پاس ایک آدمی گزرا تو اس نے کہا فلاں شخص نے میرے ساتھ بدفعلی کی ہے، پھر مہاجرین کی ایک جماعت گزرنے لگی تو عورت نے کہا کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ برا فعل کیا ہے۔ وہ گئے اور اس آدمی کو

پکڑ لائے جس کے متعلق گمان تھا کہ اسی نے عورت کے ساتھ یہ حرکت کی ہے۔ پھر عورت کو اس کے سامنے کیا تو اس نے کہا ہاں یہی ہے۔ پس وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں لے گئے، جب آپ حکم فرمانے لگے تو حرکت کرنے والا شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! قصوروار صرف میں ہوں۔ آپ نے عورت سے فرمایا: تم چلی جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف فرمادیا اور اس آدمی کی بھی تحسین فرمائی۔ لوگوں نے حرکت کرنے والے شخص کے متعلق گزارش کی کہ اس کو رجم کرنے کا حکم فرمایئے، فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر سارے اہل مدینہ ایسی توبہ کریں تو قبول ہو جائے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 974 صفحہ نمبر 343﴾



باب نمبر۔ 97

افضل کون

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: لَانُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍمِّنۡ رُّسُلِهٖ قف (2/285)

ترجمہ: ''ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے۔'' ﴿سورۃ البقرہ سورۃ نمبر 2 آیت نمبر 285﴾

قرآن: لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ ز (2/136)

ترجمہ: ''ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے۔'' ﴿سورۃ البقرہ سورۃ نمبر 2 آیت نمبر 136﴾

قرآن: لَانُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ ز (3/83)

ترجمہ: ''ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے۔'' ﴿سورۃ آل عمران سورۃ نمبر 3 آیت نمبر 83﴾

قرآن: وَ لَقَدۡ فَضَّلۡنَا بَعۡضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعۡضٍ وَّاٰتَيۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا (17/55)

ترجمہ: ''اور تحقیق ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی اور ہم نے داؤد کو زبور دی۔'' ﴿سورۃ بنی اسرائیل سورۃ نمبر 17 آیت نمبر 55﴾

اللہ تعالیٰ نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی جس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے لیکن ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ہم ان کے درمیان فرق نہ کریں:

موسیٰ علیہ السلام افضل ہیں مجھ سے۔

حدیث: ''ابن شہاب نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن اعرج سے

روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہودیوں میں سے ایک آدمی نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چن لیا تھا۔ پس ایک مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا، یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں گیا اور آپ کو یہ بات بتائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب لوگ بے ہوش ہونگے تو میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک کونہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں ہیں اور مجھ سے پہلے ہوش میں آئیں گے یا ان میں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ مستثنیٰ رکھے گا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1244 صفحہ نمبر 455﴾

میں یونس علیہ السلام بن متی سے بہتر نہیں ہوں۔

حدیث: ''ابوالعالیہ نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کسی بندے کیلئے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں حضرت یونس بن متی سے بہتر ہوں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1246 صفحہ نمبر 456﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1247 صفحہ نمبر 456﴾

حضرت ابراہیم علیہ السلام ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔

حدیث: ''زیاد بن ایوب، عبداللہ بن ادریس، مختار بن فلفل سے روایت ہے

کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہا: اے ساری مخلوق سے بہتر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ایسے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1248 صفحہ نمبر 456﴾



باب نمبر۔98

جو گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کر لے۔

فرمان خداوندی ہے:

قرآن: اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ط ذٰلِکَ لَھُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْھِمْ ج فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (5/33-34)

ترجمہ: ''یہی سزا ہے(ان کی) جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور سعی کرتے ہیں ملک میں فساد بپا کرنے کی کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے جائیں مخالف جانب سے یا ملک بدر کر دیئے جائیں، یہ ان کیلئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کیلئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے اس سے پہلے توبہ کر لی کہ تم قابو پاؤ ان پر، تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' ﴿سورۃ المائدہ 5 آیت 33 تا 34﴾

مندرجہ بالا آیت کریمہ میں فرمایا جارہا ہے کہ جو گرفتاری سے پہلے توبہ کر لیں وہ سزا سے بچ جائیں گے لیکن درج ذیل حدیث میں قبل از گرفتاری توبہ کرنے والے کیلئے بھی سزا سنائی جارہی ہے:

حدیث: ''عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: (اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ط) جو لوگ لڑتے ہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں قتل کر دیا جائے یا سولی دی جائے اور ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیئے جائیں یا جلاوطن کر دیا جائے (5/33) یہ آیت مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی لہٰذا جو ان میں سے توبہ کر لے گرفتار ہونے سے پہلے تو اس سے حد کا قائم ہونا ساقط نہیں ہوگا بلکہ اس پر حد قائم ہوگی۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 967 صفحہ نمبر 341﴾



باب نمبر۔99

لوٹ مار کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ مال اُچک لینے پر بھی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

قرآن: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ
(5/38)

ترجمہ: ''چور مرد اور چور عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو، یہ سزا ہے اس کی جو انہوں نے کیا، عبرت ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔'' ﴿سورۃ المائدہ 5 آیت 38﴾

جبکہ احادیث میں اس کے برعکس فرمایا جارہا ہے ملاحظہ کیجئے:

حدیث: ''ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: لوٹ مار کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور جس نے علی الاعلان لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اور اسی اسناد کے ساتھ کہا کہ خیانت کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 986 صفحہ نمبر 349﴾

حدیث: ''مال اچک لینے پر بھی ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 987 صفحہ نمبر 349﴾



باب نمبر۔100

جبریل دین سکھانے آئے۔

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1270 صفحہ نمبر 464﴾



باب نمبر۔101

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان کہ میرا باپ جہنم میں ہے

حدیث: ''ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! میرا باپ کہاں ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ جہنم میں ہے۔ جب وہ لوٹا تو فرمایا کہ میرا باپ اور تمہارا باپ جہنم میں ہیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1291 صفحہ نمبر 475﴾



باب نمبر۔102

ہر پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ☆ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (2/81-82)

ترجمہ: ’’کیوں نہیں! جس نے کمائی کوئی برائی اور اس کو اس کی خطاؤں نے گھیر لیا پس یہی لوگ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے یہی لوگ جنت والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔‘‘ ﴿سورۃ البقرہ 2 آیت 81 تا 82﴾

قرآن میں کہیں نہیں کہ کسی ایک نیکی پر جنت مل جائے اور کسی ایک برائی پر دوزخ مل جائے بلکہ ہر انسان کے مجموعی اعمال پر فیصلہ ہوگا اگر نیکیاں زیادہ ہیں تو جنت اور برائیاں زیادہ ہیں تو دوزخ لیکن درج ذیل حدیث میں اللہ کو کسی دنیاوی بادشاہ کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے:

حدیث: ’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ دونوں دنوں میں ہر اس بندے

کے گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، سوائے اس کے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ عداوت ہو، ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ دونوں کو دیکھتے رہو یہاں تک کہ آپس میں مل جائیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1485 صفحہ نمبر 541﴾



باب نمبر۔103

جو اپنے ہاتھوں اور پیروں پر مہندی لگائے وہ عورتوں کی مشابہت اختیار کرتا ہے لہٰذا اسے اپنی بستی سے نکال دو۔

خواجہ سرا، آدھا مرد اور آدھی عورت ہوتی ہے، اگر جنس مخالف کی مشابہت اختیار کرنا جرم ہے تو خواجہ سرا کیلئے مرد کی مشابہت بھی ایک جرم قرار پائے گی۔ درج ذیل حدیث میں عجیب وغریب موقف اپنایا گیا ہے کہ چونکہ اس نے عورتوں کی مشابہت اختیار کی ہے لہٰذا اسے بستی سے ہی نکال دیا جائے، اس پر مستزاد یہ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اسے اس جرم پر قتل کرنے کے در پے ہیں سبحان اللہ:

حدیث: ''ابو ہاشم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں ایک مخنث کو پیش کیا گیا جس نے اپنے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کا کیا حال ہے؟ عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! یہ عورتوں سے مشابہت پیدا کرتا ہے۔ آپ نے حکم فرمایا تو اسے نقیع کی طرف شہر بدر کر دیا گیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ فرمایا کہ مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1494 صفحہ نمبر 544﴾



باب نمبر۔104

مرغ فرشتے کو دیکھتا ہے اور گدھا شیطان کو دیکھتا ہے۔

حدیث: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ لو شیطان سے کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔''

﴿سنن ابوداوَد جلد سوم ابواب النوم حدیث نمبر 1663 صفحہ نمبر 602﴾



باب نمبر۔105

جس نے بیری کے درخت کو کاٹا، اللہ اسے سر کے بل جہنم میں ڈالے گا۔

حدیث: ''سعید بن محمد بن جبیر بن مطعم نے حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے بیری کے درخت کو کاٹا تو اللہ تعالیٰ اسے سر کے بل جہنم میں ڈالے گا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1798 صفحہ نمبر 646﴾

بیری کاٹنے والے پر لعنت یا کوئی مضائقہ نہیں؟

حدیث: ''حسین بن ابراہیم کا بیان ہے کہ میں نے ہشام بن عروہ سے بیری کاٹنے کے متعلق پوچھا جب کہ وہ عروہ کے مکان سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، فرمایا کہ ان دروازوں اور چوکھٹوں کو دیکھتے ہو؟ یہ حضرت عروہ کی بیریوں کے ہیں جنہیں وہ اپنی زمین سے کاٹتے تھے اور فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حمید نے یہ بھی کہا کہ فرمایا: اے عراقی! تم یہی بدعت میرے پاس لے آئے ہو؟ میں نے عرض کی کہ بدعت تو آپ کی جانب سے نکلی ہے کیونکہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا کہ جو بیری کو کاٹے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1800 صفحہ نمبر 646﴾

مدینہ منورہ کے درخت کاٹنے والوں کا سامان چھین لو۔

حدیث: ''صالح مولیٰ توامہ نے مولیٰ سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ کے غلاموں میں سے ایک غلام کو مدینہ منورہ کے درخت کاٹتے ہوئے پایا تو اس کا سامان چھین لیا اور اس کے مالکوں سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مدینہ منورہ کے درخت کاٹنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور فرمایا کہ جو اس کا درخت کاٹے تو پکڑنے والا اس کا سامان چھین لے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 270 صفحہ نمبر 107﴾



باب نمبر۔106

جو شخص سانپ سے ڈر کر اسے زندہ چھوڑ دے، وہ ہم میں سے نہیں۔

حدیث: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہم نے سانپوں سے صلح نہیں کی جب سے ان کے ساتھ لڑائی کی ہے لہٰذا جو ڈرتے ہوئے انہیں چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1807 صفحہ نمبر 649﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1808 صفحہ نمبر 649﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1809 صفحہ نمبر 649﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

حدیث: ''سالم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: سانپوں کو مار دیا کرو خاص طور پر دو لکیروں والے اور دم بریدہ کو کیونکہ یہ دونوں نظر کو زائل کرتے اور حمل گرا دیتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ جس سانپ کو بھی دیکھتے اسے مار ڈالتے۔ حضرت ابولبابہ یا حضرت زید بن خطاب نے انہیں ایک سانپ پر حملہ کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے منع

فرمایا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1811 صفحہ نمبر 649﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1812 صفحہ نمبر 650﴾

گھر میں سانپ دیکھو تو تین دفعہ اسے نکلنے کیلئے کہو، نہ نکلے تو مار دو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

حدیث: ''محمد بن یحیٰی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ اور ان کے ایک ساتھی حضرت ابوسعید کی عیادت کیلئے گئے ہم ان کے پاس سے نکلے تو ہمیں اپنا ایک اور ساتھی ملا جو ان کے پاس جانا چاہتا تھا۔ ہم آگے بڑھے اور مسجد میں جا بیٹھے۔ وہ آئے اور ہمیں بتایا کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ان میں جن بھی ہوتے ہیں لہٰذا جو تم میں سے گھر میں سانپ دیکھے تو تین دفعہ اس سے نکلنے کیلئے کہنا چاہیے اگر پھر بھی نہ نکلے تو اسے مار ڈالنا کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1815 صفحہ نمبر 650﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1816 صفحہ نمبر 650﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1817 صفحہ نمبر 651﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1818 صفحہ نمبر 651﴾

ہر قسم کے سانپوں کو مار دیا کرو سوائے سفید سانپ کے۔

حدیث: ''ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہر قسم کے سانپوں کو مار دیا کرو سوائے اس سفید سانپ کے جو

چاندی کی چھڑی جیسا ہوتا ہے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1820 صفحہ نمبر 652﴾

آج اگر کوئی مسلمان سانپوں کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیث کے مطابق عمل کرنا چاہے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ کیونکہ درج بالا احادیث سے تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ:

۱۔ تمام قسم کے سانپوں کو ماردو۔﴿حدیث نمبر 1807 تا 1809﴾

۲۔ گھریلو سانپوں کو نہ مارو،﴿حدیث نمبر 1811 تا 1812﴾

۳۔ گھریلو سانپوں میں جن اور شیطان ہوتے ہیں، جن سانپوں کو چھوڑ دو اور شیطان سانپوں کو ماردو، طریقہ اس کا یہ ہے کہ جو گھر میں سانپ دیکھے تو تین دفعہ اس سے نکلنے کیلئے کہے اگر پھر بھی نہ نکلے تو اسے مار ڈالنا کیونکہ وہ شیطان ہے۔﴿حدیث نمبر 1815 تا 1818﴾



باب نمبر۔107

گرگٹ کو مار دو، یہ چھوٹا فاسق ہے۔

قرآن سے ثابت ہے کہ ایک مجرم کی سزا کسی دوسرے بے گناہ کو نہیں دی جاسکتی کیونکہ یہ ظلم ہے۔قرآن میں ہے :

قرآن: قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ (12/79)

ترجمہ: ”یوسف علیہ السلام نے کہا کہ ہم نے جس کے پاس اپنی چیز پائی ہے اس کے سوا دوسرے کی گرفتاری کرنے سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، ایسا کرنے سے تو ہم یقیناً ظلم کرنے والے ہوجائیں گے۔“ ﴿سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 79﴾

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے فرمایا گیا :

قرآن: وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (5/42)

ترجمہ: ”اور اگر آپ فیصلہ کریں تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کریں، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔“
﴿سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 42﴾

سورۃ الشوریٰ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبان مبارک سے کہلوایا گیا :

قرآن: وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ(42/15)

ترجمہ: ”اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔“
﴿سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 15﴾

ہمارا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے زیادہ انصاف کرنے والا نہ آپ سے پہلے

کبھی آیا اور نہ قیامت تک کبھی آئے گا لیکن سنن ابوداوٗد کی درج ذیل احادیث میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر عدل نہ کرنے کا الزام لگایا جا رہا ہے۔ ملاحظہ کیجیے :

حدیث: ''عامر بن سعد کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا ہے اور اس کا نام چھوٹا فاسق رکھا ہے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1821 صفحہ نمبر 652﴾

گرگٹ کو مارنے پر نیکیاں۔

حدیث: ''سہیل کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو گرگٹ کو ایک ہی چوٹ میں مار دے اس کیلئے اتنی نیکیاں ہیں اور جو دو ضربوں میں ختم کر دے اس کیلئے اتنی نیکیاں ہیں یعنی پہلی دفعہ سے کم اور جو اسے تین ضربوں میں مارے تو اس کیلئے دو ضربوں والے سے کم نیکیاں ہیں۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1822 صفحہ نمبر 652﴾

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1823 صفحہ نمبر 653﴾

گرگٹ کا قصور صحیح بخاری میں بیان کیا گیا ہے :

''حضرت امّ شریک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا ہے اور فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں پھونکیں مارتا تھا۔''

(صحیح بخاری جلد دوم کتاب الانبیاء حدیث نمبر 585 صفحہ نمبر 278)

اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ گرگٹ واقعی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں

پھونکیں مارتا تھا تو کیا انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ دنیا کے تمام گرگٹوں کو مار دیا جائے۔ ابو جہل، ابولہب اور دیگر مخالفینِ اسلام، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تکلیفیں پہنچانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے، یہ لوگ انسان تھے، مذکورہ بالا حدیث میں بیان کیے گئے فارمولے کے تحت کیا دنیا کے تمام انسانوں کو قتل کر دینا چاہیے؟ کیا یہی انصاف ہوگا؟



باب نمبر۔108

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کنکریاں مارنے سے منع فرمایا کہ ان سے نہ شکار ہوتا ہے نہ دشمن مرتا ہے۔

حدیث: ''حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کنکریاں مارنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ ان سے شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن مرتا ہے بلکہ یہ آنکھ کو پھوڑتی اور دانت کو توڑتی ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1829 صفحہ نمبر 654﴾



باب نمبر۔109

منگل۔خونی دن

حدیث: ''موسیٰ بن اسمٰعیل، ابوبکرہ، بکار بن عبدالعزیز، ان کی پھوپھی جان کیسہ بنت ابوبکرہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد اپنے گھر والوں کو منگل کے روز پچھنے لگوانے سے منع فرمایا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے کہ منگل کا روز خون کا روز ہے جس میں ایک ایسی ساعت ہے جس کے اندر خون بند نہیں ہوتا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الطب حدیث نمبر 465 صفحہ نمبر 168﴾

اگر دنیا بھر کے ہسپتالوں کا دورہ کیا جائے تو ہزاروں کی تعداد میں ایسے مریض مل جائیں گے جنہیں منگل کے روز چوٹیں لگی ہوں گی لیکن ان کا خون بند ہو چکا ہوگا، لہٰذا ایسی من گھڑت باتوں کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب کرنا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان میں گستاخی ہے۔



باب نمبر۔110

عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔

حدیث: ''سعید بن ابوسعید کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:
کسی مسلمان عورت کیلئے ایک رات کا سفر کرنا بھی جائز نہیں مگر جبکہ اس کے ساتھ کوئی مرد اس کا محرم ہو۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب المناسک حدیث نمبر 1710 صفحہ نمبر 632﴾

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب المناسک حدیث نمبر 1711 صفحہ نمبر 632﴾

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب المناسک حدیث نمبر 1713 صفحہ نمبر 633﴾

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب المناسک حدیث نمبر 1714 صفحہ نمبر 633﴾



باب نمبر۔111

گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے۔

سائنس نے زمین، سورج، چاند، ستاروں کا پورا سائیکل بیان کر دیا ہے جس کی تفصیل سائنس کا ادنیٰ طالبعلم بھی جانتا ہے جس سے پتا چل جاتا ہے کہ موسموں کی تبدیلیاں کیوں اور کیسے ہوتی ہیں، دن چھوٹے بڑے کیوں ہو جاتے ہیں وغیرہ لیکن توہم پرستی کی حد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ایسے الفاظ منسوب کر کے دین کی کون سی خدمت سرانجام دی جارہی ہے؟

حدیث: ''زید بن وہب نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ مؤذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ ٹھنڈک ہونے دو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا ٹھنڈک ہونے دو یا تین مرتبہ ایسا فرمایا یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا۔ پھر فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے جب سخت گرمی ہو تو نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 400 صفحہ نمبر 197﴾

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 401 صفحہ نمبر 198﴾



باب نمبر۔112
سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ اور غروب بھی۔

حدیث: ''ابوامامہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عنبسہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! رات کے کون سے حصے میں زیادہ سنی جاتی ہے؟ فرمایا کہ رات کے آخری حصے میں جتنی چاہو نماز پڑھو کیونکہ وہ پیش کی جاتی ہے اور لکھی جاتی ہے یہاں تک کہ صبح ہو جائے پھر جب سورج طلوع ہو کر ایک یا دو نیزوں کے برابر بلند ہو جائے اس وقت تک نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور آفتاب پرست اس کی پوجا کرتے ہیں پھر جتنی چاہو نماز پڑھو وہ پیش کی جاتی ہے اور لکھی جاتی ہے یہاں تک کہ نیزے کا سایہ اس کے برابر رہ جائے اس وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ جہنم بھڑکائی جاتی ہے اور اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جب سورج ڈھل جائے تو جتنی چاہو نماز پڑھو کیونکہ وہ پیش کی جاتی ہے یہاں تک کہ تم نماز عصر پڑھو پھر غروب آفتاب تک نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور کفار اس کی پوجا کرتے ہیں اور کافی طویل حدیث بیان کرتے ہوئے عباس بن سالم نے کہا کہ ابوسلام نے ابوامامہ کے واسطے سے اسی طرح حدیث بیان کی مگر غیر ارادی طور پر مجھ سے اگر غلطی ہوئی تو میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں اور

اس کی جانب رجوع کرتا ہوں۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1263 صفحہ نمبر 476﴾

سورج، شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہوتا ہے۔

حدیث: ''علاء بن عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ ہم نماز ظہر کے بعد حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ نماز عصر پڑھنے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے جلدی نماز پڑھنے کا ذکر کیا یا اس بات کا ذکر کیا فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ منافقوں کی نماز ہے کہ تم میں سے کوئی بیٹھا رہے یہاں تک کہ سورج زرد ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہوتا ہے یا دونوں سینگوں پر ہوتا ہے اس وقت کھڑا ہو کر چار ٹکڑے مارے اور نہیں وہ خدا کو یاد کرتا مگر تھوڑا بہت۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 412 صفحہ نمبر 200﴾



باب نمبر۔113

مدینہ منورہ میں درندے

مدینہ منورہ میں بہت درندے ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ مدینہ منورہ میں کسی دور میں بھی درندوں کا پایا جانا ثابت نہیں لیکن درج ذیل حدیث میں اس کا بھی انکشاف کیا جا رہا ہے:

حدیث: ''عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! مدینہ منورہ میں کیڑے مکوڑے اور درندے بہت ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کی آواز سنتے ہو تو ضرور آیا کرو۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 550 صفحہ نمبر 247﴾



باب نمبر۔114

واجب القتل پانچ جانور۔۔۔لیکن کون سے؟

محرم پانچ جانوروں کو مار سکتا ہے، بچھو، کوا، چوہا، چیل، کاٹنے والا کتا۔

حدیث: ''سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا گیا کہ محرم کن جانوروں کو مار سکتا ہے فرمایا کہ پانچ جانوروں کو مار دینے میں کوئی مضائقہ نہیں خواہ انہیں کوئی حل میں قتل کرے یا حرم میں بچھو، کوا، چوہا، چیل، اور کاٹنے والے کتے کو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 82 صفحہ نمبر 45﴾

محرم پانچ جانوروں کو مار سکتا ہے۔ سانپ بچھو کوا چوہا چیل کاٹنے والا کتا۔

حدیث: ''ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانوروں کو حرم میں قتل کر دینا بھی جائز ہے: سانپ، بچھو، کوا، چوہا اور کاٹنے والے کتے کو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 83 صفحہ نمبر 45﴾

محرم چھ جانوروں کو مار سکتا ہے۔سانپ۔بچھو۔کوا۔چوہا۔ کاٹنے والا کتا۔حملہ کرنے والا جانور۔

حدیث: ''عبدالرحمٰن بن ابونعیم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا گیا محرم کن جانوروں کو مار سکتا ہے؟ فرمایا کہ سانپ، بچھو، چوہا، کوے کو بھگا دے اسے قتل نہ کرے، کاٹنے والا کتا، چیل، اور حملہ کرنے والے ہر درندے کو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 84 صفحہ نمبر 45﴾



باب نمبر۔115

چوہا بل سے دینار لاتا رہا

حدیث: ''ضیاعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم کا بیان ہے کہ حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ایک ضرورت کے تحت نقیع خجبہ نامی بستی کی طرف گئے تو ایک چوہا بل سے ایک دینار نکال کر لایا۔ پھر وہ برابر ایک ایک دینار لاتا ہی رہا۔ یہاں تک کہ سترہ دینار ہو گئے۔ پھر وہ سرخ تھیلی نکال لایا جس میں ایک دینار تھا، یوں اٹھارہ دینار ہو گئے۔ یہ انہیں لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور آپ کو بتا کر عرض گزار ہوئے ان کی زکوٰۃ لے لیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کیا تم سوراخ کی طرف ارادے سے گئے تھے؟ عرض کی نہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں ان میں برکت دے (یعنی) انہیں اپنے خرچ میں لانا تمہارے لئے جائز ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج حدیث نمبر 1312 صفحہ نمبر 509﴾

اگر چوہے کے دینار لانے کا واقعہ سچ بھی مان لیا جائے تو اس پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ردعمل جو اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے اسے سچ ماننے سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان میں گستاخی کا پہلو نکلتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم صحابی کو حکم دیتے کہ مدینہ منورہ میں اعلان کراؤ کہ یہ تھیلی اور اٹھارہ دینار جس کے ہیں وہ آ کر مجھ سے لے لے۔



باب نمبر۔116

بلی

بلی کا جھوٹا ناپاک نہیں۔

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 75 صفحہ نمبر 85﴾

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 76 صفحہ نمبر 85﴾



باب نمبر۔117

بیوی بدزبان ہے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا:

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (21/107)

''اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

اللہ فرماتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمام جہانوں کیلئے رحمت ہیں جبکہ درج ذیل حدیث میں آپ سے یہ منسوب کیا جارہا ہے کہ آپ ذرا ذرا سی بات پر طلاق دینے کے مشورے پر اتر آتے تھے۔(العیاذ باللہ)

حدیث: ''حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں بنی منفق کا وفد بنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جانب روانہ ہوا۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچ کر میں نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میری بیوی بدزبان ہے، فرمایا کہ اسے طلاق دے دو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہم نے ایک عرصہ اکٹھے گزارا ہے اور اس سے بچے بھی ہیں فرمایا تو اسے نصیحت کرو، اگر اس میں بھلائی ہوگی تو سمجھ جائے گی۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 142 صفحہ نمبر 104﴾



صحابہ کرامؓ کا حدیث پر اختلاف

''ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ مروان بن حکم نے ان سے کہا کہ کیا اس کیلئے مسجد تک جانا کافی نہیں ہے کہ دائیں کروٹ پر لیٹے؟ عبیداللہ نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ جب یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی جان پر بوجھ ڈالا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ کیا آپ ان کی بات کا انکار کرتے ہیں؟ کہا ایسا نہیں ہے بلکہ انہوں نے جرأت کی اور ہم ڈرے۔ جب یہ بات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے کہا کہ اس میں میرا کیا گناہ ہے جبکہ میں نے یاد رکھا اور دوسرے حضرات بھول گئے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1247 صفحہ نمبر 471﴾



باب نمبر۔118

ٹڈی دریائی شکار ہے۔

حدیث: ''ابورافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ٹڈی دریائی شکار سے ہے۔''

﴾سنن ابوداوٗد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 89 صفحہ نمبر 47﴿



باب نمبر۔119

سجدہ تعظیمی

قرآنی تعلیم کے مطابق مرد اور عورت دونوں برابر ہیں، قرآن نے بہت سے مقامات پر اس بات کو بڑے زوردار طریقے سے بیان کیا ہے جیسے:

قرآن: **یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ (49/13)**

ترجمہ: ''اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔'' ﴿سورۃ الحجرات سورۃ نمبر 49 آیت نمبر 13﴾

قرآن: **وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ ﴿17/70﴾**

ترجمہ: اور تحقیق ہم نے اولادِ آدم کو عزت بخشی...... ﴿سورۃ بنی اسرائیل سورۃ نمبر 17 آیت نمبر 70﴾

قرآن: **وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا ﴿4/124﴾ ﴿16/97,33/73,40/40,57/12﴾ ﴿3/195﴾**

ترجمہ: ''اور جو اچھے کام کرے گا، مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر تل برابر ظلم نہ ہوگا۔''

قرآن: **وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُقِیْمُوْنَ**

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿9/71﴾

ترجمہ: ''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں وہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ و رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم فرماتا ہے، بے شک اللہ عزیز اور حکمت والا ہے۔'' ﴿سورۃ التوبہ سورۃ نمبر 9 آیت نمبر 71﴾

قرآن: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط ﴿24/30﴾

ترجمہ: ''آپ ا فرمادیں مومن مردوں کو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں......'' ﴿سورۃ النور سورۃ نمبر 24 آیت نمبر 30﴾

قرآن: وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ﴿24/31﴾

ترجمہ: ''آپ ا فرمادیں مومن عورتوں کو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں......'' ﴿سورۃ النور سورۃ نمبر 24 آیت نمبر 31﴾

قرآن: اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص ﴿24/2﴾

ترجمہ: ''بدکار مرد اور بدکار عورت دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔'' ﴿سورۃ النور سورۃ نمبر 24 آیت نمبر 2﴾

قرآن: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا کَسَبَا ﴿5/38﴾

ترجمہ: ''چور مرد اور چور عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو، یہ سزا ہے اس کی جو انہوں نے کیا۔'' ﴿سورۃ المائدہ سورۃ نمبر 5 آیت نمبر 38﴾

قرآن: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ کَرْهًا ط ﴿4/19﴾

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تمہارے لئے حلال نہیں کہ تم عورتوں کے زبردستی مالک بن جاؤ۔'' ﴿سورۃ النساء سورۃ نمبر 4 آیت نمبر 19﴾

قرآن: فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ ﴿4/3﴾

ترجمہ: ''سو نکاح کرلو جو عورتیں تمہیں بھلی لگیں۔'' ﴿سورۃ النساء سورۃ نمبر 4 آیت نمبر 3﴾

قرآن: اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ

وَالصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ لا اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿33/35﴾

ترجمہ: ''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راست گو مرد اور راست گو عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور حفاظت کرنے والے مرد اپنی شرمگاہوں کی اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو بکثرت یاد کرنے والے مرد اور اللہ کو یاد کرنے والی عورتیں، اللہ نے ان سب کیلئے تیار کی ہے بخشش اور اجر عظیم۔'' ﴿سورۃ الاحزاب سورۃ نمبر 33 آیت نمبر 35﴾

قرآن: لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ط وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ط ﴿4/32﴾

ترجمہ: ''جو مرد کمائے وہ اس کا حصہ اور جو عورت کمائے وہ اس کا حصہ ہے۔'' ﴿سورۃ النساء سورۃ نمبر 4 آیت نمبر 32﴾

اور آخر میں وہ آیت پیش کی جاتی ہے جس کو دلیل بنا کر مذہبی پیشوائیت مردوں

کی عورتوں پر فضیلت ثابت کرتے ہیں، اس آیت میں لفظ ''قوام'' کا ترجمہ حاکم کیا جاتا ہے جو سراسر غلط ہے کیونکہ قوام کے لغوی معنیٰ ہی روزی روٹی کا انتظام کرنے والا ہوتا ہے لہٰذا اس آیت میں مردوں اور عورتوں کی ذمہ داریوں کو بیان کیا گیا ہے:

قرآن: اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ط فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ط ﴿سورۃ النساء 4 آیت 34﴾

مفہوم: ''مرد عورتوں کے قوام ہیں اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، اس سے عورتوں کی ضروریات زندگی پوری ہوتی جائیں گی۔ اور ان کی صلاحیتیں نشوونما پائیں گی۔ وہ اپنی صلاحیتوں کو اسی مصرف میں لائیں جس کیلئے وہ خاص صلاحیتیں پیدا کی گئیں۔ اللہ نے ان کی حفاظت کا انتظام کردیا کہ وہ اس چیز کی حفاظت کرسکیں جو پوشیدہ طور پر ان کے سپرد کی گئی (یعنی جنین کی حفاظت)۔'' ﴿سورۃ النساء سورۃ نمبر 4 آیت نمبر 34﴾

اور سب سے آخر میں وہ حدیث ملاحظہ فرمائیں جس میں مردوں کو مجازی خدا اور سجدہ کے لائق قرار دیا جارہا ہے:

''شعبی سے روایت ہے کہ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں حیرہ گیا تو میں نے انہیں دیکھا کہ اپنے سرداروں کیلئے سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے جی میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم زیادہ حقدار ہیں کہ ان کیلئے سجدہ کیا جائے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو عرض کی کہ حیرہ

میں انہیں دیکھا کہ اپنے سرداروں کیلئے سجدہ کرتے ہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کیلئے سجدہ کیا جائے۔فرمایا، بتاؤ تم جب میری قبر کے پاس سے گزرو تو کیا تم اسے سجدہ کروگے؟ میں عرض گزار ہوا نہیں۔فرمایا پس اب بھی نہ کرو۔اگر میں کسی کو حکم دیتا دوسرے کیلئے سجدہ کرنے کا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں، اس حق کے باعث جو اللہ تعالیٰ نے ان کا عورتوں پر بنایا ہے۔''

《سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 373 صفحہ نمبر 142》



باب نمبر۔120
ران ننگی نہ کرو۔

حدیث: ''علی بن سہل رملی، حجاج، ابن جریج، ابن حبیب بن ابوثابت، عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اپنی ران ننگی نہ کرو اور کسی کی ران نہ دیکھو خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجنائز حدیث نمبر 1363 صفحہ نمبر 529﴾



باب نمبر۔121

کون سی حدیث صحیح ہے

اعضائے وضو کتنی بار دھونا سنت ہے

قرآن کی صرف دو آیات پیشِ خدمت ہیں جن میں وضو کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ط وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ط مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (5/6)

ترجمہ: ''اے اِیمان والو! جب تم نماز کیلئے اُٹھو تو دھولو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک اور اگر تم ناپاک ہو تو خوب پاک ہو جاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم نے عورتوں سے صحبت کی پھر نہ پاؤ پانی تو پاک مٹی سے تیمّم کرلو۔ اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرلو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تمہیں

پاک کرے اور یہ کہ اپنی نعمت پوری کرے تم پر، تا کہ تم احسان مانو۔'' ﴿سورۃ المائدہ 5 آیت نمبر 6﴾

قرآن: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا (4/43)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ (اُس وقت جبکہ) غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے، یہاں تک کہ تم غسل کرلو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمّم کرو، مسح کرلو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔''

﴿سورۃ النساء 4 آیت نمبر 43﴾

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کہیں نہیں فرمایا کہ اعضائے وضو کو دو یا تین مرتبہ دھویا جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر اعضائے وضو کو دو یا تین دفعہ دھولیا جائے تو اس کوئی قباحت تو نہیں لیکن اصل مقصد روایات کو قرآن پر مقدم کرنا ہے یہی وجہ ہے کہ آج

مسلمانوں کی غالب اکثریت وضو کرتے ہوئے اعضائے وضو کو تین مرتبہ دھونا ضروری سمجھتے ہیں۔

اعضائے وضو کو تین تین بار دھونا سنت ہے

حدیث: ''عمرو بن شعیب کے والد ماجد سے ان کے والد محترم نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! وضو کا طریقہ کیا ہے؟ پس آپ نے برتن میں پانی منگوایا اور اس سے دونوں ہاتھ تین بار دھوئے پھر تین مرتبہ اپنا مبارک چہرہ دھویا، پھر تین تین دفعہ اپنی کلائیاں دھوئیں، پھر اپنے سر کا مسح کیا اور اپنی انگلیوں کو کانوں کے سوراخوں میں داخل کیا اور دونوں انگوٹھوں کے ساتھ کانوں کے بیرونی حصے کا اور شہادت کی دونوں انگلیوں سے کانوں کے اندرونی حصے کا مسح کیا۔ پھر تین تین مرتبہ اپنے دونوں پیر دھوئے پھر فرمایا کہ وضو کا طریقہ یہ ہے جس نے اس پر کچھ اضافہ کیا یا کچھ کمی کی تو اس نے برا کیا اور ظلم کیا یا ظلم کیا اور برا کیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 135 صفحہ نمبر 102﴾

اعضائے وضو کو دو دو بار دھونا سنت ہے

حدیث: ''محمد بن علاء، زید یعنی ابن حباب، عبدالرحمٰن بن ثوبان، عبداللہ بن الفضل ہاشمی، اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دو دو دفعہ وضو کیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 136 صفحہ نمبر 102﴾

اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا سنت ہے

حدیث: ''عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وضو نہ دکھاؤں؟ پس انہوں نے ایک ایک دفعہ وضو کیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 138 صفحہ نمبر 103﴾

اپنی شرمگاہ چھونے سے وضو فرض ہوتا ہے یا نہیں۔

اپنی شرمگاہ کو چھونے سے وضو فرض ہو جاتا ہے۔

حدیث: ''عبداللہ بن ابوبکر نے عروہ بن زبیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں مروان بن الحکم کے پاس گیا تو ہم نے ان چیزوں کا ذکر کیا جن سے وضو لازم آتا ہے، مروان نے کہا اور شرمگاہ چھونے سے بھی، عروہ نے کہا مجھے یہ معلوم نہیں۔ مروان نے کہا کہ مجھے حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وضو کرے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 181 صفحہ نمبر 116﴾

انسان کی شرمگاہ بھی انسانی جسم کا ایک حصہ ہے لہٰذا عقلی طور پر بھی یہ بات قابل غور ہے کہ جسم کے کسی حصے کو ہاتھ لگانے سے وضو کرنا فرض ہو جاتا ہے، ویسے بھی قرآن نے ایسی کسی بات کا ذکر نہیں کیا۔ درج ذیل حدیث مندرجہ بالا روایت کے موضوع ہونے

کا اعلان کر رہی ہے۔

اپنی شرمگاہ کو چھونے سے وضو فرض نہیں ہوتا۔

حدیث: ''قیس بن طلق نے اپنے والد ماجد حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ایک بدوی شخص آ کر عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اگر کوئی وضو کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگا بیٹھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی جسم کا ایک حصہ ہے۔ امام ابوداوٗد نے فرمایا کہ اسے ہشام بن حسان، سفیان ثوری، شعبہ اور ابن عیینہ اور حریر رازی، محمد بن جابر نے حضرت قیس بن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 182 صفحہ نمبر 116﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مستحاضہ کیسے پاک ہوسکتی ہے؟

مستحاضہ روزانہ ایک دفعہ غسل کیا کرے۔

حدیث: ''احمد بن حنبل، عبداللہ بن نمیر، محمد ابواسمٰعیل، معقل خثعمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مستحاضہ کا جب حیض بند ہو جائے تو وہ روزانہ غسل کیا کرے اور گھی یا روغن زیتون لگا کر کپڑا استعمال کیا کرے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 302 صفحہ نمبر 159﴾

مستحاضہ طہر سے طہر تک غسل کیا کرے۔

حدیث: ''سمی مولیٰ ابوبکر کو قعقاع اور زید بن اسلم نے سعید بن مسیّب کے پاس یہ پوچھنے کیلئے بھیجا کہ مستحاضہ کس طرح غسل کرے؟ فرمایا کہ وہ ایک نماز ظہر کے بعد دوسری نماز ظہر کیلئے غسل کرے اور ہر نماز کیلئے وضو کرے۔ اگر خون کا غلبہ ہو تو ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے۔ امام ابوداوٗد نے فرمایا کہ روایت کی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک ظہر سے دوسری ظہر تک۔ اسی طرح روایت کی ہے ابوداوٗد اور عاصم نے شعبی، ایک عورت، قمیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔ مگر داوٗد نے روزانہ کہا۔ حدیث عاصم میں ہے کہ ظہر کے نزدیک۔ یہی قول ہے سالم بن عبداللہ اور حسن اور عطاء کا۔ مالک نے فرمایا: ابن مسیّب کی حدیث میں جو ظہر سے ظہر تک ہے تو میرے خیال میں یہ طہر سے طہر تک ہوگا اور اس میں وہم داخل ہو گیا ہے۔ روایت کیا اسے مسور بن عبدالملک بن سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع نے اور اس میں طہر سے طہر تک کہا جسے بدل کر لوگوں نے ظہر بنا دیا۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 301 صفحہ نمبر 159﴾

مستحاضہ ہر نماز کیلئے صرف وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرے۔

حدیث: ''عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بن ابوجیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ مستحاضہ تھیں تو ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب حیض کا خون آئے تو وہ خون دیکھنے میں سیاہ رنگ کا ہوتا

ہے۔ جب ایسا ہو تو ہر نماز سے رکی رہو۔ جب یہ ختم ہو جائے تو وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن المثنیٰ اور ابن ابو عدی نے جب ہم سے زبانی یہ حدیث بیان کی تو کہا کہ عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی علاء بن مسیّب اور شعبہ نے حکم کے واسطے کے ساتھ ابوجعفر سے۔ علاء نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا اور شعبہ نے موقوفاً کہا کہ ہر نماز کیلئے وضو کرے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 304 صفحہ نمبر 160﴾

مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کرے۔

حدیث: ''عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ اپنے حیض کے دنوں کا انتظار کریں، پھر غسل کر کے نماز پڑھیں، اگر پھر کوئی چیز دیکھیں تو وضو کریں اور نماز پڑھ لیا کریں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 305 صفحہ نمبر 160﴾

مستحاضہ کیلئے ہر نماز کیلئے وضو کرنا ضروری نہیں۔

حدیث: ''لیث نے ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ مستحاضہ پر ہر نماز کیلئے وضو کو ضروری شمار نہیں کرتے تھے سوائے اس کے کہ اسے خون کے سوا کوئی دوسرا حدث ہو جائے تو وضو کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 306 صفحہ نمبر 160﴾

مستحاضہ سے جماع کرنا جائز ہے۔

حدیث: ''شیبانی سے روایت ہے کہ عکرمہ نے فرمایا کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مستحاضہ تھیں لیکن ان کا خاوند ان سے صحبت کرتا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحیٰ بن معین نے معلیٰ کو ثقہ کہا ہے اور امام احمد بن حنبلؒ اس سے روایت نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ عقلیات کی جانب مائل تھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 309 صفحہ نمبر 161﴾

حدیث: ''احمد بن ابوسریح رازی، عبداللہ بن جہم، عمرو بن ابوقیس عاصم، عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا مستحاضہ تھیں اور ان کا خاوندان سے جماع کیا کرتا تھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 310 صفحہ نمبر 161﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سہو کے دو سجدے کیئے یا نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سہو کے دو سجدے نہیں کیئے

حدیث: ''سعید بن مسیّب، ابوسلمہ اور عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابوہریرہ

رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس واقعے کو روایت کرتے ہوئے فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سہو کے دو سجدے نہیں کیئے مگر جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس بات کا پورا یقین ہو گیا۔''
﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 999 صفحہ نمبر 388﴾

حدیث: ''ابن شہاب کو ابوبکر بن سلیمان بن ابوحثمہ نے بتایا کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ دو سجدے نہیں کیئے جو کیئے جاتے ہیں مگر جبکہ لوگوں نے متفقہ طور پر بتایا۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ مجھے یہ بات سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حوالے سے بتائی اور فرمایا کہ مجھے اس کی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوبکر بن حارث بن ہشام اور عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی۔ امام ابوداوٗد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس واقعے کو یحیٰی بن ابوکثیر اور عمران بن ابی انس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور اس میں دو سجدوں کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداوٗد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے زبیدی، زہری، ابوبکر بن سلیمان بن ابوحثمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اور اس میں فرمایا کہ سہو کے دو سجدے نہیں کیئے۔''
﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1000 صفحہ نمبر 388﴾

آپؐ نے سہو کے دو سجدے کیے۔

حدیث: ''ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی کہ کیا نماز کم ہوگئی ہے؟ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مزید دو رکعتیں پڑھیں پھر دو سجدے کیے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1001 صفحہ نمبر 389﴾

حدیث: ''سعید بن ابوسعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک فرض نماز میں دو رکعتوں پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ایک آدمی آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا نماز میں کمی فرما دی گئی ہے؟ یا آپ بھول گئے؟ فرمایا کہ میں نے ان میں سے کچھ بھی نہیں کیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ نے کیا ہے۔ پس آپ نے باقی دو رکعتیں پڑھیں پھر کھڑے ہو گئے اور سہو کے دو سجدے نہیں کیئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس واقعے کو داؤد بن حصین، ابوسفیان مولیٰ ابواحمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ پھر سلام کے بعد بیٹھے ہوئے دو سجدے کیئے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1002 صفحہ نمبر 389﴾

حدیث: ''ضمضم ابن جوس ہفانی نے اس واقعے کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ پھر سلام پھیرنے کے

بعد سہو کے دو سجدے کیے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1003 صفحہ نمبر 389﴾

حدیث: ''احمد بن محمد بن ثابت، ابو اسامہ، محمد بن علاء، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا، پھر ابن سیرین نے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اس کے مطابق بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر سلام پھیرا، پھر سہو کے دو سجدے کئے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1004 صفحہ نمبر 389﴾

حدیث: مسدد، یزید بن زریع، مسدد، مسلمہ بن محمد، خالد حداء ابو قلابہ، ابو المہلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عصر کی تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا پھر اندر داخل ہو گئے۔ مسلمہ حجرہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا جس کو خرباق کہا جاتا تھا اور وہ لمبے ہاتھوں والا تھا وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا نماز کم ہوگئی ہے؟ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم غصے میں چادر گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے فرمایا کیا اس نے سچ کہا ہے؟ لوگوں نے کہا، ہاں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بقیہ رکعت پڑھی، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کئے، پھر سلام پھیر

دیا۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1005 صفحہ نمبر 390﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سہو والی نماز ظہر کی تھی یا عصر کی

سہو والی نماز ظہر کی نماز تھی۔

حدیث: "ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی کہ کیا نماز کم ہوگئی ہے؟ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مزید دو رکعتیں پڑھیں پھر دو سجدے کیے۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1001 صفحہ نمبر 389﴾

سہو والی نماز عصر کی نماز تھی۔

حدیث: "مسدد، یزید بن زریع، مسدد، مسلمہ بن محمد، خالد حداء ابو قلابہ، ابو المہلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عصر کی تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا پھر اندر داخل ہو گئے۔ مسلمہ حجرہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی آپ کی خدمت میں پیش ہوا جس کو خرباق کہا جاتا تھا اور وہ لمبے ہاتھوں والا تھا وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا نماز کم ہوگئی ہے؟ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم غصے میں چادر گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے فرمایا کیا اس نے سچ کہا ہے؟ لوگوں نے کہا

، ہاں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بقیہ رکعت پڑھی، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کئے، پھر سلام پھیر دیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1005 صفحہ نمبر 390﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے منبر بنوایا یا صحابی نے

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم پر منبر تیار کیا گیا۔

حدیث: ''ابوحازم بن دینار سے روایت ہے کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جنہیں منبر رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی لکڑی کے بارے میں شک تھا۔ انہوں نے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا خدا کی قسم مجھے بخوبی معلوم ہے کہ وہ کس چیز کا ہے اور میں نے دیکھا کہ وہ کس روز رکھا گیا اور کس روز پہلے پہل اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جلوہ افروز ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فلاں عورت کیلئے پیغام بھیجا جس کا حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نام بتایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لئے لکڑی کا منبر بنا دے تا کہ اس پر بیٹھ کر میں لوگوں سے گفتگو کیا کروں۔ عورت نے اسے حکم دیا تو اس نے غابہ کے طرفا نامی درخت کی لکڑی سے بنا کر حاضر کر دیا۔ عورت نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم فرمایا تو اسی جگہ اسے رکھ دیا گیا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس پر نماز پڑھتے دیکھا کہ

آپ نے اس پر تکبیر کہی پھر رکوع کیا اسی پر تھے پھر پیٹھ پھیر کر اترے اور منبر کی جڑ میں سجدہ کیا پھر واپس جلوہ افروز ہو گئے، جب فارغ ہوئے تو لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: لوگو! میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ تم میری پیروی کرسکو اور تمہیں میری نماز معلوم ہو جائے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1067 صفحہ نمبر 409﴾

ایک صحابی نے منبر بنانے کی پیشکش کی

حدیث: ''نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا جسم اطہر بھاری ہو گیا تو حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا آپ کیلئے منبر تیار نہ کردوں؟ فرمایا اچھا تیار کردو۔ پس انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے منبر بنا دیا جس کی دو سیڑھیاں تھیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1068 صفحہ نمبر 410﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گوٹ مارنا سنت ہے یا نہیں

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

حدیث: ''سہل بن معاذ بن انس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جبکہ جمعہ کے روز امام خطبہ دے رہا ہو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1097 صفحہ نمبر 417﴾

صحابہؓ گوٹ مار کر بیٹھتے تھے۔

حدیث: ''شداد بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بیت المقدس میں حاضر ہوا، انہوں نے ہمیں جمعہ پڑھایا، میں نے دیکھا کہ مسجد میں اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابی تھے، میں نے انہیں گوٹ مارے ہوئے دیکھا اور امام خطبہ دے رہا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ امام خطبہ دیتے وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی گوٹ مارا کرتے نیز انس بن مالک، شریح، صعصہ بن صوحان، سعید بن مسیّب، ابراہیم نخعی، مکحول، اسمٰعیل بن محمد بن سعد اور نعیم بن سلامہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھے کسی ایک کے متعلق خبر نہیں پہنچی جو اسے ناپسند کرتا ہو سوائے عبادہ بن نسی کے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1098 صفحہ نمبر 417﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ مکرمہ میں کتنے روز ٹھہرے

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ مکرمہ میں اٹھارہ (18) روز ٹھہرے۔

حدیث: ''ابونضرہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا اور فتح مکہ میں بھی شامل ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ مکرمہ میں اٹھارہ روز ٹھہرے اور صرف دو رکعتیں ہی پڑھا کرتے اور فرماتے اے مکے والو! تم چار رکعتیں پڑھا کرو کیونکہ ہم تو مسافر ہیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب السفر حدیث نمبر 1216 صفحہ نمبر 454﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ مکرمہ میں سترہ (17) روز ٹھہرے۔

حدیث: ''عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سترہ روز مکہ مکرمہ کے اندر ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو سترہ روز ٹھہرے تو قصر کرے اور جو زیادہ ٹھہرے تو پوری نماز پڑھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عباد بن منصور، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انیس روز ٹھہرے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب السفر حدیث نمبر 1217 صفحہ نمبر 455﴾

حدیث: ''عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ مکرمہ میں سترہ روز ٹھہرے اور دو دو رکعتیں پڑھتے رہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب السفر حدیث نمبر 1219 صفحہ نمبر 455﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ مکرمہ میں انیس (19) روز ٹھہرے۔

حدیث: ''امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عباد بن منصور، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انیس روز ٹھہرے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب السفر حدیث نمبر 1217 صفحہ نمبر 455﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ مکرمہ میں دس (10) روز ٹھہرے۔

حدیث: ''یحییٰ بن ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کیلئے نکلے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ لوٹ آئے۔ ہم نے کہا کہ آپ اس میں کتنے دن ٹھہرے؟ فرمایا کہ دس روز۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب السفر حدیث نمبر 1220 صفحہ نمبر 456﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قرآن میں کتنے سجدے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان کہ قرآن میں پندرہ (15) سجدے ہیں۔

حدیث: ''بنی کلال کے عبداللہ بن منین نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں قرآن مجید میں پندرہ سجدے بتائے جن میں سے تین مفصل سورتوں میں اور دو سورۃ الحج میں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے گیارہ سجدے روایت کئے ہیں لیکن اس کی اسناد نا قابل یقین ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب شہر رمضان حدیث نمبر 1387 صفحہ نمبر 522﴾

حضورؐ کا فرمان کہ قرآن میں گیارہ (11) سجدے ہیں۔

حدیث: ''امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے گیارہ سجدے روایت کئے ہیں لیکن اس کی اسناد نا قابل یقین ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب شہر رمضان حدیث نمبر 1387 صفحہ نمبر 522﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سورۂ النجم میں سجدہ ہے یا نہیں

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سورہ والنجم میں سجدہ نہ کیا۔

حدیث: ''عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی موجودگی میں سورۂ والنجم پڑھی تو اس میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سجدہ نہ کیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب شہر رمضان حدیث نمبر 1390 صفحہ نمبر 523﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سورہ والنجم میں سجدہ کیا۔

حدیث: ''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سورۂ والنجم پڑھ کر سجدہ کیا تو حاضرین میں سے کوئی باقی نہیں رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو لیکن ایک آدمی نے کنکریوں یا مٹی کی ایک مٹھی پیشانی تک اٹھا کر کہا کہ میرے لئے یہ کافی ہے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں مارا گیا تھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب شہر رمضان حدیث نمبر 1392 صفحہ نمبر 524﴾

حضورؐ رات میں کتنی رکعتیں پڑھتے تھے۔

حضورؐ رات میں تیرہ (13) رکعتیں پڑھتے تھے۔

حدیث: ''عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رات میں تیرہ رکعت پڑھا کرتے تھے جن میں وتر کی پانچ رکعتیں ہوتیں، ان پانچوں میں نہ بیٹھتے یہاں تک کہ آخری میں بیٹھ کر سلام پھیر دیتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن نمیر نے ہشام سے اسی کے مانند روایت کی ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1324 صفحہ نمبر 497﴾

حدیث: ''عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے پھر جب صبح کی اذان سنتے تو نماز پڑھتے یعنی ہلکی پھلکی دو رکعتیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1325 صفحہ نمبر 497﴾

حدیث: ''موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد بن سلمہ، محمد بن عمرو، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے۔ وتر کی نو رکعتیں یا جو فرمایا اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔ فجر کی دو رکعتیں اذان واقامت کے درمیان۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1336 صفحہ نمبر 503﴾

حدیث: ''عبداللہ بن قیس بن مخرمہ کو بتاتے ہوئے حضرت زید بن خالد جہنی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آج رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز دیکھوں گا، پس میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے درِ اقدس یا چوکھٹ پر پڑ رہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھیں، پھر دو طویل رکعتیں پڑھیں جو بہت ہی طویل تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو ان سے کم طویل تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلی والی دو رکعتوں سے کم طویل تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلے والی رکعتوں سے کم طویل تھیں، پھر وتر پڑھے تو یہ تیرہ رکعتیں تھیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1352 صفحہ نمبر 509﴾

حضورؐ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ (11) رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔

حدیث: ''ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو ان کے حسن وطوالت کے بارے میں کچھ نہ پوچھو، پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے حسن وطوالت کے بارے میں کیا پوچھتے ہو، پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا آپ وتر

پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں ؟ فرمایا اے عائشہ ! بیشک میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1327 صفحہ نمبر 498﴾

حدیث: ''یحیٰ بن سعید، سعید نے اپنی اسناد کے ساتھ قتادہ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا: آٹھ رکعتیں پڑھتے جن میں صرف آٹھ رکعت پر بیٹھتے۔ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے پھر دعا کرتے اور سلام پھیر دیتے جسے ہم سنتے۔ پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے سلام پھیرنے کے بعد۔ اے بیٹے ! یہ گیارہ رکعتیں ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عمر زیادہ ہوگئی اور وزن بڑھ گیا تو وتر کی سات رکعتیں پڑھ کر دو رکعتیں پڑھتے بیٹھ کر سلام پھیرنے کے بعد آگے معناً بیان کیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1329 صفحہ نمبر 501﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عورت کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں۔

عورت کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

حدیث: ''ابوالاحوص نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: عورت کی گھر میں پڑھی ہوئی نماز افضل ہے اس نماز سے جو اس نے اپنے صحن میں پڑھی اور اس کی کوٹھڑی میں پڑھی ہوئی نماز افضل ہے اس نماز سے جو

اس نے اپنے گھر میں پڑھی۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 567 صفحہ نمبر 253﴾

عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے نہ روکا کرو۔

حدیث: "ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی لونڈیوں (بندیوں) کو مسجدوں میں آنے سے نہ روکا کرو اور انہیں چاہیے کہ خوشبو لگا کر نہ نکلا کریں۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 562 صفحہ نمبر 251﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تکبیر تحریمہ میں ہاتھ کانوں تک یا کندھوں تک

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تکبیر تحریمہ کیلئے اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاتے تھے۔

حدیث: "حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دل میں کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہوئے تو قبلے کی جانب منہ کر کے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ وہ کانوں تک پہنچ گئے پھر بائیں دست مبارک کو دائیں دست اقدس سے پکڑا جب رکوع کا ارادہ فرمایا تو حسب سابق ہاتھ اٹھائے پھر اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لئے جب رکوع سے سر اٹھایا تو

مثل سابق ہاتھ اٹھائے جب سجدے میں گئے تو سر مبارک کو دونوں ہاتھوں کے درمیان میں رکھا۔ پھر بیٹھے تو بائیں پیر کو بچھا لیا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور دائیں کہنی کو دائیں ران سے جدا رکھا اور چھوٹی دو انگلیوں کو بند کر کے حلقہ بنا لیا اور میں نے انہیں یہی فرماتے ہوئے دیکھا اور بشر بن مفضل نے انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 721 صفحہ نمبر 294﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تکبیر تحریمہ کیلئے اپنے ہاتھ اپنے کندھوں تک اٹھاتے تھے۔

حدیث: ''احمد بن حنبل، ابو عاصم ضحاک بن مخلد۔ مسدد، یحیٰ، احمد عبد الحمید ابن جعفر، محمد بن عمرو بن عطاء کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دس اصحاب کی موجودگی میں حضرت ابو سعید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جن میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز کو میں آپ حضرات کی نسبت زیادہ جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم یہ کس طرح؟ جبکہ نہ آپ کو پیروی کرتے ہم سے زیادہ عرصہ گزرا اور نہ آپ نے صحبت کا شرف ہم سے زیادہ پایا۔ انہوں نے کہا کہ بات ہے یہی۔ سب نے کہا کہ بیان تو کیجئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہو جاتے

پھر تکبیر کہتے یہاں تک کہ ہر ہڈی سیدھی ہوکر اپنی جگہ قرار پکڑ جاتی ۔''
﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 725 صفحہ نمبر 296﴾

حدیث: ''عبدالملک بن شعیب بن لیث ،ان کے والد،ان کے دادا، یحیٰ بن ایوب ،عبد الملک بن عبد العزیز جریج ابن شہاب ، ابوبکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب نماز کیلئے تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے مقابل کر لیتے اور جب رکوع کرتے تو اسی طرح کیا کرتے اور جب سجدوں کیلئے اٹھتے تب بھی اسی طرح کرتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے اس وقت بھی ایسا ہی کیا کرتے ۔''
﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 733 صفحہ نمبر 300﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بارہ یا تیس فرشتے

''سمع اللہ لمن حمدہ'' کا جواب دینے پر بارہ (12) فرشتوں کو دیکھا کہ......

حدیث: ''قتادہ، ثابت اور حمید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نماز کیلئے آیا اور اس کا سانس پھولا ہوا تھا، اس نے کہا ''اللہ اکبر الحمد للہ حمداً کثیرا طیبا مبارکا فیہ۔۔۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تم میں

سے یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ اور اس نے کوئی بری بات نہیں کہی، اس آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں نے۔ میں حاضر ہوا تو میرا سانس پھولا ہوا تھا پس میں نے وہ کہے۔ فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ انہیں اٹھانے کیلئے دوڑ رہے تھے۔ حمید نے اس میں یہ بھی کہا جب تم میں سے کوئی آئے تو حسب معمول چلے پس جتنی نماز مل جائے پڑھ لے اور جتنی رہ جائے پوری کر لے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 754 صفحہ نمبر 307﴾

''سمع اللہ لمن حمدہ'' کا جواب دینے پر تیس (30) فرشتوں کو دیکھا کہ......

حدیث: ''یحیٰ زرقی سے ان کے والد ماجد حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو کہا **سمع الله لمن حمده** ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے والوں میں سے ایک آدمی نے کہا **اللهم ربنا ولک الحمد اکثیرا طیبا مبارکا فیه**۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا ابھی یہ کلمات کس نے کہے؟ اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں نے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تیس سے اوپر فرشتوں کو لپکتے دیکھا کہ کون انہیں سب سے پہلے لکھتا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 761 صفحہ نمبر 309﴾

سمع اللہ کا جواب نہیں بلکہ چھینک کے جواب میں۔

حدیث: ''معاذ بن رفاعہ بن رافع سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی پس حضرت رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھینک آئی۔قتیبہ نے حضرت رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں کہا پس میں نے کہا **الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه مباركا عليه كما يحب ربنا و يرضىٰ** ۔۔۔۔جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فارغ ہوئے تو نماز میں بولنے والے سے فرمایا۔پھر حدیث مالک کی طرح بیان کیا بلکہ اس سے مکمل۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 764 صفحہ نمبر 310﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درمیانی نماز عصر کی ہے یا ظہر کی

درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔

حدیث: ''عثمان بن ابوشیبہ، یحیٰی بن زکریا بن ابوزائدہ، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خندق کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: انہوں (کافروں) نے ہمیں درمیانی نماز یعنی نماز عصر سے روکا، اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھرے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 408 صفحہ نمبر 199﴾

درمیانی نماز ظہر کی نماز ہے۔

حدیث: ''عروہ بن زبیر نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت پڑھا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب پر اس سے سخت کوئی نماز نہ ہوتی، اسی کے متعلق یہ حکم نازل ہوا کہ'' حفاظت کرو نمازوں کی اور درمیانی نماز کی۔'' اور فرمایا کہ دو نمازیں اس سے پہلے اور دو نمازیں اس کے بعد ہیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 410 صفحہ نمبر 200﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے اور سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تو تکبیر نہ کہتے اور جب دو سجدوں سے کھڑے ہوتے تو تکبیر نہ کہتے۔

حدیث: ''محمد بن بشار اور ابن المثنیٰ، ابوداؤد، شعبہ، حسن بن عمران (ابن بشار شامی، ابوداؤد، ابوعبداللہ عسقلانی، ابن عبدالرحمٰن بن ابزی نے اپنے والد ماجد حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ تکبیر پوری نہ کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس سے یہ مراد ہے کہ جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سجدہ کرنے کا ارادہ فرماتے تو تکبیر نہ کہتے اور جب سجدوں سے کھڑے ہوتے تو تکبیر نہ کہتے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 828 صفحہ نمبر 331﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مندرجہ بالا مواقع پر تکبیر کہتے تھے۔

حدیث: ''ابو بکر بن عبدالرحمٰن اور ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر فرض اور دوسری نماز میں تکبیر کہا کرتے۔ وہ تکبیر کہتے جب کھڑے ہوتے، پھر تکبیر کہتے جب رکوع کرتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر سجدہ کرنے سے پہلے ربنا ولک الحمد کہتے پھر تکبیر کہتے جب سجدے کیلئے جھکتے، پھر تکبیر کہتے جب سر اٹھاتے، پھر تکبیر کہتے جب دوبارہ سجدہ کرتے، پھر تکبیر کہتے جب دوبارہ سر اٹھاتے پھر جب دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ پس ہر رکعت میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر فرماتے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز کے ساتھ میری نماز آپ سب حضرات کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز دنیا کو خیر باد کہنے تک یہی تھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی کو آخری کلام قرار دیا ہے مالک اور زبیدی وغیرہ نے زہری سے اور انہوں نے علی بن حسین سے موافقت کی ہے اس کی عبد الاعلیٰ معمر، شعیب بن ابوحمزہ نے زہری سے روایت کرتے ہوئے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 827 صفحہ نمبر 331﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

موزوں پر مسح کی مدت کتنی ہے؟

موزوں پر مسح کی مدت مسافر کیلئے تین دن اور مقیم کیلئے ایک دن رات ہے

حدیث: ''ابوعبداللہ جدلی نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: موزوں پر مسح کی مدت مسافر کیلئے تین دن اور مقیم کیلئے ایک رات دن ہے۔ امام ابوداوٗد نے فرمایا کہ منصور بن معتمر نے جو ابراہیم تیمی کی سند سے روایت کی ہے اس میں حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر ہم زیادہ مدت چاہتے تو زیادہ مل جاتی۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 157 صفحہ نمبر 109﴾

موزوں پر مسح کی مدت سات دن ہے۔

حدیث: ''ابی بن عمارہ سے حضرت یحییٰ بن ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی تھی کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا میں موزوں پر مسح کرلیا کروں؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی کہ ایک دن فرمایا دو دن۔ عرض گزار ہوئے تین دن؟ فرمایا ہاں اور جو تم چاہو۔ امام ابو داوٗد نے فرمایا کہ ابن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، عبد الرحمٰن بن رزین، محمد بن یزید بن ابوزیاد، عبادہ بن نسی نے ابی بن

عمارہ سے جو روایت کی ہے اس میں کہا، یہاں تک کہ سات تک پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں اور جو تمہارا دل چاہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس کی اسناد میں اختلاف کیا گیا ہے اور یہ مضبوط نہیں ہے اور اسے یحیٰ بن اسحاق سیلحینی نے یحیٰ بن ایوب سے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد میں اختلاف کیا گیا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 158 صفحہ نمبر 109﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا طریقہ موزوں کی پشت پر مسح کرنے کا تھا۔

حدیث: ''عروہ بن زبیر نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم موزوں پر مسح فرمایا کرتے تھے۔ محمد بن صباح کے سوا دوسرے حضرات نے کہا کہ موزوں کی پشت پر مسح فرمایا کرتے تھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 161 صفحہ نمبر 110﴾

حدیث: ''اعمش نے مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا اگر دین رائے پر منحصر ہوتا تو پیروں کے تلوے مسح کے ظاہری حصے سے زیادہ حقدار تھے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے موزوں کے ظاہری حصے پر مسح فرمایا۔ وکیع نے اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا میں سمجھتا تھا کہ مسح کرنے میں ظاہری حصے سے تلوے مقدم ہیں یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ

وسلم کو ان کے ظاہری حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔وکیع کا بیان ہے کہ موزوں پر عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے وکیع کی طرح روایت کی ہے۔ابوالسوداءابن عبد خیر،عبد خیر نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے دونوں قدموں کی پشت کو دھویا اور فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا۔پھر باقی حدیث بیان کی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 164 صفحہ نمبر 111﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح فرماتے تھے۔

حدیث: ''عبد خیر کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر دین میں رائے کو دخل ہوتا تو موزوں کے اوپر والے حصے کی نسبت نیچے کی طرف مسح کرنا بہتر ہوتا حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ آپ موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح فرماتے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 162 صفحہ نمبر 111﴾

حدیث: ''یزید بن عبد العزیز نے اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا: میں پیروں کے تلوں کو دھونا مقدم خیال کیا کرتا تھا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو موزوں کے ظاہری حصے پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 163 صفحہ نمبر 111﴾

حدیث: ''اعمش نے مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا اگر دین رائے پر منحصر ہوتا تو پیروں کے تلوے مسح کے ظاہری حصے سے زیادہ حقدار تھے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے موزوں کے ظاہری حصے پر مسح فرمایا۔ وکیع نے اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا میں سمجھتا تھا کہ مسح کرنے میں ظاہری حصے سے تلوے مقدم ہیں یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ان کے ظاہری حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ وکیع کا بیان ہے کہ موزوں پر عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے وکیع کی طرح روایت کی ہے۔ ابوالسوداء ابن عبد خیر، عبد خیر نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے دونوں قدموں کی پشت کو دھویا اور فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 164 صفحہ نمبر 111﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم موزوں کے اوپر اور نیچے دونوں طرف مسح فرماتے تھے۔

حدیث: ''رجاء بن حیاۃ کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے اپنے کاتب سے فرمایا کہ غزوہ تبوک کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

وضو کیا تو موزوں پر ان کے اوپر اور نیچے مسح کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھے بات پہنچی ہے کہ ثور بن یزید نے یہ حدیث رجاء بن حیات سے نہیں سنی (یعنی منقطع ہے)۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 165 صفحہ نمبر 111﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوار کے کتنے حصے ہیں؟

سوار کے تین حصے ہیں۔

حدیث: "نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک آدمی اور اس کے گھوڑے کو تین حصے دیئے۔ ایک حصہ اس کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 960 صفحہ نمبر 364﴾

حدیث: "ابوعمرہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: ہم چار آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمارے ساتھ ایک گھوڑا تھا۔ آپ نے ہم میں سے ہر ایک کو ایک حصہ دیا اور گھوڑے کے دو حصے عنایت فرمائے۔"

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 961 صفحہ نمبر 364﴾

سوار کے دو حصے ہیں۔

حدیث: "ابو یعقوب بن مجمع نے اپنے چچا جان عبدالرحمٰن بن یزید انصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے فرمایا کہ ان قاریوں میں سے تھے جو قران مجید پڑھتے تھے کہ ہم صلح حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ موجود تھے جب ہم اس سے واپس لوٹے تو لوگ اپنے اونٹوں کو دوڑانے لگے، کچھ حضرات نے دوسروں سے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ چنانچہ ہم بھی دوڑتے ہوئے لوگوں کے ساتھ نکلے۔ تو کراع الغمیم کے مقام پر ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ان کی سواری پر جلوہ افروز پایا۔ جب پروانے شمع رسالت کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے انہیں پڑھ کر سنایا ''بے شک اے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہم نے تمہیں فتح دی (48/1) ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا فتح یہی ہے؟ فرمایا ہاں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی جان ہے، بے شک یہ فتح ہے، پس خیبر سے حاصل ہونے والا مال حدیبیہ والوں پر تقسیم فرمایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کے اٹھارہ حصے بنائے جبکہ لشکر میں ایک ہزار پانچ سو افراد تھے جن میں تین سو سوار تھے۔ چنانچہ سوار کو آپ نے دو حصے دیئے اور پیدل کو ایک حصہ۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 963 صفحہ نمبر 365﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سفر سے واپس رات کے وقت نہ آؤ۔

حدیث: ''محارب بن وثار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص سفر سے رات کے وقت اپنے گھر والوں میں آئے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 1003 صفحہ نمبر 385﴾

سفر سے واپس رات کے وقت آؤ۔

حدیث: ''شعبی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بے شک اچھا وقت جس میں آدمی اپنے گھر والوں کے پاس آئے جبکہ سفر سے آ رہا ہو، وہ رات کا پہلا حصہ ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 1004 صفحہ نمبر 385﴾

رات کو آنے کی حکمت موئے زیر ناف کی صفائی

حدیث: ''شعبی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھے، جب (واپسی پر) ہم داخل ہونے لگے تو فرمایا کہ ذرا ٹھہرو، ہم رات کے وقت داخل ہوں گے تا کہ پریشان بالوں والی کنگھی کر لے اور جس کا خاوند موجود نہ تھا وہ موئے زیر ناف کی صفائی کر لے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زہری کا قول ہے کہ یہ حکم عشاء کے بعد آنے کا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مغرب کے بعد آنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 1005 صفحہ نمبر 385﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سفر سے واپس دن کو تشریف لاتے تھے۔

حدیث: ''محمد بن متوکل عسقلانی اور حسن بن علی، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن شہاب، عبدالرحمٰن بن عبداللہ ان کے والد ماجد عبداللہ بن مالک اور ان کے چچا جان عبیداللہ بن کعب نے اپنے والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سفر سے واپس تشریف نہیں لاتے تھے مگر دن کے وقت۔ حسن بن علی نے کہا کہ چاشت کے وقت اور جب سفر سے لوٹتے تو مسجد میں تشریف لے جاتے، دو رکعتیں پڑھتے پھر اس میں بیٹھ جاتے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 1008 صفحہ نمبر 386﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کبیرہ گناہ سات ہیں......

حدیث: ''ابوالغیث نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہلاک کرنے والے سات گناہوں (کبیرہ گناہوں) سے بچتے رہنا، عرض کی گئی کہ یارسول اللہ! وہ کون سے ہیں؟ فرمایا کہ ۱۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ ۲۔ جادو کرنا۔ ۳۔ اس جان کو قتل کرنا جس کو اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے مگر حق کے ساتھ۔ ۴۔ سود کھانا۔ ۵۔ یتیم کا مال کھانا۔ ۶۔ کفار سے مقابلے میں پیٹھ دکھا جانا۔ ۷۔ اور خاوند والی بدکاری سے بے خبر اور

ایمان والی عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا۔

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الوصایا حدیث نمبر 1100 صفحہ نمبر 418﴾

کبیرہ گناہ نو ہیں......

حدیث: ''ابراہیم بن یعقوب جوزجانی، معاذ بن ہانی، حرب بن شداد، یحیٰ بن ابوکثیر، عبدالحمید بن سنان، عبید بن عمیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ جنہیں شرف صحابیت حاصل تھا کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ ارشاد ہوا کہ وہ نو ہیں۔ پھر معناً مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے دو یہ بتائے: مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور بیت اللہ میں جو باتیں حرام ہیں انہیں حلال کر لینا حالانکہ وہ زندگی اور موت میں تمہارا قبلہ ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الوصایا حدیث نمبر 1101 صفحہ نمبر 418﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے بیٹے کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

حدیث: ''محمد بن یحیٰ بن فارس، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابراہیم بن سعد، ابن اسحٰق، عبداللہ بن ابوبکر، عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فوت ہوئے جبکہ ان کی عمر اٹھارہ مہینے تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ

وسلم نے ان پر نماز جنازہ نہ پڑھی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجنائز حدیث نمبر 1410 صفحہ نمبر 542﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے بیٹے کی نماز جنازہ پڑھی

حدیث: ''وائل بن داؤد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت بہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے بیٹھنے کی جگہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث پڑھی سعید یعقوب طالقانی کے سامنے کہ آپ سے حدیث بیان کی ابن المبارک یعقوب بن قعقاع، عطا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی نماز جنازہ پڑھی اور ستر روز (دو ماہ دس روز) کے تھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجنائز حدیث نمبر 1411 صفحہ نمبر 542﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں نے کسی کا کان کاٹ دیا یا میرا کسی نے کان کاٹ دیا؟

حدیث: ''علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ابو ماجدہ نے فرمایا: میں نے ایک لڑکے کا کان کاٹ دیا یا میرا کسی نے کان کاٹ دیا۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کیلئے ہمارے پاس تشریف لائے ہم ان کے پاس جمع ہو گئے تو انہوں نے ہمیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا کہ یہ بات تو قصاص تک پہنچ گئی کسی حجام کو میرے پاس بلا کر لاؤ تا کہ اس سے قصاص لے۔ جب حجام کو بلا لیا گیا تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے اپنی خالہ کو ایک غلام ہبہ کیا اور مجھے امید ہے کہ انہیں اس میں برکت ہو گی۔ پس میں نے ان سے کہا کہ اسے کسی حجام، سنار یا قصاب کے سپرد نہ کرنا۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 35 صفحہ نمبر 29﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ۔

حدیث: ''عطاء بن ابو رباح نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا نیز ادھ کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث نمبر 304 صفحہ نمبر 119﴾

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث نمبر 305 صفحہ نمبر 119﴾

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث نمبر 306 صفحہ نمبر 120﴾

خود حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے انگوروں اور کھجوروں کا نبیذ

حدیث: ''موسیٰ بن عبداللہ نے بنی اسد کی ایک عورت سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے انگوروں کا نبیذ بنایا جاتا تو اس میں کھجوریں ڈال دی

جاتیں اور کھجوروں کا بنایا جاتا تو اس میں انگور ڈال دیئے جاتے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث نمبر 308 صفحہ نمبر 120﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بیٹھ کر پانی پینا سنت ہے۔

حدیث: ''قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑا ہو کر پانی پیئے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث نمبر 318 صفحہ نمبر 123﴾

کھڑے ہو کر پانی پینا سنت ہے۔

حدیث: ''عبدالملک بن میسرہ نے نزال بن سبرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی منگایا پس اسے کھڑے ہو کر پی لیا، پھر فرمایا کہ تم میں سے بعض حضرات ایسا کرنا ناپسند کرتے ہوں گے لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا جیسا کرتے ہوئے تم نے مجھے دیکھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث نمبر 319 صفحہ نمبر 123﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پہلے کھانا پھر نماز۔

حدیث: ''نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی

کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب رات کا کھانا تمہارے سامنے رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو نماز کیلئے نہ اٹھو جب تک کھانے سے فارغ نہ ہو جاؤ۔ مسدد نے یہ بھی کہا کہ حضرت عبداللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے جب رات کا کھانا رکھ دیا جاتا یا جب رات کا کھانا آ جاتا تو نماز کیلئے کھڑے نہ ہوتے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہو جاتے خواہ اقامت کی آواز آتی رہتی یا امام کی قرأت بھی سنتے رہتے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمة حدیث نمبر 358 صفحہ نمبر 135﴾

پہلے نماز پھر کھانا۔

حدیث: ''محمد بن حاتم بن بزیع، معلیٰ ابن منصور، محمد بن میمون، جعفر بن محمد کے والد ماجد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کھانے یا کسی اور کام کے باعث نماز میں دیر نہیں کی جا سکتی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمة حدیث نمبر 359 صفحہ نمبر 135﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گھوڑا حلال ہے۔

حدیث: ''عمرو بن دینار نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خیبر کے روز ہمیں گدھے کے گوشت سے منع فرمایا اور ہمیں گھوڑے کے گوشت کی اجازت بخشی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 389 صفحہ نمبر 144﴾

حدیث: ''ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: خیبر کے روز ہم نے گھوڑے، خچر اور گدھے ذبح کیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں خچر اور گدھے سے منع فرمادیا لیکن گھوڑے سے ہمیں منع نہیں کیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 390 صفحہ نمبر 144﴾

حدیث: ''عمرو بن دینار کو ایک آدمی نے خبر دی کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کا حکم دیا۔ عمرو کا بیان ہے کہ یہ حدیث میں نے ابوشعثاء کو بتائی تو انہوں نے کہا کہ ہم میں حکم غفاری بھی ایسا ہی کہتے ہیں لیکن یہ متبحر عالم اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ ان کی مراد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 410 صفحہ نمبر 150﴾

گھوڑا حرام ہے۔

حدیث: ''سعید بن شبیب اور حیوۃ بن شریح حمصی، حیوۃ، بقیہ، ثور بن یزید، صالح بن یحییٰ بن مقدام بن مہدی کرب کے والد ماجد ان کے جد امجد نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کا

گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔حیوۃ نے یہ بھی کہا کہ ہر اس جانور کا گوشت سے بھی جو دانتوں سے پھاڑ کر کھا جاتا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمة حدیث نمبر 391 صفحہ نمبر 144﴾

حدیث: ''حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ غزوۂ خیبر کیا۔پس یہودیوں نے حاضر بارگاہ ہو کر شکایت کی کہ لوگ (مجاہدین) جلدی میں ان کے بندھے ہوئے جانوروں کو بھی لے گئے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: خبردار ہو جاؤ کہ معاہد کا مال حلال نہیں ہے مگر حق کے ساتھ اور تم پر گھریلو گدھا، گھوڑا اور خچر حرام ہے۔نیز ہر ایک درندہ اور پنجوں سے شکار کرنے والا پرندہ حرام ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمة حدیث نمبر 407 صفحہ نمبر 149﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمایا۔

حدیث: ''محمد بن عوف طائی، حکم بن نافع، ابن عیاش، ضمضم بن زرعہ، شریح بن عبید، ابوراشد جرانی نے حضرت عبداللہ بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گوہ کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمة حدیث نمبر 397 صفحہ نمبر 147﴾

صحابہؓ گوہ کھاتے تھے۔

حدیث: ''سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میری خالہ جان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے گھی، پنیر اور گوہ کا نذرانہ بھیجا۔ پس آپ نے گھی اور پنیر میں سے تناول فرمایا لیکن نفرت کرتے ہوئے گوہ کو چھوڑ دیا اور وہ آپ کے دسترخوان پر کھائی گئی، اگر اس کا کھانا حرام ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 394 صفحہ نمبر 145﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 395 صفحہ نمبر 146﴾

حدیث: ''زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم ایک لشکر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس ہم نے کئی گوہ پکڑیں، میں نے ان میں سے ایک گوہ بھونی، اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور آپ کے سامنے رکھ دی۔ آپ ایک لکڑی کے ساتھ ان کی انگلیاں گننے لگے۔ پھر فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہوا تھا اور جانور بنا دیا گیا تھا، مجھے نہیں معلوم کہ وہ جانور کون سا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نہ اسے کھاتے اور نہ منع فرماتے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 396 صفحہ نمبر 146﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خز اور ریشم حرام ہیں۔

حدیث: ''عبدالرحمٰن بن غنم اشعری سے روایت ہے کہ حضرت ابو عامر یا حضرت ابو مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم، میں غلط بیانی نہیں کرتا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو خز اور ریشم کو اپنے لیے حلال ٹھہرائیں گے۔ پھر اور ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ان کے آخری گروہ کی صورتیں مسخ کر کے قیامت تک بندر اور خنزیر بنا دیئے جائیں گے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 640 صفحہ نمبر 223﴾

خز حلال ہے۔

حدیث: ''ابوعبداللہ بن سعد سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد سعد بن عثمان نے فرمایا: میں نے بخارا میں ایک آدمی کو سفید گدھے پر دیکھا جس کے سر پر خز کا سیاہ عمامہ تھا، اس نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے میرے زیب تن فرمایا تھا۔ یہ حدیث عثمان راوی کے لفظوں میں ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 639 صفحہ نمبر 223﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سرخ لباس سے نفرت تھی۔ صحابہ کو اس سے منع کرتے تھے۔

حدیث: ''عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ان کے جدامجد نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ایک گھاٹی میں اترے تو آپ میری جانب متوجہ ہوئے اور میرے اوپر کسم کی (سرخ) رنگی ہوئی ایک فرد تھی۔ فرمایا یہ تمہارے اوپر کیسی فرد ہے؟ میں کراہت کی وجہ سمجھ گیا۔ جب میں اپنے گھر والوں میں آیا تو انہوں نے تنور گرم کیا ہوا تھا۔ پس میں نے وہ اس (تنور) میں ڈال دی۔ جب اگلے روز میں حاضر بارگاہ ہوا تو فرمایا: اے عبداللہ! تم نے چادر کا کیا بنایا؟ میں نے واقعہ عرض کر دیا۔ فرمایا کہ تم نے گھر کے کسی فرد کو کیوں نہ پہنا دی؟ کیونکہ عورتوں کیلئے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 666 صفحہ نمبر 231﴾

حدیث: ''شفعہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ابوعلی کا قول ہے کہ آپ نے کسم کا رنگا ہوا گلابی کپڑا میرے اوپر دیکھا۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ پس میں گیا اور اسے جلا دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم نے اپنے اس کپڑے کا کیا بنایا؟ میں عرض گزار ہوا کہ اسے جلا دیا ہے۔ فرمایا کہ اپنی کسی گھر والی کو کیوں نہ

پہنا دیا۔امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے ثور نے خالد سے روایت کرتے ہوئے مورد کہا ہے اور طاؤس نے معصفر کہا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 668 صفحہ نمبر 231﴾

حدیث: ''مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا جس کے اوپر دو سرخ کپڑے تھے،اس نے آپ کو سلام کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 669 صفحہ نمبر 232﴾

حدیث: ''حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ سفر کیا۔پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہماری سواریوں کے پالانوں اور زین پوشوں کو ملاحظہ فرمایا کہ ان میں اون کی سرخ دھاریاں ہیں۔چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ سرخی تم پر غالب آنے لگی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ارشاد گرامی کے باعث ہم جلدی سے کھڑے ہوئے کہ ہمارے بعض اونٹ بدکنے لگے تو ہم نے زین پوشوں کو ان سے اتار دیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 670 صفحہ نمبر 232﴾

حدیث: ''بنی اسد کی ایک عورت نے فرمایا: ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھی اور ہم ان کے کپڑے گیرو میں رنگ رہی تھیں۔اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہماری جانب تشریف لائے ، جب آپ نے گیرو ملاحظہ فرمایا تو واپس لوٹ گئے۔جب یہ بات حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھی تو سمجھ گئیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔پس انہوں نے لے کر اپنے کپڑے دھوڈالے اور سرخی بالکل دور کردی۔پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم واپس لوٹے اور ایسی کوئی چیز نہ دیکھی تو اندر تشریف لے آئے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 671 صفحہ نمبر 232﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم خود سرخ لباس پہنتے تھے۔

حدیث: ''ابواسحٰق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے گیسوئے مبارک کانوں تک تھے۔میں نے آپ کو سرخ جوڑے میں دیکھا اور میں نے ہرگز کسی کو آپ سے (زیادہ) خوبصورت نہیں دیکھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 672 صفحہ نمبر 233﴾

حدیث: ''ہلال بن عامر کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے منیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خچر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا اور آپ کے اوپر سرخ چادر تھی ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے آگے لوگوں تک

ارشادات پہنچا رہے تھے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 673 صفحہ نمبر 233﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان کہ خضاب لگا کر یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو۔

حدیث: ''سلیمان بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے لہٰذا تم ان کی مخالفت کیا کرو۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب الترجل حدیث نمبر 801 صفحہ نمبر 272﴾

حدیث: ''ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: فتح مکہ کے روز حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو ان کا سر اور داڑھی ثغامہ کی طرح سفید تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کسی چیز سے ان کا رنگ تبدیل کرلو اور سیاہ رنگ سے بچتے رہنا۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد سوم کتاب الترجل حدیث نمبر 802 صفحہ نمبر 272﴾

حدیث: ''ابوالاسود دیلی نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اس بڑھاپے کو تبدیل

کرنے کیلئے مہندی اور حنتم کیا ہی اچھی چیزیں ہیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الترجل حدیث نمبر 803 صفحہ نمبر 272﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم خضاب لگایا کرتے تھے۔

حدیث: ''ابن ایاد سے روایت ہے کہ حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنے والد ماجد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے گیسوئے مبارک تا بہ گوش تھے جن پر مہندی کا رنگ چڑھا ہوا تھا اور آپ کے اوپر دو سبز چادریں تھیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الترجل حدیث نمبر 804 صفحہ نمبر 272﴾

حدیث: ''ایاد بن لقیط سے روایت ہے کہ حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنے والد ماجد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ نے ایک شخص یا میرے والد محترم سے فرمایا کہ یہ کون ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میرا بیٹا ہے۔ فرمایا کہ تمہارا بوجھ اس پر نہیں لادا جائے گا اور آپ نے ریش مبارک میں مہندی لگائی ہوئی تھی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الترجل حدیث نمبر 806 صفحہ نمبر 273﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کبھی خضاب نہیں لگایا۔

حدیث: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خضاب کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ خضاب نہیں لگاتے تھے لیکن حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نے خضاب لگایا۔“

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الترجل حدیث نمبر 807 صفحہ نمبر 273﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہودیہ عورت کو معاف فرما دیا۔

حدیث: ”ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودیہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے زہر ملا ہوا بکری کا گوشت لے کر آئی تو آپ نے اس میں سے کھایا۔ پس اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو اس سے آپ نے اس بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا کہ میں آپ کو قتل کرنا چاہتی تھی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر مسلط نہیں کرے گا یا فرمایا کہ میرے اوپر۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ فرمایا نہیں۔“

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث نمبر 1093 صفحہ نمبر 395﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث نمبر 1094 صفحہ نمبر 395﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث نمبر 1095 صفحہ نمبر 395﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہودیہ عورت کو قتل کروا دیا۔

حدیث: ”ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ خیبر کے مقام پر ایک یہودیہ نے بھنا ہوا بکری کا گوشت تحفے کے طور پر پیش کیا۔ آگے حدیث جابر کے مطابق بیان کرتے ہوئے کہا:

پس حضرت بشر بن براء بن معرور انصاری فوت ہو گئے۔آپ نے اس یہودیہ کو بلایا اور فرمایا کہ تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا ؟ آگے حدیث جابر کی طرح بیان کیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اس عورت کو قتل کر دیا گیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث نمبر 1096 صفحہ نمبر 396﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دیت اپنی طرف سے ادا کر دی۔

حدیث: ''عبادہ بن رفاعہ سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: انصار کے ایک آدمی کو خیبر میں قتل کر دیا گیا تو اس کے وارث نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ، اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: تمہارے پاس دو گواہ ہیں جو تمہارے آدمی کے قتل کی گواہی دیں؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! وہاں مسلمان تو ایک بھی نہیں تھا اور یہودی اس سے بھی بڑے کام کی جرأت کر سکتے ہیں۔فرمایا تو ان میں سے پچاس آدمی چن لو جو تمہیں قسم دیں۔انہوں نے انکار کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا کر دی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث نمبر 1106 صفحہ نمبر 402﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث نمبر 1102 صفحہ نمبر 399﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث نمبر 1103 صفحہ نمبر 400﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث نمبر 1105 صفحہ نمبر 401﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث نمبر 1107 صفحہ نمبر 402﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دیت یہودیوں پر ڈال دی۔

حدیث: ''ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن یسار نے انصار کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہود سے کہا کہ پہلے تم میں سے پچاس آدمی قسمیں کھائیں تو انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر انصار سے فرمایا کہ تم اپنا حق ثابت کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! ہم بغیر دیکھے کی قسم کیسے کھائیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دیت یہودیوں پر ڈالی کیونکہ لاش ان کے درمیان ملی تھی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث نمبر 1108 صفحہ نمبر 402﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چت لیٹنے کے دوران ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں نہ رکھو۔

حدیث: ''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے رکھنے سے منع فرمایا ہے، قتیبہ نے کہا کہ آدمی ایک ٹانگ کو دوسری پر رکھے۔ قتیبہ نے یہ بھی کہا: جبکہ وہ چت لیٹا ہوا ہو۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1438 صفحہ نمبر 527﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھا ہوا تھا۔

حدیث: ''عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو چت لیٹے ہوئے دیکھا، قعنبی نے کہا کہ مسجد میں اور اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1439 صفحہ نمبر 527﴾

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

حدیث: ''سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1440 صفحہ نمبر 528﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز فجر پڑھانے کیلئے مسجد میں داخل ہوئے تو آپ کو یاد آ گیا کہ میں تو جنبی ہوں لہٰذا آپ نے ہاتھ کے اشارے سے ہمیں اپنی جگہ رہنے کا حکم دیا۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 233 صفحہ نمبر 134﴾

جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مصلے پر کھڑے ہو گئے تو تب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنے جنبی ہونے کا خیال آیا۔

﴿سنن ابوداؤد جلداوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 234 صفحہ نمبر 134﴾

﴿سنن ابوداؤد جلداوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 235 صفحہ نمبر 134﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نماز کی تکبیر کہہ دی تب آپ کو یاد آیا کہ میں تو جنبی ہوں۔

﴿سنن ابوداؤد جلداوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 234 صفحہ نمبر 134﴾

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز پوری کر چکے تو تب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنا جنبی ہونا یاد آیا۔

﴿سنن ابوداؤد جلداوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 234 صفحہ نمبر 134﴾



باب نمبر۔122

متن حدیث سے حدیث کے نا قابل اعتبار ہونے کے ثبوت

حدیث کے الفاظ کہ ’’ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کچھ بھی نہیں سنا لیکن ان سے روایت کرتے ہیں......‘‘
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 178 صفحہ نمبر 115﴾

حدیث کے الفاظ کہ ’’زکریا کا بیان ہے کہ مصعب بن شیبہ نے فرمایا دسویں بات میں بھول گیا ہوں شاید وہ کلی کرنا ہے۔‘‘
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 52 صفحہ نمبر 78﴾

حدیث کے الفاظ کہ ’’یہ حدیث منکر ہے۔‘‘
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 202 صفحہ نمبر 124﴾

حدیث کے الفاظ کہ ’’اس حدیث کی سند قوی نہیں۔‘‘
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 213 صفحہ نمبر 128﴾

حدیث کے الفاظ کہ ’’یہ حدیث منکر اور ضعیف ہے۔‘‘
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 248 صفحہ نمبر 139﴾

حدیث کے الفاظ کہ ’’امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ ابن ثابت نے جو ابن عقیل سے روایت کی ہے اس پر میرا دل مطمئن نہیں ہے۔امام

ابوداوٗد نے فرمایا کہ عمرو بن ثابت رافضی تھا۔اور فرمایا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیث نہیں بلکہ حضرت حمنہ کا قول ہے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 287 صفحہ نمبر 152﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''امام ابوداوٗد نے فرمایا کہ یہ عبدالصمد کا وہم ہے جس میں کلام ہے اور صحیح ابوالولید کا قول ہے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 292 صفحہ نمبر 155﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''یہ تمام حدیثیں ضعیف ہیں سوائے حدیث قمیر اور حدیث عمار مولیٰ بنی ہاشم اور حدیث ہشام بن عروہ کے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 300 صفحہ نمبر 158﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''مالک نے فرمایا کہ ابن مسیّب کی حدیث میں جو ظہر سے ظہر تک ہے تو میرے خیال میں یہ طہر سے طہر تک ہوگا اور اس میں وہم داخل ہو گیا ہے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 301 صفحہ نمبر 159﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''یہ حدیث منکر ہے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 330 صفحہ نمبر 169﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''حماد کو پیشاب کے متعلق فرمانے کا شک ہے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 333 صفحہ نمبر 171﴾

ایک ہی حدیث میں دو موقف۔

حدیث کے الفاظ کہ ''اس میں موسیٰ کو شک ہے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 336 صفحہ نمبر 173﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''عبید اللہ کا قول ہے کہ میرے والد ماجد کو (اس حدیث میں) شک ہے۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 366 صفحہ نمبر 183﴾

''ابن سیرین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہماری اوڑھنے کی چادروں میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ حماد، سعید بن ابوصدقہ کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن سیرین سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے یہ حدیث مجھ سے بیان نہیں کی اور کہا کہ مدت گزر گئی جب میں نے یہ سنی تھی اور مجھے نہیں معلوم کہ کس سے سنی تھی اور یہ بھی نہیں معلوم کہ جس سے سنی وہ ثقہ تھا یا نہیں لہٰذا اس کی تحقیق کر لو۔''

﴿سنن ابوداوٗد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 367 صفحہ نمبر 183﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ ابن معقل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 380 صفحہ نمبر 187﴾

راوی کا بیان ہے کہ ''مغرب کے متعلق میں بھول گیا۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 397 صفحہ نمبر 196﴾

راوی کا بیان کہ ''معمر نے کہا کہ میرے خیال میں فرمایا تھا یا چار میل''
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 404 صفحہ نمبر 199﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''شداد نے حضرت بلالؓ کو نہیں پایا۔''
مرسل حدیث۔
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 531 صفحہ نمبر 242﴾

امام ابوداؤد کا حدیث کے بارے میں فرمان کہ ''ہمارے نزدیک یہ ابو خالد کا وہم ہے۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 600 صفحہ نمبر 263﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''ابن عباد کو اس میں شک ہے یا شیوخ نے اختلاف کیا۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 644 صفحہ نمبر 274﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''عبدالاعلیٰ نے کہا کہ میرے خیال میں فرمایا

کہ......'' (مشکوک الفاظ)۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 672 صفحہ نمبر 281﴾

پوری حدیث مشکوک الفاظ پر مشتمل ہے۔

''بنی عذرہ کے ایک شخص ابومحمد بن عمرو بن حریث کے جدامجد حریث نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ ابوالقاسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا پھر خط والی حدیث ذکر کی۔سفیان نے کہا کہ ہم ایسی کوئی چیز نہیں پاتے جس سے اس حدیث کو مضبوط کریں۔ صرف اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔ابن مدینی نے سفیان سے کہا کہ لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں تو انہوں نے تھوڑی دیر سوچ کر فرمایا کہ مجھے تو ابومحمد بن عمرو ہی یاد ہے۔سفیان نے کہا کہ اسمٰعیل بن امیہ کی وفات کے بعد ایک شخص ہمارے پاس آیا اور اس نے اس بزرگ ابومحمد کو تلاش کیا تو پالیا تو اس سے بات خلط ملط ہوگئی۔امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے خط کی کیفیت کے بارے میں کئی دفعہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ عرض میں ہلال کی طرح ہو۔امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے مسدود کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابن داؤد نے خط کو طول میں بتایا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 685 صفحہ نمبر 284﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''میرے خیال میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا......'' (مشکوک الفاظ)

﴿سنن ابوداوَد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 699 صفحہ نمبر 288﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''میرے خیال میں انہوں نے فرمایا......''
(مشکوک الفاظ)

﴿سنن ابوداوَد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 705 صفحہ نمبر 289﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''ابن مبارک کو اچھی طرح یاد نہیں رہا غالباً ان سے......'' (مشکوک الفاظ)

﴿سنن ابوداوَد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 730 صفحہ نمبر 299﴾

راوی حضرات کا حدیث میں اختلاف۔

﴿سنن ابوداوَد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 735 صفحہ نمبر 300﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''اس حدیث میں جعفر کو وہم ہوا''۔ (حدیث کے الفاظ)

﴿سنن ابوداوَد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 766 صفحہ نمبر 311﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''یہ حدیث منکر ہے''۔

﴿سنن ابوداوَد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 776 صفحہ نمبر 314﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''اس حدیث میں وکیع نے اختلاف کیا ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 874 صفحہ نمبر 346﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''معلوم نہیں کہنیوں تک فرمایا یا ہتھیلیوں تک۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 324 صفحہ نمبر 167﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ''اُتِرّ'' فرمایا یا ''وُتِرّ''۔ راویوں میں اختلاف۔
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 413 صفحہ نمبر 201.﴾

حدیث کے الفاظ کہ۔ لفظ ''فلما برز'' ہے یا ''فلما خرج''۔ راویوں کا اختلاف۔
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 488 صفحہ نمبر 223﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''وکیع کو ان کے نام میں وہم واقع ہوا''
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 493 صفحہ نمبر 224﴾

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان یا حضرت عمرؓ کا۔ راوی بھی لاعلم۔
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 633 صفحہ نمبر 272﴾

حضرت عمرؓ کے مؤذن کا نام مسروح تھا یا مسعود۔ راویوں میں اختلاف۔
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 518 صفحہ نمبر 237﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''ابونصر نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چالیس دن فرمائے یا مہینے یا سال۔
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 696 صفحہ نمبر 287﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''والد ماجد یا چچا جان؟۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 876 صفحہ نمبر 346﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''یہ حدیث مرسل ہے۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 877 صفحہ نمبر 347﴾

لفظ مانوس ہے یا مابوس۔ راویوں کا اختلاف
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 879 صفحہ نمبر 348﴾

عباس یا عیاش۔ (راویوں کا حافظہ ملاحظہ ہو)
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 953 صفحہ نمبر 373﴾

''میرے خیال میں نماز کے اندر''۔ (حدیث کے غیر یقینی الفاظ)
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 987 صفحہ نمبر 384﴾

نماز ظہر یا نماز عصر۔ (راوی بے خبر)

﴿سنن ابوداؤد جلداوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 995 صفحہ نمبر 386﴾

مجھے یاد نہیں رہا۔ راوی کا بیان۔

﴿سنن ابوداؤد جلداوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 995 صفحہ نمبر 386﴾

ایوب بن موسیٰ یا موسیٰ بن ایوب؟ (راوی مخمصے میں)

﴿سنن ابوداؤد جلداوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 861 صفحہ نمبر 342﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''امام ابوداؤد کا بیان کہ اس جگہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلداوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1552 صفحہ نمبر 575﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''میرے خیال میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلداوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1557 صفحہ نمبر 580﴾

یہ حضرت علیؓ کا قول ہے یا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا؟ راوی بے خبر۔

﴿سنن ابوداؤد جلداوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1558 صفحہ نمبر 581﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ۔''

﴿سنن ابوداؤد جلداوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1605 صفحہ نمبر 598﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''مجھے معلوم نہیں کہ ایک سال کہا یا تین سال۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب اللقطہ حدیث نمبر 1689 صفحہ نمبر 625﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''عکرمہ نے میرے خیال میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی۔'' (مشکوک الفاظ)۔
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب اللقطہ حدیث نمبر 1705 صفحہ نمبر 630﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''عبداللہ راوی کو شک ہے کہ ان میں سے کونسی بات ارشاد فرمائی۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب المناسک حدیث نمبر 1728 صفحہ نمبر 636﴾

اونٹ کی ناک میں سونے کا چھلہ تھا یا چاندی کا۔ راوی شک میں۔
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب المناسک حدیث نمبر 1736 صفحہ نمبر 638﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''محمد بن کثیر کا بیان ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ شعبہ نے تین دفعہ تشہیر کیلئے فرمایا یا ایک دفعہ۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب اللقطہ حدیث نمبر 1688 صفحہ نمبر 625﴾

راویوں کا حدیث کے الفاظ میں اختلاف۔
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1634 صفحہ نمبر 610﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''بشیر بن یسار کوان کے گمان میں انصار میں سے حضرت سہل بن ابوحثمہؓ نامی نے بتایا کہ......''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1624 صفحہ نمبر 605﴾

امام صاحب کا اقرار ''اس حدیث کے سب طرق نامعتبر اور ہماری اسناد بھی ضعیف ہیں۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب الوتر حدیث نمبر 1471 صفحہ نمبر 548﴾

بیس رکعتیں یا بیس راتیں۔ مولوی وحید الزمان خان کے ترجمہ میں بیس راتیں لکھا ہے جبکہ حدیث کے الفاظ ہیں: **فکان یصلی فھم عشرین رکعۃ۔**

حدیث کے الفاظ کہ ''ابراہیم نے فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ زیادہ پڑھی یا کم۔'' (مشکوک الفاظ)

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1007 صفحہ نمبر 391﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''یہ حدیث مرسل ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1054 صفحہ نمبر 405﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''یہ حدیث مرسل ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1070 صفحہ نمبر 410﴾
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 1078 صفحہ نمبر 412﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''یہ حدیث مرسل ہے۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ العیدین حدیث نمبر 1142 صفحہ نمبر 429﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''یہ حدیث غریب ہے۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ الاستسقاء حدیث نمبر 1160 صفحہ نمبر 435﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''اس حدیث میں شعبہ کو شک ہے۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب السفر حدیث نمبر 1188 صفحہ نمبر 446﴾

ایک دفعہ یا دو دفعہ۔ راوی کو شک ہے۔
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب السفر حدیث نمبر 1196 صفحہ نمبر 449﴾

''عبیدہ ضعیف ہے'' امام صاحب کا بیان۔
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1256 صفحہ نمبر 474﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''میرے خیال میں ابوہریرہؓ کا ذکر کیا۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1295 صفحہ نمبر 487﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''خون لگانا ہمام کا وہم ہے۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الضحایا حدیث نمبر 1064 صفحہ نمبر 406﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''بشر سے اس میں غلطی ہوگئی۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الفرائض حدیث نمبر 1118 صفحہ نمبر 426﴾

تول اہل مکہ کے اور ماپ مدینہ کے۔ یا اس کے الٹ۔
﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب البیوع حدیث نمبر 1545 صفحہ نمبر 590﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''یہ حدیث باطل محض ہے۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 53 صفحہ نمبر 34﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''اس کی سند معتبر نہیں۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 115 صفحہ نمبر 53﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''اس حدیث میں الفاظ کم وبیش ہیں۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 117 صفحہ نمبر 54﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''پھر حسن بھول گئے۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 165 صفحہ نمبر 67﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''یہ مسدد کے الفاظ ہیں۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث نمبر 331 صفحہ نمبر 126﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''یہ حدیث ضعیف ہے۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 362 صفحہ نمبر 136﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''یہ حدیث منکر ہے۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 375 صفحہ نمبر 140﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''یہ حدیث ضعیف ہے۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر 414 صفحہ نمبر 152﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''یہ حدیث ابن سوید کے لفظوں میں بیان کی گئی ہے۔''(وحی غیر متلو؟)
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب العتق حدیث نمبر 538 صفحہ نمبر 192﴾

حدیث کے الفاظ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہیں یا نافع کے، مجھے نہیں پتا (راوی)
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب العتق حدیث نمبر 544 صفحہ نمبر 194﴾

راوی تیسرا نام بھول گیا۔

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحمام حدیث نمبر 621 صفحہ نمبر 215﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''یہ حدیث عثمان راوی کے لفظوں میں ہے۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 639 صفحہ نمبر 223﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''ابوکامل راوی کو شک ہے۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 700 صفحہ نمبر 243﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''یہ حدیث مرسل ہے۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 704 صفحہ نمبر 244﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''سواد بن داؤد یا داؤد بن سواد۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 713 صفحہ نمبر 246﴾

حدیث کے الفاظ میں شک۔
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الترجل حدیث نمبر 777 صفحہ نمبر 266﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''اس میں عاصم راوی کو شک ہے۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الخاتم حدیث نمبر 823 صفحہ نمبر 278﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''معلوم مجھے بھی نہیں۔''

﴿ جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 996 صفحہ نمبر 352 ﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''حدیث میں پانچ سو بکریاں ہیں لیکن اصل تعداد سو بکریاں ہیں۔'' (امام ابوداؤد)

﴿ جلد سوم کتاب الدیات حدیث نمبر 1156 صفحہ نمبر 421 ﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''مجھے نہیں پتہ یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں۔'' (امام ابوداؤد)

﴿ جلد سوم کتاب الدیات حدیث نمبر 1164 صفحہ نمبر 423 ﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''حسن بصری سے غلط باتیں منسوب کی گئیں۔'' (اس کا مطلب ہے کہ یہ بیماری اس وقت موجود تھی)

﴿ جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1191 صفحہ نمبر 438 ﴾
﴿ جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1192 صفحہ نمبر 438 ﴾
﴿ جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1193 صفحہ نمبر 438 ﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''میمون نے عائشہؓ کو نہیں پایا تھا۔''

﴿ جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1415 صفحہ نمبر 520 ﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''شیخ عبداللہ بن ابراہیم منکر الحدیث ہے۔''

﴿ جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1419 صفحہ نمبر 521 ﴾

حدیث کے الفاظ کہ ’’یہ حدیث منکر ہے۔‘‘
﴿جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1493 صفحہ نمبر 544﴾

حدیث کے الفاظ کہ ’’ولید بن رباح یا رباح بن ولید۔‘‘
﴿جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1474 صفحہ نمبر 538﴾

حدیث کے الفاظ کہ ’’اس میں یحییٰ کو شک ہے۔‘‘
﴿جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1594 صفحہ نمبر 574﴾

حدیث کے الفاظ کہ ’’یہ حدیث منسوخ ہے۔‘‘
﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 649 صفحہ نمبر 249﴾

حدیث کے الفاظ کہ ’’یہ (حدیث) جھوٹ ہے۔‘‘
﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 652 صفحہ نمبر 249﴾

حدیث کے الفاظ کہ ’’یہ حدیث موضوع ہے۔‘‘
﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 922 صفحہ نمبر 347﴾

حدیث کے الفاظ کہ ’’دونوں حدیثیں وہم ہیں۔‘‘ (امام داؤد)
﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 90 صفحہ نمبر 47﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''یہ حدیث ضعیف ہے۔'' (امام داؤد)
﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 211 صفحہ نمبر 87﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''ڈر ہے کہ اس حدیث میں گڑ بڑ ہوگئی ہو کیونکہ اصل بات اور ہے۔'' (امام ابوداؤد)
﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 349 صفحہ نمبر 135﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''خثیمہ کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماع ثابت نہیں۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 361 صفحہ نمبر 138﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''راوی حدیث کا ایک حصہ بھول گئے۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 407 صفحہ نمبر 154﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''حضرت عمرؓ منکر حدیث تھے۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الطلاق حدیث نمبر 521 صفحہ نمبر 204﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''راوی کو حدیث میں شک ہے۔''
﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 752 صفحہ نمبر 286﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''یہ حدیث قوی نہیں ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 801 صفحہ نمبر 302﴾

امام داؤد۔ منکر حدیث

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الضحایا حدیث نمبر 1052 صفحہ نمبر 403﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''میں حدیث کے الفاظ بھول گیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج حدیث نمبر 1255 صفحہ نمبر 486﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''یہ حدیث منکر ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج حدیث نمبر 1266 صفحہ نمبر 489﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''بخار یا غبار۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب البیوع حدیث نمبر 1536 صفحہ نمبر 588﴾

حدیث کے الفاظ کہ ''التجارہ یا الحجارہ۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب البیوع حدیث نمبر 1556 صفحہ نمبر 594﴾

حدیث ایک، الفاظ مختلف۔

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب البیوع حدیث نمبر 1590 صفحہ نمبر 603﴾

ڈرتا ہوں کہ لوگ اپنی باتوں کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جانب منسوب نہ کرنے لگیں۔

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب النوم حدیث نمبر 1743 صفحہ نمبر 627﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم ابواب النوم حدیث نمبر 1742 صفحہ نمبر 627﴾

حدیث کے مرفوع ہونے پر راویوں کا اختلاف۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 983 صفحہ نمبر 383﴾

☆ ''ابوالبختری کا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 1545 صفحہ نمبر 573﴾

''امام ابوداؤد کا قول کہ یہ حدیث منکر ہے کیونکہ یہ حضرت ابن عباس کا قول ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 27 صفحہ نمبر 27﴾

☆ جب کوئی مسجد سے کنکریاں نکالتا تو کنکریاں اسے قسم دیا کرتی تھیں۔

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 456 صفحہ نمبر 215﴾

حدیث لکھنے کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حکم۔

حدیث: ''مطلب بن عبداللہ بن حنطب کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے تو

انہوں نے ایک حدیث کے متعلق پوچھا اور اسے لکھنے کیلئے ایک آدمی کو حکم دیا۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ ہم آپ کی حدیث میں سے کچھ نہ لکھا کریں، پس اسے مٹا دیا گیا۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب العلم حدیث نمبر 251 صفحہ نمبر 102﴾

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب العلم حدیث نمبر 252 صفحہ نمبر 102﴾

میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہوں جس کے متعلق مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں ہوتا۔

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب القضاء حدیث نمبر 189 صفحہ نمبر 76﴾

یہ حدیث ضعیف اور موقوف ہے۔ اصل میں یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے۔

''نافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب غلام نے اپنا نکاح اپنے مالک کی اجازت کے بغیر کیا تو وہ نکاح باطل ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف اور موقوف ہے اور یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 311 صفحہ نمبر 122﴾

☆ امام ابوداؤد نے فرمایا ''یہ حدیث قوی نہیں کیونکہ مسلم بن خالد ضعیف ہے''

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب شہر رمضان حدیث نمبر 1363 صفحہ نمبر 513﴾

حدیث: سعد بن ہشام کا بیان ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو،،،،،،،،،،،،،، جاری

﴿سنن ابوداؤد جلد اوّل ابواب التطوع حدیث نمبر 1328 صفحہ نمبر 500﴾



باب نمبر۔123

دجال کی کہانی

حدیث: ''فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: تمیم داری نصرانی تھے، وہ آئے ، بیعت کی ، مسلمان ہوئے اور ایک ایسی بات بتائی کہ ان باتوں سے مطابقت رکھتی ہے جو میں نے تمہیں دجال کے متعلق بتائی ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ بنی لخم اور بنی جزام کے تیس افراد کے ساتھ سمندری جہاز میں سفر کررہے تھے۔ سمندر کی موجیں مہینہ بھران سے کھیلتی رہیں اور سورج غروب ہونے کے وقت وہ ایک جزیرے سے جا لگے۔ وہ چھوٹی کشتیوں پر بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے تو انہیں موٹی دُم اور گھنے بالوں والا ایک جانور ملا، لوگوں نے کہا تیری خرابی ہو، تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں۔ تم ایک آدمی کے پاس اس بت خانے میں جاؤ کیونکہ وہ تمہاری خبر کا بہت شائق ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب اس نے ہمارے سامنے اس شخص کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو۔ ہم جلدی سے چلے یہاں تک کہ اس بت خانے میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں ایک بہت بڑا آدمی تھا کہ ایسی مخلوق ہم نے کوئی نہیں دیکھی تھی۔ وہ سختی سے جکڑ رکھا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن سے باندھے ہوئے تھے۔ آگے حدیث بیان کی۔ اس نے بیسان کی کھجوروں، زغر کے چشمے اور نبی اُمی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق ان سے پوچھا۔ اور کہا کہ میں دجال ہوں اور عنقریب مجھے نکلنے کی

اجازت مل جائے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شام یا یمن کے سمندر میں ہے، نہیں بلکہ مشرق کی جانب ہے، دو مرتبہ نہیں نہیں کہا اور دو دفعہ دست اقدس سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سن کر یاد رکھا ہے اور آگے باقی حدیث بیان کی۔''

﴿سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الملاحم حدیث نمبر 921 صفحہ نمبر 322﴾

